ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب نایاب تفسیر لاجواب روشنی بخش دل و جگر اعنی

مطلع الدرر

تفسیر

سورۃ العصر

من تالیف علامی دہر فاضلین عصر جناب عالم محمد غوث شاہ صاحب الحنفی الصوفی رئیس ترچناپلی

بمطبع میور پریس دہلی طبع شد

مطلع البدر

تفسیر سورۃ العصر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدنا للایمان واعمال الجنان ونجانا من الضلالۃ والخسران بمبعوث سیدنا محمد سید الانس والجان صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ و صحبہ الذین ھم اھل الحق والصدق والایقان **اما بعد** کہتا ہی بندہ مسکین غلام محمد غوث کان اللہ لہ کہ جب سنہ ۱۳۱۳ ہجری مین فضل الٰہی سے احسن المواعظ وغیرہا کی تالیف سے فراغت ہوئی تو توفیق حق رفیق اس بات کی ہوئی کہ **مطلع البدر فی تفسیر سورۃ العصر** تحریر کی جاوے تاکہ اپنی نفس کو تنبیہ تمام اور دینی بھائیون کو فائدہ عام ہو اعمال صالحہ جس سے خوبی دارین ہے اور اعمال سیئہ جس سے خرابی کونین ہے اوسمین بیان کئے جاوین یہہ کتاب ایسی عمدہ مضامین سے جس سے نفوس چین پاوین اور عیون تلذذ- فوائد مستحسنہ نفائس مستطرفہ جواہر تفسیر زواہر تاویل عیون اخبار و محاسن آثار سے معمور ہے لائق ہے کہ نور کے ساتھہ وجبات جو ابر پر اسکو لکھین اے پاک پروردگار تیرا لاکھون شکر ہے تونے مجھکو محض اپنے فضل سے ایسی کتاب عجیب کی توفیق عنایت فرمائی جسمین امہات مطالب جمع ہین ع یاد ردم از خانہ خیر بے نخست * تو دادی ہمہ خیر و من چیزنیست * اس کتاب کو میری لئے ذریعہ ذخیرہ عقبی کردے اور میرے ظاہر و باطن کو مجلّی کر دے اور خاتمہ بالخیر جب میرا معاملہ تجھسے صاف و پاک ہو تو پھر کسی سی کیا اندیشہ

شعر اذا کان بی عالما بسریرتی * فما الناس فی عینی باعظم من بی جب صنیعہ

باوجود کمال علم و فضل کے اعتراف اپنی سہو و خطا کا کیا ہے تو وہی یہہ گنہگار ہیچمدان کیونکر اپنی قلت بضاعت

اور عدم لیاقت کا معترف ہوگا اور کیونکر اہل علم سے امید صلاح کی نرکہیگا رحم کرے اللہ اون بندون جو حق ناستے
ہین وہ بہت کم ہین خصوصًا اس زمانہ مین کیونکہ برائیان اور بدعتین بکثرت پہیلے ہین کہیل بازی اور بدعت سے
رونق و عیب اسلام کہلاتی ہے دین کے ضروریات سے لوگ غفلت مین پڑے ہین دین اسلام کی حقیقت سے
ناہر نہین لباس مسلمانی سے مدعی اسلام ہین بچپن سے بڑہاپے تک یہی حالت رہتی ہے اسی پر جیتے ہین اور
اسی پر مرتے ہین زبان سے گو کہ کلمہ طیب پڑہتے ہین پر بیسیون کفریات بکتے ہین مسخری شریعت اور علما
دین سے کرتے ہین مسلمانون کو زبان اور ہاتہ سے ایذا دیتے ہین نماز اونکی برے کامون سے اونکو نہین
روکتی ہے تسبیح و تہلیل اونکی غیبت و دشنام سے مانع نہین ہوتی **قطعہ** ای فسق و فجور کا سر روزۂ ما ✣
دی پر ز حرام کاسۂ و کوزۂ ما ✣ می خندد روزگار و می گرید عمر ✣ بر طاعت و بر نماز و بر روزۂ ما ✣
جبکہ آفتاب نبوت پنہان ہوا زمانہ مین تاریکی گمراہی پہیلی بحکم خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم
کی خوبی غالب ہی اور لایزال طائفہ من امتی کے اہل حق جو کمتر ہین ہمیشہ منظفر رہتے ہین **انس** رضی اللہ عنہ
کہتے ہین مین کوئی وہ چیز نہین دیکہتا جو کہ زمانۂ حضرت مین تہی کہا گیا کیا نماز کہا اولم تصنعوا
فی صلاتکم ما قد علمتم کیا تمنے اوس مین وہ نہین کیا جو کیا اب تمہاری نماز بہی اوس رنگ و ڈہنگ کی
باقی نہین رہی جسطرح کہ زمانۂ حضرت مین پڑہی جاتی تہی کسی اور شے کا کیا ذکر ہے **مشکوۃ** مین ہے کہ ابو
درداء نے کہا ما اعرف من امر امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم شیئا الا انہم یصلون جمیعا
یعنی نہین جانتا مین امر امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہہ مگر وہ نماز پڑہتے تہے جماعت سے یعنی اب اسکو بہی کیا
کرتے ہین **تیسیر القاری** مین ہے معنی آنست کہ در جمیع امور شریعت فتوری رفتہ چیزی کہ ماندہ است ہمین نماز
بجماعت است کہ ہر روز میکنند **موطا** مین امام مالک کی دادا فرماتے ہین ما اعرف شیئا مما کان الناس علیہ
الا النداء بالصلوۃ یعنی نہین پاتا ہون مین کوئی چیز جسپر تہے لوگ یعنی صحابہ سوای اذان کے یعنی اذان
بہی سب احکام مین فرق آگیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چلے جاوینگے صالح لوگ ایک کے بعد ایک
اور باقی رہجاوینگے جیسے بہوسی جو کی یا کہجور کے لا یبالیہم اللہ بالۃ اللہ اونکی کچہ پروا نہ کرے گا
اور بہی فرمایا حضرت علیہ السلام نے البتہ پیروی کروگے تم طریقون اور عادتون اون لوگون کی کہ پہلے

تم سے تھے بالشت بہ بالشت کے اور ہاتہ بہ ہاتہ کے یہانتک کہ اگر بیٹھے ہون گے وہ سوراخ گوہ کے بیچ تو
پیروی کروگے تم انکی عرض کیا اصحاب نے یا رسول اللہ اس سے کیا یہود و نصاریٰ مراد ہین فرمایا وہ نہین تو پہر اور
کون ہین اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے آئیگا لوگون پر ایک ایسا زمانہ کہ صابر ان مین اپنے دین پر مثل قابض
کے اخگر پر ہوگا یعنی جیسا کہ پکڑنا انگارے کا اور صبر کرنا اوسپر دشوار ہے ایسی ہی کہنا دین کا اور ثابت
رہنا اوسپر آخیر زمانہ مین مشکل ہے بسبب ظہور فسق اور غلبہ فساق کے اور قلت مددگارون کے اور بیچ
جون جون زمانہ دور ہوا ابتر ہو گیا حدیث انس مین آیا ہے وَمَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ مِنْہُ
شرف الدین یحییٰ منیری کہتے ہین بدانکہ زمانہ بکلی باطل شدہ است الا ما شاء اللہ مردمان بکلی تباہ شدہ
بجہتی کہ ترا از عبادت باز دارند کہ اصلا نتوانی کہ عبادت کنی و اگر خیرے کردہ باشی بر تو باطل کنند۔
فوائد الفواد مین نظام الدین اولیا قدس سرہ کہ جنکا زمانہ سنہ سات سو ہجری ہے فرماتے ہین بعد ازین دو بیست
سال اگر کسے سنگ بچہ بزاید بہ نہ فرزند آدم خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر چون برین حرف رسید چشم پُر آب کرد و فرمود کہ
این حکم بعد از نقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدو بیست سال تمام شدہ است این ساعت خود مردم چہ گویند
جب وہ جناب چھ سو برس کے پہلے آدمی کا بچہ جننے سے پتھر جننا بہتر فرماتے تو اسوقت کی بُرائی و تغیر مردم کو
بجز اللہ کے اور کیا کہہ سکتے ہین فضیل نے اپنے وقت مین فرمایا ہے کہ یہ وہ زمانہ ہے کہ جسمین زبان کو روک رکھنا
چاہیے اور چھپکر کسی جگہ مین بیٹھ رہیے اور اپنے دل کا علاج کیجیے اور جو بات دین کی معلوم ہو اوسکو کرتے اور جو
بات نئی نظر آئے نکریے یہ وہ زمانہ ہے کہ جنت کیطرف بلانے والا تو ایک نظر آتا ہی اور دوزخ کیطرف بلانے
والی ستر موجود ہین جیسا کہ حدیث مین ہے یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ دَاعِیًا اِلَی النَّارِ کاتب الحروف کہتا ہے
یہ وہ زمانہ ہے کہ جہلا علما پر غلبہ کرتے ہین ہر معروف منکر اور ہر منکر معروف ہوگیا دل کا انکار کہان قوت منکر
اور فعل سنت سے دل پر سخت رنج ہوتا ہے ایسی وقت مین اس مسکین نے چاہا کہ دینی برادرون کو کسیطرح
حلاوت قرآن و حدیث چکھاؤن طوالت سے تو ملالت مختصر پر رغبت ہوتی ہے اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
واشرف التسلیم فرماتے ہین بلغوا عن اللہ فمن بلغتہ آیۃ من کتاب اللہ فقد بلغہ امر اللہ یعنی پہونچاؤ اللہ کا
کلام پہونچاؤ جسکو ایک آیت بہی کتاب اللہ کی پہونچی اسکو اللہ کا حکم پہونچ گیا اور فرمایا حضرت علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے مسلمان اپنے بہائی کو اس سے بڑہکر کوئی فائدہ نہین پہونچاتا کہ جو عمدہ بات اوسنے سنی ہو وہ دوسرے کو سُنا دے **مقدمہ** جامع التفاسیر مین امام شافعی سے مروی ہے کہ البتہ اگر نہ نازل ہوتا قرآن مگر سورۃ العصر تو البتہ کفایت کرتا لوگون کو یعنی اگر سورۃ العصر مین غور کرین تو وہ اونکو کفایت کر سکتی ہے واقعی ایسی بات ہے اوسکے لیئے جسکو سمجھ ہے دیکھو کہ فائدہ آخرت کے لیئے چار شرطین ارشاد مین ایک ایمان ۲ عمل صالح ۳ وصیت بالحق ۴ وصیت بالصبر ایسا ہی مغفرت کے لیئے چار شرطین فرمائین وَاِنِّی لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰی یعنی حق تعالی فرماتا ہے میری بخشش اوسپر ہے جو توبہ کرے اور ایمان لاوے اور نیک عمل کرے پہر راہ راست پر رہے اس صورت مین اگر آدمی شرک و کفر اور گناہ کبیرہ مین مبتلا ہے اور فرائض و واجبات و سنن کی پروا نرکہے تو نجات کیونکر ہوگی اگر کوئی ایمان لایا اور عمل صالح بجالایا پر حق بات کی وصیت نکی تو اوسکو پوری پوری نجات نملیگی حق کے تابع ہونیکی سوا تکلیف عبادت اور شہوتون اور معصیتون سے باز رہے اور مصیبتون پر صبر چاہیئے جبتک کہ چارون صفتین مومن مین جمع نہون مسلمان کامل نہووے یہان سے ہر آدمی کو عبرت لینی چاہیئے کہ فقط ان چار ہی تو عمل دشوار ہے تو پہر سارے احکام قرآنی و سنن حضرت رسالت پناہی پر کیونکر عمل کر سکیگا اس سورت کی نازل ہونیکا سبب یہی ہے کہ کلدہ بن اسید ایک کافر تہا کہ امیر المومنین صدیق رضی اللہ عنہ سے ایام جاہلیت مین صحبت تہا سو آپکے اسلام لانیکے بعد ایک روز اون سے ملا اور بولا کہ ای ابوبکر ہمیشہ عقلمندی اور ہوشیاری سے سوداگری مین نفع اوٹہاتے تہے اب تمکو کیا ہوگیا کہ ایکبار ایسے ٹوٹے مین پڑ گئے کہ باپ دادے کے دین کو چھوڑ دیا اور لات و عزی کی عبادت سے محروم ہے حضرت صدیق نے اس قول کے جواب مین فرمایا کہ جو شخص حق کو قبول کرتا ہے اور نیک کام اختیار کرتا ہے وہ ٹوٹے مین نہین پڑتا حق تعالی نے اس گفتگو کے بیان اور صدیق کی خوبی مین یہ سورۃ نازل فرمائی بیضاوی مین ہے جو کوئی سورۃ العصر پڑہیگا حق تعالی اوسکے گناہ بخشدیگا اور ایسی وصیت والون مین وہ داخل ہوگا ترجمان القرآن بلطائف البیان مین ہے عمرو بن العاص اپنی مسیلمہ کذاب کے گئے تہے اسلام لانے سے پہلی مسیلمہ نے کہا کہو آج کل کچھ تمہارے صاحب پر کیا اترا اونہون نے کہا

ایک مختصر سورت بہت بلیغ اوتری ہی پہر والعصر پڑھکر سنائی تہوڑی دیر سوچکر مسکرا اوٹھا کر کہا مجھپر بھی اسیطرح کی ایک سورت نازل ہوئی ہے کہا کیا کہا یا وبر انما انت اذنان وصدر وسائرک حفر وفقر کہو ای عمر کیسی سورت ہے اونہون نے کہا واللہ تو خود جانتا ہی کہ مین تحقیق تجھکو جہوٹا جانتا ہون مروی ہے کہ دو مرد اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ملاقات کرتے تو جدا نہوتے یہانتک کہ ایک دوسرے ہی پر سورہ والعصر نہ پڑھتے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَالْعَصْرِ قسم ہے زمانے کی کیونکہ اسمین عبرت ہے واسطے ناظرین کے بسبب شامل ہونے زمانے کے اوپر عجائبات کے جو دلالت کرتے ہین قدرت و حکمت پر حق تعالی کی چنانچہ رفع ادریس ع و رفع عیسی ع و نزول مائدہ و معراج محمد علیہم الصلوۃ والسلام اور قصہ ابرہیم علیہ السلام اور زندہ کرنا پرندون کا اور قصہ عزیر علیہ السلام کا اور موسی و خضر علیہما السلام کا اور قصہ کوہ طور کے جلنے کا اور قصہ اصحاب کہف کا اور قصہ ابرہہ کا اور معجزات باہرات سید کائنات علیہ اشرف التسلیم وافضل الصلوات کے جو بیشمار ہین

اسد نے

جاتا اسی طرح رہا بعض

[illegible]

ترجمان القرآن [illegible]

بعض ایمان [illegible]

[illegible]

معراج [illegible] اسلام [illegible] سعادت [illegible]

[illegible]

فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الی عبده ما اوحی

السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته

السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین

امن الرسول بما انزل الیه

سمعنا واطعنا غفرانک ربنا

لا یکلف الله نفسا الا وسعها

[illegible]

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام ... کو حق تعالیٰ نے بزرگی دی ... خود کلام کیا ... [illegible]

[illegible]

اور اسمین یعنی تعریض ہے اوس چیز سے جو اضافت کیجاتی ہی خسران کی مانند قول انکیکے وَمَا یُہۡلِکُنَاۤ اِلَّا الدَّہۡرُ

اور ہلاک نہین کرتا ہمکو زمانہ جب عرب پر حادثے زمانہ کے واقع ہوتے اور جو کچہ قسم مصائب نکارہ سی انکو

پہونچتے تو نسبت شر کیطرف کرکے دہر کو برا کہتے اور کہتے تہے یا خیبۃ الدھر مراد رکہتے تہے اس سے برا کہنا

زمانہ کا پس منع کئی گئے اوس سے چونکہ فاعل سب چیز کا حقیقت مین حق تعالی ہے اوسکی طرف برائی عود

کرتے ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہے حدیث مین ہے لا تسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر

یعنی برا نکہو زمانہ کو یعنی اللہ ہی لاتا ہے حادثے نہ زمانہ حق تعالی فرماتا ہے گالی دیتے ہین بنی آدم زمانہ کو

حالانکہ زمانہ مین ہون رات دن میرے ہاتہہ مین ہے معالم مین ہے وَرَبِّ الۡعَصۡرِ یعنی قسم ہے رب عصر

یا قسم ہے زمانہ ہر پیغمبر کے کہ اس مین منکرون نے حق تعالی کی توحید اور پیغمبرون کی رسالت کا اور قیامت

کا انکار کیا اور ہر طرح کا فساد مچایا اور پیغمبرون اور جو لوگ کہ حق کہتے تہے اونکو ناحق قتل کیا اور ظلم

زبردستی کی آخر اللہ نے اون سب کو اپنی قدرت کاملہ سے کھپایا اور حجت بالغہ سے عاجز کیا چنانچہ فرمایا

فَكُلًّا اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ ۚ وَمِنْهُمْ
مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

پس ہر ایک کو پکڑا ہمنے ساتہ گناہون اوس کے پس بعض اونمین سے وہ شخص ہے کہ بہیجا ہمنے اوپر اوس کے مینھ
پتھرون کا اور بعض اونمین سے وہ ہے کہ پکڑا اوسکو آواز سخت نے اور بعض اونمین سے وہ ہے کہ دہسا دیا ہمنے اوسکو
زمین مین اور بعض اونمین سے وہ ہے کہ ڈبو دیا ہمنے اوسکو اور نہ اللہ تہا کہ ظلم کرے اونکو ولیکن تہے جانون اپنے
کو ظلم کرتے جاننا چاہیئے کہ حق تعالی نے بندون کی ہدایت کیلئے اپنی مخلوق سے بہترین خلائق یعنی انبیاء
علیہم السلام کو پسند کرکے روانہ فرمایا تمامی انبیاء علیہم السلام کی صبح وشام علانیہ پوشیدہ مجمع مین تنہائی
مین رات مین دن مین یہی دعوت عامہ تہی کہ اے لوگو ڈرو اپنے رب سے اور اوسکو ایک جانو بت پرستی اور
گناہون سے باز آؤ اور بخشش مانگو پروردگار اپنے سے پہر توبہ کرو طرف اوسکے اور پورا کرو ناپ اور تول کو اور باز
رہو بیحیائی کامون سے اور شیطان کے قدمون پر مت چلو یعنی اوسکی پیروی مت کرو اور عبادت خالص کرو
اللہ پاک کی اور شریک نکرو اللہ کیساتہ کسیکو تاکہ اللہ تمہارے گناہون کو بخشے اور دوزخ سے نجات دے
اور جنت مین داخل کرے جسکے نیچے ندیان بہتی ہین اوسمین سب طرح کا آرام ہے اور عزت اور نہین سوال کرتے ہم
تم سے اوپر اس وعظ نصیحت کے کچھہ بدلا نہین بدلا ہمارا مگر اوپر پروردگار عالمون کے ایسی ہی دعوت تہی انبیاء
علیہم الصلوۃ والسلام کی تو منکرین اون کے جواب مین اونکو مجنون کہتے اور اونکا وعظ نہ سننے کیلئے کانون مین
اونگلیان رکہتے اور منہہ پر کپڑا لپیٹتے تاکہ اونکو نہ دیکہیں اور مارپیٹ اور سنگساری بہی بہت کرتے اور ڈراتے انبیا
کو اگر باز نہ رہو گے تم ہماری نصیحت سے البتہ ہوگے تم سنگسار کئے گئون سے اور کہتے جو عذاب کا وعدہ دیتے ہو
سو جلدی لے آؤ آخر اللہ نے اون سب کو ہلاک کیا قوم نوح علیہ السلام کو غرق عام جمیع اہل ارض ہو چکا مگر اوسکو جو
ایمان لایا قوم عاد نے جب ہود علیہ السلام کو جہٹلایا ریح عقیم سے تباہ کردی گئی جب حضرت ہود نے علامات
عذاب دیکہے مع چار ہزار آدمیون کے اس قوم سے جدا ہوکر ایک گوشہ مین اپنے اور مسلمانون کے گرد ایک خط
شکل دائرہ کہینچکر سب سے کہا کہ اس دائرہ سے قدم باہر نرکہنا غرض وہ ہوا انپر مثل نسیم اور مانند رائحہ عنبر شمیم
کے چلتی تہی اور کافرون پر مانند داغ جراحت کا کرتی تہی کافرون نے ایک کا ایک سے ہاتہہ پکڑا اور ان سے

دامن کو باندھ کر صفین باندھ لین اور کہنے لگی ہوا ہمارے ساتھ کیا کر سکے گی اول وہ ہوا اونکی عورتون اور لڑکون اور
چارپایون کو زمین سے اوپر اوڑا لے گئی اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے زمین پر ڈالدیا اور اون کے مکانات زمین سے اوکھڑ کر اور
ہوا مین غبار ہو کر اونکی سرون پر گرتے تہی آخر سب کے سب ہلاک ہو گئے قوم ثمود نے جب صالح علیہ السلام کی تکذیب کی
اور ناقہ کی کونچین کاٹ ڈالین تو اونکو ایک صیحہ نے پکڑ لیا جب حضرت صالح سے اونکی قوم نے کہا کہ اگر اس
پتھر مین سے ایک اونٹنی کہ اوسکی سیاہ پیشانی اور سفید پشم ہو اور دس مہینے کے پیٹ سے ہو نکلی اور اوسی وقت
جنے تو ہم تیرے خدا کے ساتھ ایمان لاوین تو حضرت صالح کی دعا سے ویسی ہی ایک اونٹنی نکلی قوم ثمود باوجود
دیکھنے اس معجزہ کے بہی ایمان نہ لائے اور کہا کہ صالح جادوگر ہے پہر جب قوم نے اونکو جھٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا
اور اوسکا گوشت بانٹ کر اپنے اپنے گہر لے گئے جب اوس کے بچے نے یہ حال دیکہا اور حضرت صالح کو یہ خبر پہونچی
حضرت صالح اور مومن آئے جب اوسکی بچہ نے حضرت صالح کو دیکہا رویا اور تین بار کہا افسوس میری مان پر اور دوڑتے دوڑتے
اوس پتہر کے پاس گیا کہ جسمین سے اوسکی مان نکلی تہی اوسوقت حضرت صالح نے کہا کہ حق تعالی نے وعدہ
کیا ہے کہ تین دن کے بعد تمپر عذاب نازل ہوگا پہلے دن تمہارے منہ زرد ہو جائینگے اور دوسرے دن سرخ
اور تیسرے دن سیاہ اور پہر ہلاک ہو جاؤگے ہر چند صالح علیہ السلام کے قتل پر آمادہ ہوئے نہو سکا جمعرات
کے دن اونکے منہ زرد ہو گئے اور جمعہ کے دن سرخ اور ہفتے کے دن سیاہ اتوار کے دن حضرت جبرئیل نے
آنکر شہر کے دیوارین ہلائین قوم یہ سب بیحال جانکر اپنے گہرون سے بہاگی اور رونے لگی پہر ایک آواز
اونپر بارہی اور آگ آسمان پر سے پیدا ہوئی کہ سب جلکر راکھ ہو گئے۔ قوم ابراہیم علیہ السلام پر اللہ تعالی نے
ابراہیم علیہ السلام کو فتحیاب کیا آتش کو اونکے حق مین گلزار کر دیا اور نمرود کو ہلاک۔ قوم شعیب پر عذاب
یوم الظلۃ تہا شعیب علیہ السلام کی قوم پرستش اصنام کرتی کیال و موازین مین عدالت نکرتی اور کہوٹے درہم
اور دینار صرف مین لاتی تہی اور اتباع احکام شرعی نکرتی تہی اور حضرت شعیب نے یہ دعا مانگی رَبَّنَا افْتَحْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ یعنی اے پروردگار ہمارے حکم کر درمیان ہماری اور درمیان قوم
ہماری کے ساتھ حق کے اور تو بہتر حکم کرنے والا ہے یہ دعا قبول ہوئی تہی آپ مع مومنین باشارت حضرت
جبرئیل امین ان مین سے ایک زمین سنگ وہ چلے گئے جبرئیل علیہ السلام نے ایک آواز مہیب کہ اوس سے زلزلۂ عظیم

پیدا ہوا اوسکی صدمے سے ہلاک ہوئے اور ایک روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ جب اہل شہر مدین نے آواز ہیبت ناک سُنی
اور زلزلہ عظیم دیکھا تو گھبرا کر بخوف وقوع عذاب سب اہل و عیال اور مال و منال لیکر بیرون شہر صحرا کیطرف بھاگ گئے
وہان اوپر ایک ابر سیاہ ہوا مین پیدا ہوا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی اور ایک دوسرے کو پکارنے لگا کہ آؤ تا زیر سایۂ ابر
آسائش کرین تا آنکہ سب اوس سایۂ ابر مین جمع ہوئے اوس ابر سے ایک آگ پیدا ہوئی اور سبکو جلا کر خاکستر
کر دیا اور قوم لوط پر پتھر برسائے ہر ایک پتھر پر نام لکھا ہوا تھا اوسکا کہ ہلاک ہو ساتہ اوسکے اور آثار اُن
سنگ باران کا موجود ہے تا کہ عبرت پکڑین ساتہ اوسکے دیکھنے والے اور نہ کرین اونکے سی کام اور سنگ لون کو
کیا تاثیر ہوتی ہی بہتیرا کچھ دیکھتے جاتے ہین ضرر اپنا بسبب معاصی کے اور کچھ خیال بھی نہین کرتے اور بعضون
نے کہا وہ پتھر جو برسے اوپر نشان سرخ و سفید تھے غرض اوس قوم کے چار شہرون کو جبرئیل علیہ السلام
تہ زمین سے اوٹھا کے آسمان تک لیگئے وہان سے اوندھا کر کے ڈالا اسپر طرہ یہ پتھر برسے بعضی کہتے ہین کہ
اوندھا کرنا زمین کا اونکے لئے تھا جو مقیم تھے اور جو کہ مسافر تھے اوپر پتھر برسے تفسیر زاہدی مین لایا ہی
کہ بڑے پتھر جو برستے تھے مانند خم کے تھے اور چھوٹے پتھر مانند سبو کے روایت کرتے ہین کہ ایک اونمین سے
حرم مکہ معظمہ مین آیا تھا اور چالیس دن تک اوسکے نام کا پتھر ہوا مین معلق تھا جبکہ حرم مکہ سے باہر آیا فی الفور
اسپر پڑا اور ہلاک ہوا اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو ساتہ معجزہ ید بیضا و عصا کے روانہ فرمایا تو فرعون
روگردان ہوا اور کہا ایک جادوگر ہے یا دیوانہ جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کو ہاتہ سے ڈالا پس وہ اژدہا
ہوگیا ایسا کہ اوسمین شک نہ رہا اور اس اژدہے نے جب مُنہ کھولا تو کشادگی اوسکے مُنہ کی اسّی گز کی تھی اور
اوسنے طرف تخت فرعون کے کیا فرعون اور اوس کے تمامی لوگ فرار ہوگئے اور اس بھاگنے مین پچیس ہزار
آدمی ہلاک ہوئے فرعون بے عون نے نعرہ مارا کہ اے موسیٰ اوس پروردگار کے قسم ہے جسنے آپکو بھیجا
کہ اپنے عصا کو پکڑو کہ مین تمپر ایمان لاتا ہون پھر ایمان نہ لایا تو حق تعالیٰ نے بھیجا اوپر طوفان اور
ٹڈی اور چچڑی اور مینڈک اور لہو کتنے نشانیان جدے جدے پھر تکبر کرتے رہے اور تھے وہ لوگ
گنہگار جبکہ ہر ایک قسم کا عذاب نازل ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام سے عاجزی کرتے اور دعا چاہتے جب عذاب
اوٹھا لیا جاتا تو پھر منکر ہو جاتے منجملہ معجزات موسیٰ سے انفلاق بحر و غرق فرعون و اتباعش کے ہے یعنی

یعنی سوکہا رہنا پانی کا اور خشک ہونا تہ زمین سے زندہ ہونا عظما ہی بنی اسرائیل کا بعد ہلاک ہونے صاعقہ سے
قصہ بقر و نزول من و سلویٰ اور زمین مین دہنسنا قارون کا۔ قارون حضرت موسیٰ کی جد کی اولاد مین تہا،

خسف قارون

فرعون کے سرکار مین پیش ہو گیا تہا بنی اسرائیل پر کار بیگار بہی پہونچاتا اور مزدوری اسی کے ہاتہ سے ملتی
اس کام مین مال بہت کمایا جب بنی اسرائیل حکم مین آئے حضرت موسیٰ کے اور فرعون غرق ہوا اوسکے
روزی موقوف ہوئی اور سرداری نرہی دل مین ضد رکہتا موسیٰ علیہ السلام سے منافق ہو رہا پیچہے عیب دہرتا
اور تہمتین لگاتا ایک روز روبرو ایک عورت کو سکہا کر لایا تہمت کی بات اوس عورت نے خدا سے ڈر کر
سچ کہدیا کہ اسنے مجہکو سکہایا تہا تب حضرت موسیٰ کی بددعا سے زمین مین غرق ہوا اور اوسکا گہر
اور خزانہ بہی غرق ہوا پہلے قارون کی دولت کو دیکہکے نادانون نے کہا اسکی بڑی قسمت ہے بعد کہنے لگے
لَوْلَا اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا اگر نہ ہوتا کہ احسان کیا اللہ نے اوپر ہمارے ہمکو بہی دہسا دیتا

قصہ اصحاب سبت

قصہ اصحاب سبت۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد مین یہود پر ہفتے کے دن شکار کرنا منع تہا اللہ
اوس شہر والون کو بے حکم دیکہے لگا آزمانے ہفتے کے دن مچہلیان اوپر پہرین اور دنون غائب مین
اونکا جی نرہ سکا آخر ہفتے کو شکار کیا اپنی دانست مین حیلہ کیا کہ کنارے دریا کے پانی کاٹ لائے کہ مچہلیان
وہان بند ہون تو بہی مچہلیان ہاتہ نہ آئین ہفتے کی شام کو نکل جاتین آخر ہفتے کی دن راہ بہاگنے کی
بند کی اتوار کو پکڑ لیا پہر وہ لوگ بندر ہو گئے معلوم ہوا کہ حیلہ اللہ پاس کام نہین آتا اور اونہین جو منع
کرنے والے تہے اونہون نے شکار والون سے ملنا چہوڑ دیا اور بیچ مین دیوار اوٹہائی ایکدن صبحکو اونہی
دوسرون کی آواز نہ سنی دیوار پر سے دیکہا ہر گہر مین بندر وہ آدمی کو پہچان کر اپنی قرابت
والون کے پانو مین سر رگڑنے لگے آخر برے حال سے تین دن مین مرگئے **مثنوی** پس خدا آن قوم را
بوزینہ کرد + چونکہ عہد خود شکستند از نبرد + اندران امت نہ بد مسخ بدن + لیک مسخ دل بود ای ذو الفطن +
مسخ صورت بود اہل سبت را + تا ببیند خلق ظاہر کیست را + از رہ سر صد ہزاران دیگر گشتہ از
توبہ شکستن خوک و خر + غرض حق تعالیٰ نے قرآن شریف مین ان عذابون کا بیان اسواسطے فرمایا
کہ ہم بہی نافرمانی نکرین اور اون کے حال سے عبرت پکڑین اور عذاب خدا سے ڈرتے رہین

تاویلات نجمیہ مین ہے کہ قسم کہائی اللہ جلشانہ نی ساتہ کمال و دوام زمانے کے اور ساتہ استمرار زمانے کی واسطی اشتمال اوسکی کی
اوپر دلالت اور نبوت اور رسالت اور خلافت حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی لقولہ علیہ السلام کنت نبیا و آدم مین الماء
والطین تہا یعنی نبی اور آدم درمیان پانی اور مٹی کے یعنی پانی علم اور مٹی معلوم کے اور واسطی قوم علیہ السلام کے نحن الاخرون
السابقون یا قسم ہے ہماری حضرت کے زمانہ کی کہ زمانہ نور نبوت کے ظہور کا ہے اور اس وقت مین جو کوئی
اس نفع سے محروم ہا تو بالکل نقصان اسکو نصیب ہے پس وہ زمانہ نبوت بسبب کثرت انوار الہی و فیضان علوم
نامتناہی اور نزدیک کرنے درود کے اور بخشدینے گنہگارون کے ایسی عظمت رکہتا ہے کہ ابتدای آدم
سے اس دم تک کسی زمانہ مین عشر عشیر اوسکا واقع نہوا ہے خوشا عہدے کہ مردم آدم بے سایہ
دیدند غریب ست این زمان گر سایہ آدم شود پیدا اور بہی قسم کہائی اللہ نے ساتہ مکان آپکے
لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ اور ساتہ عمر آپ کے لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ پس گویا کہ فرمایا
قسم تیرے عصر کے اور تیرے شہر کے اور تیرے عمر کی اور اوسمین بڑی تعظیم ہے نبی کریم کی اور بسبب پیدا ہونے
آپکے بازار نفع و نقصان کا گرم ہوا جسنے آپکی اطاعت کی فائدہ اوسکی حاصل کیا ورنہ نقصان پایا بے
جبکہ عصر جامع تہا واسطی تمامی نشانیون کے جنپر اللہ نے قسم کہائی قرآن مین جیسی والفجر واللیل والنہار تو
ختم کیا اللہ ساتہ قسم عصر کے کہ شامل ہے جمیع اقسام قسم کو غرض بزرگی ہمارے حضرت کے زمانے کی اوپر
تمام زمانون کے ظاہر ہے کہ عصر خیر الانبیاء والمرسلین اور عصر خیر الامم اور خیر الکتب آپہی کا ہی اور بیچ اوس کے
ظاہر ہوے تمامی کمالات تفصیلا اللہ نے اپنی فضل سے اور اپنی حبیب کے برکت سے عمرین تہوڑی دین
اور تہوڑی سی عبادت پر ثواب بے شمار عنایت فرمایا یہ وہ بہترین زمانہ تہا جسمین مومنین اپنی جان
و مال کو اوس محبوب خدا پر قربان کرتے تہے اور خلاف فرمان نکرتے تہے اور حضور پرنور مین ایسا
مودب بیٹہتے تہے کہ گویا اون کے سرون پر پرند بیٹہے ہین کہ ذراسی حرکت سی اوڑ جاوینگے اب بہی
وقت بیان احادیث نبوی ایسا ہی ادب چاہیئے پر لے ادب اس سعادت سے محروم رہتے ہین اور صحابہ
رضی اللہ عنہم ہر امر مین آپ کے فیصلے پر راضی ہو جاتے تہے اب بہی امت کو چاہیئے کہ ہر جہگڑے
مین آپ کے حکم کو قول فیصل مانے نصاب الاحتساب مین ہے کہ عمر رض نے حکم کیا کہ عباس کے گہر کے

اوس پرنالی کو جو صفا مروا کی راہ مین پڑتا ہی اکہیڑ ڈالو حکم کے موافق اوکہیڑ دیا گیا عباس رض نی کہا کہ جس پرنالے کو رسول اللہ نے اپنی ہاتہہ سی لگایا تہا اوکہیڑ ڈالا عمر رض نے کہا کہ ایسا ہو تو اوسکو تمہاری ہاتہ کے سوا دوسرا ہاتہہ نہ لگاویگا اور تمہارے لئی عمر کے کاندہی کے سوا اور سیڑہی نہ ہوگی سو عباس رض عمر کے کاندہی پر کہڑے ہوئی پرنالے کو اوس جگہہ پر لگا دیا او حضرت کے زمانہ مین ایک انصاری نے قبہ بنایا تہا آپنے اوسکا سلام لینا بند کر دیا جب اوسنی اوس قبہ کو ڈہا دیا تب حضرت نے سلام لیا پہر فرمایا ہر بنیاد وبال ہے اپنی صاحب پر مگر جو ضروری لابدی ہو اوسکو ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ تم مین سی کوئی ارادہ کرتا ہے آگ کی چنگاری کا پہر اوسکو اپنی ہاتہہ مین رکہتا ہے یہ حضرت نے اوس وقت فرمایا جبکہ سونیکی انگوٹہی ایک مرد کی ہاتہ مین دیکہی پہر حضرت نی اوسکو اوتار لیا اور پہینکدیا جب حضرت تشریف لیگئی تو لوگون نے کہا کہ اپنی انگوٹہی لی اور اوسکو بیچ کر اپنا کام چلا تو اوسنی کہا وَاللّٰهِ لَا آخُذُ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنی قسم ہی خدا کی ہرگز نہ لونگا مین اوسکو جسکو کہ حضرت نے پہینکدیا ابی جحیفہ کہتے ہین گوشت روٹی کہا کر پاس حضرت کے گیا مجکو ڈکار آئی فرمایا کُفَّ عَنَّا جُشَائَكَ فَاِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا اَكْثَرُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پہر اونہون نے کبہی سیری سی نہ کہایا او حضرت کے صحابہ حالت تنگی مین بڑے صابر رہتے تہی حسن بصری رح کہتے ہین کہ ستر صحابہ کو مینی اس حال پر پایا کہ جو کپڑا پہنتے تہے اوسکی سوا اور نہ رکہتے تہی اور اپنے بدن کو خاک سی نہ بچاتے تہی زمین پر پہلو رکہکر سوتے اور اوس کپڑے کو اوڑہ لیتے باوجود ان تکالیف کے خدا و رسول کی فرمانبرداری دل و جان سے بجالاتے اور بعد اذان سننے کے کوئی شخص سوای نماز کے اور طرف مشغول نہ ہوتا یہانتک کہ چمڑا سینے والا اسکا لی چمڑے مین چبوتا تو اوان کی آواز سنکر اوسے باہر نہ نکالتا اوسی طرح چہوڑکر نماز کے واسطی راہی ہوتا اور بیمارون کے کندہون مین ہاتہ دیکے جماعت مین شامل کرتے تہے اور کسب حلال کی بڑی جستجو رہتی تہی اور صحبت آپسمین محبت والے تہے رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ اوسکی شان ہے اور چہرون پر اون کے سجود کے نشان ہے آپسمین ایثار کرتے تہے روایت ہی کہ حضرت علیہ السلام کے پاس ایک مہمان آیا گہر مین کچہ نتہا انصار مین سی ایک شخص آیا اور اوس مہمان کو اپنی گہر مین لی گیا کہانا تہوڑا تہا چراغ ٹہنڈا کر دیا اور کہانا

اور کہانا اوسکی سامنے رکہدیا آپ جنہو جھوٹہا ہاتہہ ہلاتا مُنہ چلاتا تہا اور کہانا نہ کہاتا تہا تاکہ وہ مہمان بہی
کہاوے دوسرے دن حضرت نے فرمایا کہ وہ خوش خلقی اور سخاوت جو تمنی مہمان کے ساتہہ کی اس سے حق تعالے
کو تعجب ہوا اور یہ آیۃ نازل ہوی وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ وَلَوْ کَانَ بِہِمْ خَصَاصَۃٌ ابوذر کہتے
ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ایک صاع جو میری غذا تہی
او قسم خدا کی جبتک مین آپکے پاس نہ پہنچ جاونگا تب تک اوس سے نہ بڑہاونگا ابوذر کہتے ہین مین سے ایک شخص سے
جہگڑا ہوگیا اور کہا یا ابن السودا یعنی او حبشی کے بچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوذر آپسے باہر نہو
کیونکہ کوی گورے آدمی کا بچہ کالے آدمی کے بچے پر فضیلت نہین رکہتا ابوذر کہتے ہین کہ مین لیٹ گیا اور اوس
شخص سے کہا کہ تو اپنا پاؤن میرے منہ پر رکہہ اوس مبارک زمانہ مین جب لوگ تائب ہو کر آتے تہے
اپنی تطہیر حد سے چاہتے تہے حضرت اونکو حد لگاتے تہے چنانچہ ماعز بن مالک حضرت کے خدمت مین حاضر
ہوے اور عرض کیا کہ مین نے بڑا ستم اپنی نفس پر کیا کہ مجہسے زنا ہوگیا اور مین چاہتا ہون کہ آپ مجہکو اس
قصور سے پاک کرین آپ نے اونکا کہنا منظور نفرمایا جب تیسرے روز پہر عرض کیا تو آپنے اونکے لئے
گڑہا کہدوایا اور سنگسار کروایا اور فرمایا اوس شخص نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر تمام امت مین اوسکی توبہ تقسیم
کیجاوے تو منقسم ہوسکتی ہے ایسا ہی ایک عورت جو جہینہ کی قوم سے تہی بارہا حضور اقدس مین آکے اقرار کرتی
کہ مجہسے زنا ہوا ہے مجہکو پاک کیجئے آخر سنگسار کی گئی حضرت نے اوسکی تعریف مین فرمایا لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَۃً
لَوْ قُسِمَتْ بَیْنَ سَبْعِیْنَ مِنْ اَہْلِ الْمَدِیْنَۃِ لَوَسِعَتْہُمْ اوس مبارک زمانہ مین جو خلاف شریعت کرتا
تہا اوسپر نہایت تنگی اور تعزیر ہوتی تہی چنانچہ وہ تین صحابی جو جنگ تبوک سے پیچہے رہ گئے مشہور ہین
اور مشکوۃ مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ لایا گیا ایک مخنث حضور مین جسنے رنگا تہا ہاتہہ پاؤن کو ساتہہ
مہندی کے سو پوچہا حضرت علیہ السلام نے کیا حال ہے اوسکا کہنے لگے تشبہ کرتا ہے عورتون کی پس کہا گیا
یا رسول اللہ آیا نہ مارین اوسکو کہا منع کیا گیا ہون مین قتل سے نمازیون کے سبحان اللہ مخنث بہی اوسوقت
نماز پڑہ لیتا تہا منافق بہی کچہہ سستی سے ادا کرتا تہا ؎ آن منافق با موافق در نماز از پئے
استیزہ آمدنے نیاز ✝ پر کوئی بے نمازی نہ رہتا تہا ترک نماز کو صحابہ کفر جانتے تہے اس زمانہ

مسلمانون کو کیا کہنا چاہیئے کہ اذان ہوتی ہے وہ بازار کو چلے جاتے ہین نماز نہین پڑہتے ہین اگر پڑہتے
ہین تو سستی سے بے وقت بغیر طمانیت اور جماعت کے پڑہتے ہین اور اپنی اوقات مسلمانون
اور اہل علم کی غیبت اور اہانت اور مردم آزاری مین صرف کرتے ہین نہ دل ہے سمجھنے کے لئے نہ کان ہین
حق بات سننے کے لئے نہ آنکہین ہین حق دیکہنے کے لئے ناحق جہگڑے اور فساد مین عمر برباد ہوتی ہے **احیاء
العلوم** مین بعض اکابر سے منقول ہے کہ آخری زمانہ مین کچہ لوگ ہون گے کہ عمل کا دروازہ اونپر بند کر دیا
جاویگا اور جدل کا دروازہ اونکے لئے کہل جاویگا اسواسطے بعض اکابر نے کہا ہے لوگون پر ایک ایسا زمانہ آویگا
کہ اوسمین سونا اور خاموش رہنا اون کے سب اعمال سے افضل ہوگا۔ صاحب خطیرۃ القدس و ذخیرۃ الانس نے اہل زمانہ
کے باب مین بہت کچہ لکہتے ہین از انجملہ چند کلمات نقل کئے جاتے ہین۔ خیر الیشان محض شر و ہمہ از اہلیت
صدق و وفا در خواب۔ مکر و دغا بیدار۔ دروغ موثر راستی بے اثر۔ حق منہزم۔ باطل مظفر۔ ظالم عزیز۔ مظلوم
ذلیل۔ حرص با فراط۔ قناعت بتفریط۔ نتیجۂ الفت کلفت۔ حقوق مبدل بعقوق۔ علماء بے عمل تربا دیا
از صلاح نامی بیش نیست واز فساد انبار ہاست مسلمانی در کتاب مسلمانان در گور دلہا مائل ممنوعات قدمہا
در طریق نامشروعات زبانہا گویای غیبت گوشہا شنوای مذمت چشمہا بینای عیوب دستہا در آزار قلوب
حظی کہ از شنیدن ہزلیات بردارند باستماع کلام مجید و حدیث شریف نیابند در وعظ و نصیحت بتکلیف
ہمہ لقمانِ دوران و در زشتی کردار بے تکلف ہمہ شیطان زبان خردان با بزرگان در جوش ہمسایہ با
ہمسایہ در خروش وضیع و شریف ہمہ حق پوش و با ظہار حق کلمہ خاموش و ہمہ را روز جزا فراموش و ہمہ از
بادۂ مکر و تزویر بیہوش سخن مختصر ہمہ گندم نما و جو فروش چراغ ایمان این قوم بے نور ہست و خانۂ
اعتقاد خانۂ زنبور و این عوام کالانعام جز این سہ کار ندانند چون گرسنہ شوند طعام سیر خورند و چون شہوت
غالب گردد وقاع کنند و چون در خشم شوند ضعیفے را برنجانند فضیل عیاض گفتہ خواہم کہ بیمار شوم تا مرا
نماز جماعت این ظاہر پرستان ہمینی رفتن نشود و احسان بزرگ بر خود پندیم از ان کس کہ بر من گذرد
سلام نگوید و در دا دوستا اگر تامل بکار رود از ہر سو بجز بد معاملگی مشاہدہ نشود و زمانہ ناسازگار کرشاد
او ہم اندو ہست و شربتا و زہر آلود است دریغ چمن کہ بہار و خزان ہم آغوش ہست زمانہ جام بدست

عصر کی نماز فوت ہونیکے بیان مین اور عصر کی نماز کی فضیلت مین

وخبازہ بردوش ہست ودیدہ ہا از وگریبان وسینہ ہا از وبریان آزردہ طبعی را اگر نفسے نصیبہ از تبسم بخشد عمرے
خون بگریاند سہ عیش وبنا را لقائی نیست دیدی غنچہ را + یک تبسم کرد وعمرش وپریشانی گذشت سوء ظن درخاطر
بجدی جا گرفتہ اگر مرد پرہیزگار ریا در کسوت شرع نظر کنند اورا ریاکار ومکار دانند فضلا بابو الفضولی
ہمدوش علما یابے دانشی ہم آغوش بلا با خواندہ می آید وطرب با رندہ میرود - اس زمانی مین اگر کوئی نیکی کرے
تو اوسکا بڑا احسان ہے چشم نیکی زکہ داریم لعہدے کہ درو + گر کسے بد نکند غایت احسان باشد +
ترمذی مین ہے خیرکم من یرجی خیرہ ویومن شرہ وشرکم من لا یرجی خیرہ ولا یومن
شرہ احادیث مین ہے یاتی علی الناس زمان تقتل فیہ العلماء یعنی آئیگا لوگون پر ایک
زمانہ جسمین علماء مارے جاینگے اور بہت لوگون کی اون کے پیٹ کے دہندے مین ہوگی - لوگ
بیاج کہاینگے اور شطرنج کہیلینگے - مومن ذلیل ہونگے اور کوئی لائق امامت کے نہ ملیگا - یا قسم ہے
نماز عصر کی جسکی حفاظت کا ارشاد ہے **حدیث** من فاتتہ صلوۃ العصر فکانما وتر اہلہ
ومالہ جسکی نماز عصر فوت ہو تو ایسا ہے کہ گویا اہل ومال اوسکا برباد ہوا پس چاہیے کہ ڈرے فوت ہونیسے
مانند ڈرنے کی جاتے رہنے اہل ومال کی سے بلکہ زیادہ اوس سے مظاہر حق مین ہے کہا مظہر نے کہ جسنے تاخیر کی
نماز عصر کی آفتاب کے زرد ہونے تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنے کو ساتہ منافق کے کیونکہ منافق نہین آرزو رکہتا ہے
صحت نماز کی بلکہ پڑہتا ہے واسطے بچنے کے تلوار سے اور نہین پروا کرتا ہے تاخیر کی اسلئے کہ نہین چاہتا ہے
ثواب پس واجب ہے مسلمانون کو کہ مخالفت کرین منافق کی اور ارشاد ہے من ترک صلوۃ العصر
فقد حبط عملہ جسنے عصر کی نماز چہوڑی اوسکا عمل اکارت ہوا بسبب ترک اس نماز کے بہت ثواب
ہاتہ سے گیا اوسکو باطل ہونا عملون کا فرمایا مراد اس سے کہ اس کے عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آگیا
عملون مین اور یہ مراد نہین کہ حقیقۃ سب عمل باطل ہوئے کیونکہ یہ بات اوسکی لئے ہوتی ہے کہ مرتد مرتا ہے
اتنی تہدید اسلئے وارد ہوئی کہ اوسکی فوت کرنے کے لئے کچہہ عذر نہین سواے اشتغال دنیا کو مسلمانون
کو لازم ہے کہ نماز عصر کا زیادہ تر خیال رکہے ایسا نہو کہ عمل اکارت ہو جاوے کہ ہر روز فرشتے عصر کے
وقت نامۂ اعمال آسمان پر لیجاتے ہین اور دوسری وجہ کا یہ ہے کہ تحقیق تکلیف ہے ادای نماز عصر کے اشتغال ہے

واسطی منہمک ہونے لوگوں کے بیچ تجارات اور مکاسب اور شغلوں اپنے کے ساتہ معاش اپنے کے آخر دن مین کسب
حاصل بیچ اسوقت کے مع اسہو کے صلوات سے بیچ حکم خسران کے ہی اور سبب ہے واسطی خذلان کے روح البیان
اور کبیر مین ہے کہ ایک عورت چیختی تہی بیچ کوچہ مدینہ کے اور کہتی تہی دلوئی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
پس دیکہا اوسکو حضرت نے اور پوچہا کیا حادثہ ہوا کہا اوس عورت نے یا رسول اللہ تحقیق میرا خاوند غائب ہوا
میرے سے پس زنا کیا مینے پس جنی مین بچہ زنا سے پس ڈالدیا مینے بچہ کو مٹکے سرکہ مین یہانتک کہ مرگیا وہ بچہ
بیچنے اوس سرکہ کو پس آیا ہی واسطے میرے توبہ فرمایا حضرت علیہ السلام نے اے پرزنا پس اوپر تیرے رجم ہے
بسبب اسکے اور قتل کی جزا جہنم ہے اور بیچ سرکہ نجس کبیرہ ہے لکن ظننت انک ترکت صلوۃ العصر لیکن
گمان کرتا ہون مین کہ تو نے ترک کی ہے نماز عصر کی جان کہ نماز عصر اوس سے دن کی عبادت ختم ہوتی ہے پس وہ
مانند توبہ کے ہے جس سے اعمال ختم ہوتی مین اس نماز کی بڑی بزرگی ہونے سے حق تعالی نے اوسکی قسم کہائی
اس مین اشارہ ہی کہ اگر آدمی اس نماز کی محافظت کرے تو اوسکا نقصان فائدے سے بدلجاویگا
مشرکون نے جب نبی علیہ السلام کو عصر کی نماز سے باز رکہا یہانتک کہ آفتاب زرد ہوا تب حضرت نے
فرمایا جنہون نے بچہ صلوۃ وسطی یعنی صلوۃ عصر سے باز رکہا اللہ اونکی پیٹون کو اور قبرون کو آتش سے بہر دیوے بعدہ
اس نماز کو مغرب اور عشا کے درمیان پڑہی جب حضرت سلیمان گہوڑون کے دیکہنے مین مشغول ہوے عصر کی
نماز قضا ہوگئی اور آفتاب غروب ہوگیا اور وہ نماز انپر فرض تہی حضرت سلیمان نے باذن خدا تعالی
فرشتون کو کہ آفتاب پر موکل تہے کہا کہ آفتاب کو میرے واسطے پہیر دو فرشتون نے پہیر دیا کہ حضرت
سلیمان نے نماز عصر مع ورد کے ادا کی اور گہوڑون کو قربانی کر دیا تاکہ کفارہ ہو اللہ تعالی نے اون
گہوڑون کے بدلے ہوا کو حضرت سلیمان کے حکم مین کر دیا کہ تخت پر بیٹہکر سیر کرتے تہے صبح کی سیر اوسکی ایک
مہینہ تہا اور شام کی سیر اوسکی مہینہ **معجزہ ردالشمس** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
موضع صہبا مین کہ ایک موضع کا نام ہے متصل خیبر کے تشریف رکہتے تہے اور آپ پر وحی نازل
ہوئی اور سر مبارک حضرت علی کے زانو پر تہا اور آپ سو گئے اور حضرت علی نے عصر کی نماز نہین
پڑہی تہی یہانتک کہ آفتاب غروب ہوگیا تب آپ بیدار ہوئے آپ نے حضرت علی سے پوچہا

کہ تمنے نماز پڑھ لی اونہون نے عرض کیا کہ نہین آپنے جناب الہی مین دعا کی کہ الہی یہ علی تیری طاعت مین اور
تیرے رسول کی طاعت مین مشغول تہے آفتاب کو پہیر لا سو ہم کہتے ہین کہ مینے دیکہا تہا کہ آفتاب غروب ہو گیا پہر مینے
دیکہا کہ آفتاب نکل آیا یہانتک کہ دہوپ پہاڑون پر اور زمین پر پڑی صحف ابراہیم مین ہے کہ اللہ تعا
کا حکم ہے کہ بعد نماز فجر اور عصر مجکو یاد کر کہ ان دونون وقتون مین تیری مہمات کو کفایت کرونگا
بخاری مین ہے من صلی البردین دخل الجنۃ جسنے نماز فجر اور عصر ادا کی وہ جنت مین داخل ہوا صیغہ ماضی
سے فرمانا واسطے کمال وثوق اس وعدے کے ہے اور مسلم مین ہے جسنے نماز پڑہی فجر او عصر کی لن یلج النار ہرگز
نہ داخل ہوگا آگ مین صبحکو آدمی آرام مین ہوتا ہے اور عصر کے وقت کسب و تجارت مین پس جو کوئی باوجود
ان موانع کے محافظت کرتا ہے ان دونو نمازون کی تو ظاہر حال اوسکا مقتضی ہے کہ اور نمازون
کو بہی حفاظت سے ادا کریگا اور نمازون کی برکت سے گناہون سے بچیگا اور جنت مین داخل ہوگا حضرت نے
فرمایا عرض کی گئی یہ نماز اونپر جو تم سے پہلے تہے اونہون نے اسکو ضایع کیا سو جو کوئی محافظت کریگا
نماز کی اوسکو دوہرا اجر ملیگا مشکوۃ مین ہے کہ دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف چاند چودہوین
رات کے پس فرمایا تحقیق تم دیکہوگے اپنے پروردگار کو جیسے کہ دیکہتے ہو اس چاند کو نہین ایذا دیے
جاؤگے تم بیچ دیکہنے اوسکے کے یا اجتماع اور ازدحام نہین کروگے اللہ تعالی کی رویت مین بسبب کمال ظہور
کے جیسے کہ چودہوین رات کے چاند مین پس اگر طاقت رکہو یہ کہ غلبہ نکئے جاؤ تم اوپر نماز کے یعنی صبح
اور عصر کی تخصیص ان دو وقت کی بسبب فضیلت اور شرف اونکی کے ہے کہ رویت آخرت مین
انہین دو وقتون مین ہوگی دارمی مین ہے کہ جو شخص نماز پڑہے صبح کی و عصر کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ
کے ہے اور امان اوسکے کے ہے دنیا و آخرت مین فلا تخفروا اللہ فی جارہ پس اسکا قول مت توڑو توجو
اسکی دی ہوئی امان مین کبیر مین ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا مَنْ حَلَفَ بَعْدَ الْعَصْرِ کَاذِبًا
لَا یُکَلِّمُہُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ جسنے جہوٹی قسم کہائی پیچہے نماز عصر کے نہین بولیگا اللہ تعالی اس سے
دن قیامت کے اور نہ دیکہیگا طرف اوسکے یعنی نظر عنایت سے تخصیص وقت عصر کی اسلیے ہے
کہ قسمین مغلظ اسوقت کہائی جاتی ہین یا ذکر کیا اسکو اسلئے کہ وہ وقت بزرگ ہے حدیث شریف مین

جسنے قسم کھائی تاکہ لیوی مال کسی مسلمان کا اور وہ اس قسم مین جہوٹا ہے تو وہ ملیگا خدا سے اور کوڑی ہوگا
اور نظر نکریگا طرف اوسکی خدا اور نہ پاک کریگا اوسکو اور اوسکے لئے عذاب دینے والا اور قسم کھانی بیچنے مین
رواج دیتی ہے پہر کہو دیتی ہے برکت کو اسواسطے قسم کھانے سے بچتے رہین **حدیث** الیمین الفاجرۃ
تدع الدیار بلاقع صحیح القران مین ہے جس بات پر قصد کر کر قسم کھائے پیدہ کو پہر اوسکے خلاف ہوا
تو تین بات مین سے ایک کرے جو چاہے یا دس محتاج کو کھلانا یعنی ہر ایک کو اناج دینا دو سیر گیہون یا چار جو
یا اونکو کپڑا اودینا جسمین بدن کم کہلا رہے یا ایک بردہ آزاد کرنا ان تینون مین سے کسی کو مقدور نہ ہو تو
تین روزے اوس قسم سے چاہئے تہا مانا بمقدور قسم نکہاوے اور زبان کو یہ عادت نکرے
ف حنفیہ و حنابلہ کے پاس یہ روزے پے درپے رکہنا واجب ہین اور مالکیہ اور شافعیہ کے پاس
لگاتار رکہنا واجب نہین متفرق بہی جائز ہین۔ یا قسم ہے زمانہ کی کہ انسان کی عمر بہی اوسمین داخل ہے
جو اوسکی پونجی کی مانند ہے اعتقادات حقہ اور اعمال صالحہ اور نیک حالات کے حاصل کرنیمین انسان کی
بقیہ عمر ایسی چیز ہے کہ جسکی قیمت نہین اگر ہزار برس بہی ضایع ہوجاوین پہر لحظہ اخیرہ مین توبہ کر ڈالے
تو جنت مین ابدالاباد رہیگا چونکہ حیات مستعار کا اعتبار نہین ہر دم کو دم واپسین سمجہکے توبہ و استغفار
کرتا رہے اور طول امل کا سبب نقصان نہ اوٹھاوے غرض بہترین اشیا عمر عزیز اور وقت ہے اسیواسطے
حق تعالی نے اوسکی قسم کہائی وقت بڑی نعمت ہے جب کسی آدمی سے شب کا وظیفہ مانند نماز تہجد
و تلاوت قرآن و ذکر و درود وغیرہا کے فوت ہو تو دن مین پڑھ لیوے اور دن کا وظیفہ
چھوٹ جاوے تو شب مین ادا کرلیوے کیونکہ رات دن ایک دوسرے کا خلیفہ ہے **قولہ تعالی**
وھو الذی جعل اللیل والنھار خلفۃ لمن اراد ان یذکر او اراد شکورا جب زمانہ گزرتا ہے
تو آدمی کی عمر کم ہوتی ہے پس اوسکی مقابلہ مین کوئی کسب نیکی نہو تو عین نقصان ہے **شعر** انا
لنفرح بالایام نقطعھا ۔ و کل یوم مضی نقص للاجل ۔ یعنی ہم اپنی درازی عمر سے خوش
ہوتے ہین حالانکہ ہر ایک دن جو گذرتا ہے گہٹتا ہے اجل سے امام شافعی نے کہا ہے مینے صوفیہ سے
دو امر استفادہ کئے ایک یہ کہ الوقت سیف قاطع ان لم تقطعہ قطعک دوسرے یہ کہ

ان لم تشغل نفسك بالخير شغلتك بالشر بعض اکابر صوفیہ نے کہا ہی فوت وقت سخت ہے اصحاب
حقیقت کے نزدیک فوت ہونیسی روح کے کیونکہ فوت روح سے انقطاع عن الخلق ہے اور فوت وقت سے انقطاع
عن الحق ہی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے ابی ذر کو وصیت کی اے اباذر ہو جا اپنی عمر پر بخیل بہ نسبت اپنے درہم و
دینار کے مطلب یہ کہ وقت کی حفاظت کر اور یہی کہتے ہین دانا کو فوت یک ساعت جو بے یاد خدا
گذرے سخت تر ہے غم سے اوس نادان کے کہ اوسکو موت پسر سے ہو اسلیے کہ پسر کا غم البدل ہے اور وقت کا
مثل نہین کشکول مین بعض عابدون سے منقول ہے یا ابن آدم انما انت عدد فاذا ذهب يوم
ذهب بعضك عمر تیری گیتہ زر کی شال ہے جو کچھ خرچ ہوا سو پھر آنا محال ہے کوہ بھی تو یک تہر ہر روز
کاٹو دیکھ ایکدن خالی ہو پہاڑ پس تو ہر ہر دم کا اپنے عوض بندگی سے پایگا تو یہ غرض
ابو سلیمان دارانی نے فرمایا کہ اگر عاقل آدمی بقیہ ایام حیات مین صرف اسی غم سے رویا کرے کہ زمان
ماضی بدون طاعت ضایع ہو گیا تب بھی شایان ہے کہ اوسکو یہ رنج موت تک ہے تو جو لوگ کہ
بقیہ عمر بھی جہل کے باعث اونہین باتون کے مرتکب ہون جنکے زمانہ گزشتہ مین ہوے تھے اونکا کیا
حال ہوگا اور یہ انہون نے اس واسطے فرمایا کہ اگر آدمی عاقل کے ملک مین کوئی عمدہ جوہر آجاتا ہے اور
بے فایدہ ضایع ہو جاتا ہی تو اوسپر ضرور ہے روتا ہی اب اگر غور کرو تو ہر ایک ساعت عمر کی بلکہ ہر ایک سانس
ایک جوہر نفیس ہے کہ اوسکا کچھ عوض اور بدل نہین اس واسطے کہ اسمین یہ صلاحیت ولیاقت ہی کہ آدمی
سعادت ابدی پر پہونچا وے اور شقاوت دائمی سے بچا وے پھر جب آدمی ایسی جوہر کو غفلت
مین رائگان کر دے تو ظاہر ہے کہ بڑا ہی خسارہ ہے ؎ ایام شباب و وقت عشرت بگذشت
دوران طرب زمان راحت بگذشت + از رفتن ہر چہ رفت غم نیست مرا + افسوس ز عمر یکہ بغفلت
بگذشت + جان لے عزیز ہر ایک آدمی دنیا کمانے مین اور دولت کی آرزو مین بہت کچھ سعی
کرتا ہی لیکن سوای مقدر کے کچھ نہین پاتا ہے اگر آخرت کے لئے سعی کرے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح
بجالائے تو اوسکی کوشش کو حق تعالی قبول فرماتا ہی دنیا مین بھی اوسکو نوازتا ہی اور آخرت مین
بیشمار نعمتین عنایت فرماتا ہی چنانچہ ارشاد ہی وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا

عه اور جسنے چاہا پچھلا گھر اور دوڑ کی اوسکے واسطے جو اوسکی دوڑ ہے اور وہ یقین پر ہے سو ایسون کی دوڑ ٹھیک لگی ہے

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوْرًا جسکو حق تعالی نے ساعت ہاے عمر عزیز کہ فی الحقیقت گوہر بے بہا ہین عنایت فرمایا ہی آدمی ایک ساعت مین ہزار بار درود شریف یا ہزار بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ یا ہزار بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی ذکر کر سکتا ہی اور ذخیرہ نجات حاصل کر سکتا ہی پہر ایسی ساعات عزیزہ کو عبث قیل و قال و جنگ و جدال و مردم آزاری و عیب جوئی و غیبت مین صرف کرنا بڑی نادانی اور حماقت ہے پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانی ✤ کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی ✤ کرلے غافل زندگی مین نیکی جتنی ہو سکے ✤ ورنہ وقت نزع تو ارمان ہی لیجائیگا ✤ حسن رح نے کہا ہی حق تعالی نے عصر کے وقت کی قسم اسلئے کھائی کہ انتہا تجارت اور کسب کا وقت ہے پس جسکو نہ کسب کرے نہ تجارت اور اپنے گہر داخل ہو تو عیال اوس سے اپنا حق طلب کرتے ہین پس اوسوقت شرمندہ اور نقصان والون مین سے ہوتا ہے اسیواسطے اس قسم سے اشارہ ہے کہ دنیا کے انقطاع کا وقت قریب پہنچا اگر توشۂ آخرت نہ لیوین تو کل قیامت کے دن تمامی نعمتون سے اور حق دارون سے سوال ہوگا اور ہر ایک مظلوم تیرے سے مطالبہ کرے گا یعنی جسکی تو نے غیبت کی ہے یا گالی دی ہے یا ستایا ہے یا مال و متاع یا باغ زمین کھیتی گہر دار چھینا ہو تو اوس وقت تیرا بڑا نقصان ہوگا کہ تیری تمام نیکیاں مدعیان لیوین گے اور اون کے گناہون کا بوجھ تو اوٹھاوے گا اوس وقت تو بڑے نقصان والون سے ہوگا پر غفلت کی نیند مین آدمی سوتا ہے موت کے وقت ہشیار ہوگا کسی نے کیا خوب کہا ہے ✤ افسوس کہ پہلے ہی نہ ہشیار ہوئے ہم ✤ آرام لحد کے نہ طلبگار ہوئے ہم ✤ ہنگام اجل آنکھ کھلی غفلت سے جب ہوئیگا وقت آیا تو بیدار ہوئے ہم ✤ اسی موافق بہاؤ الدین آملی رح کے ابیات ہین ✤

اَلَا یَا خَائِضًا بَحْرَ الْاَمَانِیْ	هَدَاكَ اللّٰهُ مَا هٰذَا التَّوَانِیْ
اَضَعْتَ الْعُمْرَ عِصْیَانًا وَّجَهْلًا	فَمَهْلًا اَیُّهَا الْمَغْرُوْرُ مَهْلًا
مَضٰی عُمْرُ الشَّبَابِ وَاَنْتَ غَافِلٌ	وَفِیْ ثَوْبِ الْعَمٰی وَالْغَیِّ رَافِلٌ
اِلٰی كَمْ كَالْبَهَائِمِ اَنْتَ هَائِمٌ	وَفِیْ وَقْتِ الْغَنَا كَالْبَهَائِمِ اَنْتَ نَائِمٌ

وطرفک لا یذری الا طموحا ۔ ونفسک لم تزل ابدا جموحا

وقلبک لا یفیق من المعاصی ۔ فویلک یوم یؤخذ بالنواصی

بحر الاثم لا تصغی لواعظ ۔ ولو اطریت والطنب فی المواعظ

وقلبک ھائم فی کل واد ۔ وجھلک کل یوم فی ازدیاد

ملی تحصیل دنیاک الدنیۃ ۔ مجدا فی الصباح وفی العشیۃ

وجھد المرء فی الدنیا شدید ۔ ولیس ینال فیھا ما یرید

وکیف ینال فی الاخری مرامہ ۔ ولم یجھد لطلبھا قلامہ

رہی یہ بات کہ کس لئے حق تعالی قرآن شریف مین قسمین کھا کر فرماتا ہے سو اوسکی وجہ اتقان مین یون مذکور ہے کہ ارادہ قسم سے تحقیق خبر اور تاکید ہے اگر کہا جاوے کہ حق تعالی کی قسم کی کیا معنی اگر مومن کے لئے ہے تو مومن تصدیق کرتا ہے بمجرد اخبار کے بدون قسم کے اور اگر قسم کافر کیلئے ہے تو اوسکو کچھ فائدہ نہین اسکا جواب یہ ہے کہ قرآن شریف لغت عرب پر نازل ہوا اور اونکی عادت سے قسم ہے جسوقت کہ کسی امر کی تاکید کا ارادہ کرتے ہین قسم کھاتے ہین ابو القاسم قشیری نے یہ جواب فرمایا کہ حق تعالی نے ذکر کیا قسم کو واسطے کمال حجت اور تاکید اوسکی کی اسلئے کہ حکم دیا جاتا ہی درمیان دو کے یا بسبب گواہی کے یا بسبب قسم کے پس ذکر کیا حق نے اپنی کتاب مین دونو قسم تاکہ باقی نرہے اون کیلئے حجت پس فرمایا شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط اور فرمایا قل ای وربی انہ لحق اور نہین ہوتی ہے قسم مگر ساتھ اسم معظم کے اور حق تعالی نے قرآن شریف مین سات جگہ ساتھ نفس اپنے کے قسم کھائی قل ای وربی ۔ قل بلی وربی ۔ فوربک لنحشرنھم فوربک لنسئلنھم ۔ فلا وربک لا یؤمنون ۔ فلا اقسم برب المشارق ۔ فورب السماء والارض انہ لحق اور باقی قسم اپنی مخلوقات پر جیسے والتین والزیتون والصافات والشمس واللیل والضحی اگر کہا جاوے کسواسطے مخلوق کی قسم کھائی ۔

اور سین یاء سے جیسا جو کہ ہوتا ہے اور کہ بکھی حروف مین مقصد بنا تا انکم نہین مخبت تو تعالی اوسکی طلب

حالانکہ غیر اللہ کی قسم کھانے سے نہی وارد ہوئی ہے اسکا جواب کئی طور پر ہے پہلا یہہ قسم اوپر حذف
مضاف کے ہی یعنی ورب التین و رب الشمس و الیسا ہی باقی مین جان لے دوسرا یہہ عرب ان اشیا کو بزرگ
جانتے تہے اور اوسکی قسم کھاتی تہے سو نازل ہوا قرآن اوسپر جو وہ جانتے تہے غرض حق تعالی کبھی اپنی
قسم کھاتا ہے کبھی اپنی مخلوقات کی کیونکہ مخلوقات دال اوپر باری اور صانع کے ہین اسلیے کہ ذکر
مفعول کا لازم ہوتا ہے فاعل کو کیونکہ وجود مفعول کا بغیر فاعل کے محال ہے حسن رضنے فرمایا کہ حق تعالی
قسم کھاتا ہے جسکی چاہتا ہے اپنی خلق سے اور نہین لائق ہی کسیکو کہ قسم کہائے سواے اللہ کے ابو القاسم
قشیری نے فرمایا قسم کسی چیز کی نہین خارج ہوتی ہے دو وجہسے یا بسبب فضیلت اوسکی کے یا
منفعت اوسکی کے پس فضیلت مانند قول اوسکے کے وطور سینین وهذا البلد الامین
او منفعت مانند والتین والزیتون کے خدا تعالی کو اختیار ہے وہ جسکی چاہے قسم کھائی سب اوسکی
مخلوق ہے خدا کی قسم سے اوس مخلوق کو شرف حاصل ہوتا ہے اور حق تعالی قسم کہاتا ہی اوپر اصول ایمان
کے کبھی توحید کی کبھی قرآن و رسول کے حق ہونے کی اور کبھی اوپر جزاے و عد و عید کے اور کبھی قسم
کہاتا ہی انسان کی حال پر چنانچہ فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ یہ جواب قسم ہے مقرر آدمی ایک
طرح کے ٹوٹے مین ہی بسبب صرف کرنے عمر کے بیچ مطلب ناپایدار کے **ف** مدہ یہ بیہودہ نقد عزیز
عمر زدست + کہ بس زیان کنی و مرترا انداز دسود + شعر الا انما الخسران ان لیالیا + تمر
بلا نفع و تحسب من عمری + ابو بکر بن عیاش کہتے تہے عجب دنیا مسکین ہے اگر ایک درہم اوسکا
کہین گر جاتا ہی تو سارے دن انا للہ کہتا ہی حال یہ اوسکی عمر گہٹتی ہے اور دین کم ہوتا ہی اوسے
فکر رنج نہین الانسان مین الف لام واسطے جنس کے ہی یعنی سب انسان یا مراد اس سے شخص معین ہے
ابن عباس نے کہا مراد اوس سے جماعہ مشرکین مانند ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل اور اسود بن
عبد المطلب اور کہا مقاتل نے نازل ہوئی یہ آیت بیچ ابی لہب کے اور خبر مرفوع مین ہے کہ مراد انسان
سے ابو جہل ہے مروی ہی کہ کہتے تہے ان محمدا لفی خسر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نقصان مین ہین
پس قسم کہائی اللہ نے اور گویا یون فرمایا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپنے اونکو دعوت کی

ان الانسان لفی خسر

اور وہ اعراض کئے اور نہ التفات کی طرف آپ کے پس وے بڑے نقصان میں ہیں اگر تم عمل کریں انسان کو اور جنس کے ہوتی ہی معنی خسر کے ہلاک نفس اوسکی کی اور عمر اوسکی کے مگر مومن عامل نہ ہلاک ہوا مال اوسکا اور نہ عمر اوسکی کیونکہ بعوض عمر و مال کے سعادت ابدی حاصل کرلی اگر مراد انسان سے کافر لیوین تو ہوتی ہے مراد اوس سے ضلالت و کفر مگر جو ایمان لایا اُنہون سے اسوقت نجات پاتا ہے اس نقصان سے طرف فائدہ کے نفی خسر فرمایا تنکیر سے تو نکرہ واسطے تفخیم کے ہے لے نفی خسران عظیم لا یَعْلَمُ کُنْہَہٗ اِلَّا اللّٰہُ اسواسطے کہ راس المال اسکا کہ عمر ہے دم بدم کم ہوجاتی ہے اور سبب قرب الٰہی کے تحصیل کا اور رضا مندی اور ثواب اوسکا ہاتھ سے ظاہر ہوتا ہے اور اگر وہی عمر گناہون کے اور شہوتون فانی اور لایعنی کامون اور باتون کے شغل مین گذارے جو حق تعالی کی درگاہ سے دور کرنے والی اور اوسکی غضب و عذاب کو اپنی طرف کھینچنے والے ہین تو ٹوٹے پر ٹوٹا لگایا۔ معالم مین ہے والخسران ذھاب راس المال اور نقصان کیہ جانا اصل مال کا ہے انسان تو ہلاک ہونے مین اپنے نفس اور عمر کے ہے یہ دونو اوسکی بڑی بضاعت ہین اور روایت کی ابن عوف نے ابراہیم سے کہ کہا ارادہ کیا انسان کا جسوقت کہ عمر پایا دنیا مین اور بوڑھا ہوا تو نقصان مین آگیا مگر مومنین پس انکی لئے لکھتے ہین ثواب اونہون کا اور اونکے نیک عملون کا جو کرتے تھے بیچ جوانی اور صحت اپنی کے بعض علما سے ہے کہ سورہ والعصر کے معنی برف بیچنے والے سے سمجھا کہ وہ کہتا تھا ارحموا علی من راس مالہ یذاب یعنی رحم کرو اوس شخص پر جسکی بضاعت پگھل جاتی ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کو اس عالم مین بھیجا ہے اور بجائے اصل مال کے عمر اوسکو دی ہے کہ خود بخود گھٹتی ہے جیسا برف آپ سے آپ گھٹتا ہے اگر دست بدست بیچے تو فائدہ ہے ورنہ نقصان ویسا ہی آدمی دست بدست نیک عمل کرے تو فائدہ ہے ورنہ نقصان سعادت انسان کی بیچ محبت آخرت کے ہے اور اعراض دنیا سے لاکن شہوت نفسون پر ایسی غالب رہتی ہے کہ اسکی سبب اکثر لوگ دنیا کی محبت مین مشغول رہتی ہین پس ہوتے ہین ہلاک اور خسران مین اگر کہے تو سورہ والتین مین فرمایا لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ یعنی ان الا

کہ ابتدا کمال سے ہی اور انتہا طرف نقصان کے اور اسجگہ ابتدا نقصان سے ہے اور انتہی طرف کمال کے پس
کسطرح تطبیق ہے درمیان ہر دو آیتون کے کہینگے ہم سورہ والتین مین احوال بدن ہے اور اس جگہ احوال نفس
پس نہین تناقض ہے درمیان ہر دو قول کے عمر کو گناہون مین گہٹانا بڑا ہی نقصان ہے اگر عمر نیکیون مین مصروف
ہو تو سراپا نفع ہی حدیث شریف مین ہے اَفْضَلُ السَّعَادَاتِ طُوْلُ الْعُمْرِ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ یعنی نیکبختیون
مین افضل خدا کی طاعت مین زندگی کا زیادہ ہونا ہی پس اگر ایک سانس بہی دل ذکر اور فکر سے غافل ہیگا
تو خسارہ ہوگا فرمایا اللہ تعالی نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ثُمَّ
نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا اور کوئی نہین تم مین جو نہ پہونچیگا اوسپر ہوچکا
تیرے رب پر ضرور مقرر پہر بچاوینگے ہم اونکو جو ڈرتے رہے اور چہوڑدینگے گنہگارون کو اوسمین اوندہے گرے
اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک نفس کا گذر آگ پر تو یقینی ہوگا مگر اوس سے نجات ہونے کا یقین نہین وہان سے
رہائی جب ہو کہ خدا تعالی نفس کی طہارت اور صفائی اچہی طرح کردے قیامت خسارہ کا دن کہلاتا
ہے مطیع کو خسارہ کی یہ صورت ہی کہ جب اپنی طاعات کا بدلہ دیکہیگا تو کہیگا کہ مین تو اس سے زیادہ طاعات
کرسکتا تہا مجہکو بڑا خسارہ کیہ مینے اپنی عمر کے بعض اوقات مباحات مین کہو دیئے اور عاصی کا خسارہ
ظاہر ہی ہے اے صاحب ہمت جو کچہہ گذرا گذرا اس وقت خیال کر کہ اسقدر عمر تیری گذری جو جو کام اور
فعل نیک و بد اور عیش تو نے کیئے ہین دیکہہ تجہکو مانند خیالات خواب معلوم ہوتے ہین پس اب ہی جاگ
اور وہ کام کر تا کہ مرتے وقت حسرت نہ ہو اب اپنے پر ماتم کر کہ اوسوقت انگلیان حسرت کی دانتون سے
نہ کاٹے خوب غور کرنیکی بات ہی جسکو اللہ تعالی حیات و عقل اور طاقت عنایت کرے پہر وہ ان
چیزون کے سبب سے معرفت حق کی پیدا کرے اور نہ عمل صالح البتہ وہ بے نصیب ہے اور جب اسی
حالت مین مرے پس ضائع ہوا راس مال بالکلیہ پس ہوا یہ نقصان انسان سراپا نقصان مین
کمی وجہ سے از انجملہ حدیث مین ہے کہ بیشک بندہ کوئی ایسی بات بولتا ہے کہ جسکی سبب سے دوزخ
مین گرجاتا ہے اتنی دور سے بہی زیادہ جتنا مشرق اور مغرب مین فرق ہے پس کتنا نقصان
اور خرابی ہوگی اوس شخص کے جو مسائل خلافیہ کے سبب کسی مومن کی تکفیر کرے یا اوسپر لعنت کرے

یا غیبت اور بہتان کرے یا حقوق عباد مین خیانت اور دغا بازی اور غصب مال یا زمین اپنا شعار کرے تو قیامت کے دن ایسا شخص باوجود اعمال نیک کے مفلس محض بلکہ اوٹھانے والا دوسرونکے گناہون کا ہوگا اور دوزخ مین جائیگا یہ صریح نقصان ہے اب جانو کہ جو کام شریعت مین ناپسند و حرام ہین اور جو بڑے گناہ ہین اور جن کا مونہہ قرآن و حدیث مین لعنت وارد ہے ایسی کام کرنے والی بڑے نقصانمین ہین اور جو لوگ اعتقاد حقہ اہل سنت و جماعت رکھتے ہین اور اعمال صالحات بجالاتے ہین نیک باتون کا حکم کرتے ہین بری باتون سے منع کرتے ہین اور ہر حال مین صبر کرتے ہین وہ نعم پانے والی مراد کو پہونچنے والے جنت مین داخل ہونیوالی ہین قرآن شریف مین جن آیات مین صریح نقصان کا ذکر آیا ہے وہ بھی چار اصل کیطرف راجع ہے پہلی اصل کفر و شرک اور اوسمین داخل ہے جھٹلانا قیامت کا اور دوستی شیطان کی اور پیروی اوسکی سزا اوسکی عذاب دائم اور حبط عمل اور نقصان صریح ہے وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ـ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِلِقَاءِ اللَّهِ ـ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَخْسَرُ الْمُبْطِلُونَ ـ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ دوسری اصل قولہ تعالی وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ کہان ہین وہ لوگ جنہونے دین اسلام کی سوائے دینونکے راہ و رسم پر شادی و غمی مین پڑکر بڑی بڑی بری عمل پر رہے ہین اور سر آئین خسارت کی بشارت سنین یا اور بری بدعتون کو چھوڑین ورنہ کوئی عمل مقبول نہو ـ تیسری اصل اعمال صالحہ ریا کاری اور غرض فاسد سے بجالانا اور اخلاص سے خالی ہونا اور وہ تہی عمل ہو چنانچہ ارشاد ہے وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا اور اکثر اوقات لہو و لعب گناہونمین مبتلا رہنا تو ایسے آدمی کا نیکی کا پلہ البتہ ہلکا ہوگا وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ چوتھی اصل مال و اولاد کی باعث اوسکی دنیا کے اوشغل مین لگے رہنا اور یاد خدا سے اور اوسکے فرائض سے غافل رہنا جو کوئی ایسی غفلت مین رہے وہ بڑے نقصان والون سے ہونگے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ خسران سے مراد فوت ہونا

ثواب عظیم کا اے عزیز باقی سب بوا کیجیے اسی پر قیاس کر لی اور بہی انسان کے اوصاف نقصانین ہین اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ یعنی بیشک آدمی اپنے رب کے ناشکری کرنے والا ہے اس طورسے کہ نعمت کو دینے والی سے نسمجھے بلکہ اوسکو دوسرے کیطرف نسبت کرے جیسے اس زمانہ کے اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہمکو بیٹا پیر نے دیا یا ہمارا دکھہ فلانے بزرگ نے کھو دیا دوسرا یہہ فائدہ اس نعمت سے نہ اوٹھاوے یعنی شکر و عبادت نکرے بلکہ بیچ معصیت کے صرف کرے ۳ یہہ کہ اوس نعمت مین مشغول ہووے اور نعمت دینے والے کو بہول جاوے اور اوس سے غافل ہووے اسی واسطے حقتعالی نے فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ تحقیق انسان بڑا ناشکر ہے صریح اور فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ انسان البتہ ظلم کرنے والا ہے کفر کرنے والا ہے یعنی ناسپاس کہ ظلم کرتا ہے اوپر نعمت کے اور شکر سے اوسکی غافل ہے اور ساتہ حقیقت منعم کے جاہل ہے یا ظلوم ہے جو بیچ محنت کے جزع کرتا ہے اور شکایت کرتا ہے کفار ہے کہ بیچ نعمت کے بخیلی کرتا ہے اور دروازہ خیر کا نہین کھولتا ہے وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا اور ہے آدمی تنگی کرنے والا بخیل اور جمع کرنے والا **حکایت** ابو یوب سجستانی سے ایک مفلس آدمی کا جنازہ دیکھکر بالاخانہ پر چڑہ گئے کہ اوسپر نماز نہ پڑہنے چاہیئے اوس مردے کو کیسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالی نے تیرے ساتہ کیا کیا کہنے لگا کہ مجہپر رحمت کی یہ کہکر کہا کہ ابو ایوب سے کہدینا کہ لَوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ خَزَآئِنَ رَحْمَةِ رَبِّيْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ خَشْيَةَ الْاِنْفَاقِ وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا یعنی خدا کی رحمت کے خزانے اگر تمہارے ہاتہ ہوتے تو تم بخل کے سبب سے کچہ بہی نہ خرچ کرتے اور ہے آدمی تنگی کرنے والا اور فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا یعنی آدمی پیدا کیا گیا ہے بے صبر جب پہنچے اوسکو مصیبت تو گہبرا جاتا ہے اور جب پہنچے اوسکو بہلائی بخل کرنے والا ہوتا ہے اور اس نعمت کو تنہا اپنے ہی پاس رکہنے کے واسطے طرح طرح کے حیلے اور تدبیرین کرتا ہے اور یہہ دونو صفتین یعنی بے صبری اور حرص کی زیادتی اکثر بندگی اور عبادت کی خرابی کا سبب ہے اور فرمایا حق تعالی نے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ اور جب ہم نعمت بہیجین انسان پر ٹلا جاوے اور موڑے

اپنی کروٹ اور جب لگے اوسکو برائی تو دعائین کرے چوڑی یہ سب بیان ہے انسان کے نقصان کا
نہ سختی مین صبر ہے نہ نرمی وچین مین شکر اور یہی شال ہے انسان کی سرکشی اور بدذاتی کی کہ جب
پہونچاتا ہے اوسکو اللہ تعالی نعمت تو تکبر مین ڈالتی ہے اوسکو نعمت اور ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا کبھی
محتاج ورنج رسیدہ تہا ہی نہین پس بہول جاتا ہے منعم کو اور منہ پھیرتا ہے اوسکے شکر سے اور دور
ہوتا ہی اللہ کے ذکر سے اور اوسکی دعا سے اور کوئی یون کہتا ہے کہ یہ نعمت مجکو بنا بر دانش کے کہ مجھ مین
ہے ملی ہے جیسا کہ قارون نے کہا تہا قال اِنَّمَا اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ **تنبیہ** اللہ کی نعمت
پاکے ایسا کہنا اللہ کے غضب کا سبب ہے نعمت کو محض اللہ کے جانب سے جانے اور فرمایا وَیَدْعُ
الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا اور دعا مانگتا ہے آدمی ساتھ برائی کے
مانند دعا کرنے اوسکی ساتھ بہلائی کے اور ہے آدمی جلد کرنے والا یعنی گہبراتا ہے کہ میری دعا شتاب
کیون نہین قبول ہوتی اور اوسکی دعا بعض اوسکے حق مین بری ہی جب آدمی خفا ہوتا ہے تو نفس
مال واولاد پر دعاے بد کرتا ہے خصوصا عورتون مین بددعا کی بڑی بری عادت ہے اگر حق تعالی
اوسکی دعا کو قبول کرے تو ہلاک ہووے وَلٰکِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَجِیْبُ بِفَضْلِهٖ سو ہر طرح اللہ بہتر دانا ہے
اوسکی رضا پر شاکر رہے اور فرمایا وَکَانَ الْاِنْسَانُ اَکْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا اور ہے آدمی زیادہ سب چیز
سے جھگڑنے والا بیچ باطل کے اور فرمایا اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ
مُّبِیْنٌ کیا نہین دیکہا آدمی نے کہ پیدا کیا ہمنے اوسکو نطفہ سے پس ناگہان وہ جھگڑنیوالا ہے ظاہر
پس باوجود حقارت اصل اپنی کے پروردگار سے جھگڑتا ہے اور منکر ہوتا ہے اوسکی قدرت کا
اوپر زندہ کرنے مردون کے بعد بوسیدہ ہونے ہڈیون اوسکی کے اور فرمایا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی
اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکہا اپنے تئین غنی ہوا یعنی بسبب
تونگری کے سرکشی کرتا ہی حق کو نہین مانتا ہے بعض لوگون کو ہمنے دیکہا کہ جب مالدار ہوتے
ہین تو حق تعالی کی عبادت سے الگ ہوتے ہین علما کو نظر حقارت سے دیکہتے ہین اور شریعت
کے مسئلون پر چلنے اڑتے ہین جو بات اپنی عقل کے موافق ہو اوسکو قبول کرتے ہین ورنہ

در شۂ مخالفت خصوصاً سود اور وجوہ محرمہ سے مال پیدا کرنے کی اباحت مین بہت کام کرتے ہین اللہ اونسے
ہمکو بچاوے حدیث مین ہے کہ جبکہ انسان چالیس برس کے عمر سے تجاوز کرے اور اوسکی نیکیان اوسکی
گناہون پر غالب آوین تو وہ دوزخ مین جانے کیلئے تیار رہے بزرگان دین کہتے ہین جبکہ انسان چالیس برس
کی عمر کو پہونچتا ہے اور توبہ نہین کرتا ہے تو ابلیس اوسکے مُنہ کو چہیتا ہے اور کہتا ہے میرے مان باپ
فدا ہون تو کبہی بہلائی نہ پایگا علما کہتے ہین انسان پر دو چیز بہت سخت ہین الامساک عما لا یعنیہ
ومعرفۃ عیب نفسہ یعنی باز رہنا نکمی باتون سے اور پہچاننا اپنے نفس کے عیبون کو ابو حفص حداد کے
ہمسایہ مین ایک محدث درس حدیث کرتا تہا اون سے کہا گیا کس لئے مجلس حدیث مین نہین آتے
ہین فرمایا تیس سال سے کوشش کرتا ہون کہ حق ایک حدیث کا ادا کرون نہین کر سکتا ہون
وہ یہ ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ فرمایا اللہ عزوجل نے یَآ اَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا
غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ خَلَقَكَ ای آدمی کس چیز نے فریب دیا تجہکو ساتہ پروردگار بزرگوار
تیرے کے جسنے پیدا کیا تجہکو اے انسان تیرا نام تو انست سے نکالا گیا تہا کسواسطے تو نے حق کی یاد کی
النسیت نہ پکڑی اور نیکیان نہ کین تو نے اور حق کے سوا کہ سب تیرے حق مین سانپ اور بچہو تہے اونکو
جواہر خیال کرکے اون ہی مانوس ہوا اور محبت کی تو نے مَا غَرَّكَ کس چیز نے فریب دیا تجہکو نفس نے
یا شیطان نے یا خلق نے یا دنیا نے یہ چارون تو آدمی کے دشمن ہین دشمن کی بات سُنکے اپنے رب کریم
جسنے تجہکو طرح طرح سے پرورش اور تربیت فرمائی کیونکر فریب کہایا وہ رب کریم جو تجہسی کرم کا
معاملہ کیا تو نے اوس کی عوض مین گناہ اور مخالفت کا داغ اپنے پر لگایا اور اپنی فضیلت جو
سب مخلوقات پر تجہکو ملی تہی برباد کی اور شرافت وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ کہو کے ذلت اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ
بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا حاصل کی بلکہ قابل قتل مستحق غضب الٰہی ہوا قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ اب مومنونکو
چاہئے کہ جو کچہ کہ صفت مذمومۂ انسان اور سبب نقصان قرآن مین مذکور ہین اون سے بچین اور اپنی عمر
لایعنی کامون اور معصیت مین صرف نکرین بلکہ طلب حلال اور عبادت ذوالجلال مین مشغول رہین
اور اللہ کے ذکر سے غافل نرہین اور سب کے حکم پر حکم خدا و رسول مقدم رکہین اور ہمیشہ دعا و تضرع

تابمقدور سخاوت کرین اور صدقہ دیوے اور مانع الخیر نہو وین ہر حال مین صبر و شکر بجالاوین نعمت پر مغرور اور مصیبت پر بے صبر نہو وین اور کسی پر ظلم نہ کرین نہ ہاتھ سے نہ زبان سے الحاصل بے توفیق ضائع کرنے والی ہین عمر کو بیچ زیان کاری کے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر جو لوگ ایمان لائے اور کلمہ طیبہ پڑھے اور اوسکو محرمات سے بچاوے اور عمل صالح سے اوسکو سنوارے اور اپنی عمر سے فائدہ کمائی اسواسطے کہ ایمان بہی ایک طرح کی معرفت ہے اور وہ سعادت ابدی کا فائدہ دینے والا اور قرب الٰہی اور ملائکہ کے ملنے کا سبب ہے سو ایسے ایماندار نقصان والے نہین ہین حقیقت ایمان کی تصدیق کا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے دل سے اور اقرار زبان سے اور بجالانا احکام شریعت کا ساتہ اخلاص کے ہے تسہیل القاری مین ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا نہین قبول ہوتا ایمان بغیر عمل کے اور عمل بغیر ایمان کے سیوطی نے جامع صغیر مین کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اللہ جلشانہ کو سب عیبون سے پاک جانے یعنی کبہی اوسکو موت اور زوال نہین کہاتا نہین پیتا نہین سوتا نہین تہکتا نہین کسی سے ڈرتا نہین کسیکا محتاج نہین کوئی اوسکا مددگار نہین اور سب خوبیون سے موصوف جانے یعنی وہ ہمیشہ زندہ ہے سب چیز جانتا ہے ہر چیز کر سکتا ہے جہان کا تہامنے والا ہے جو چاہا سو کیا جو چاہے سو کرے اور اعتقاد کرنا اسکا کہ جو سوای اللہ کے اور صفات اوسکے کے ہے حادث ہے یعنی نو پیدا ہے قدیم نہین ہے اور استوا علی العرش مین سلف صالحین کے موافق اعتقاد رکہے کہ اللہ عرش پر مستوی ہے بلا کیف جیسا جو کہ لائق اوسکی شان عظیم کے ہے ہمراہ منزہ ہونے کے اوس چیز سے جو اوسپر جائز نہین سراج العلماء مولوی سلمی نے سفینۃ النجات مین کہا ہے لاکن طریقہ سلف اسلم ہے اور مذہب تاویل کو کہ طریقہ خلف ہے نظر با فہام عوام احوط کہا ہے اور ایمان لانا فرشتون پر کہ بندے اللہ کے ہین فرمانبردار رات دن عبادت کرتے ہین تہکتے نہین اور کتابون پر کہ کلام قدیم اوسکی ہین بہیجی رسولون اپنی پر اور ان مین سے قرآن شریف افضل ہے سب سے اور رسولون پر کہ بہیجا انکو اللہ تعالی نے واسطے خلق کے خوشی سنانے والے ہین بات کہ جسنے اطاعت کی خدا و رسول کی اوسکو بہت ثواب ملیگا اور بہشت مین آرام سے رہیگا اور ڈر سنانے والے کہ جسنے خدا و رسول کی نافرمانی کری اور اون کے حکمونکو جہٹلایا ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور ...

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پاک تھی گناہوں سے اور سب سے افضل ہمارے سردار محمد رسول اللہ خاتم النبیین شفیع المذنبین ہین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایمان لانا کہ جو کچھ اللہ و رسول نے خبر دی ہے احوال آخرت سی حق ہے اور ایمان لانا تقدیر پر کہ جو نیکی و بدی ہوتی ہی سب روز ازل سے لکھدی ہی اوسیکے ارادی سے ہوتی ہے نیکی سے رضی ہی بدی سے ناراض اور بندے کو بھی کرنے نکرنے مین فی الجملہ اختیار دیا ہی اُسی پر ثواب دیگا از راہ فضل کے تقدیر ایک بہید ہے بہیدوں سے اللہ کے نہین مطلع کیا اوسپر کسی کو اور نہین جائز ہے بحث کرنا اوسمین لطریق عقل کے عذاب قبر کا ثابت ہی کتاب و سنت سے بدون کو عذاب ہے اور نیکون کو راحت بعضی عالمون نے کہا ہی کہ مسلمان کے گناہ کا عذاب دس چیز سے دُور ہوتا ہی ۱- توبہ کرے ۲- یہ کہ خدا سی مغفرت طلب کرے ۳- یہ کہ عمل صالح سے اوسکا گناہ دور ہوتا ہے ۴- وہ کہ دنیا مین اسکو مصیبت پہونچے ۵ وہ کہ قبر مین ضغطہ ہووی ۶ وہ کہ اور مسلمان اوسکو لئے مغفرت کی دُعا کرین ۷ وہ کہ مسلمان اعمال صالحہ کا ثواب بخشین ۸ وہ کہ قیامت کے دن کی سختی اوٹھاوے ۹ وہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت وکرین ۱۰ وہ کہ ارحم الراحمین کی رحمت اوسکی شامل حال ہووے اور حساب و کتاب قیامت کے دن ہونا برحق ہے اوسدن اہل ایمان عزت پائینگی اور حساب واجبی ہوگا اور اللہ ہی کا حکم ہوگا کوئی دم نہ مار سکے گا اور ملت حنیفیہ کے سوا کسی ملت کی بات پسند نہو گی اور طاعت و عبادت کے سوا کوئی چیز نفع نکرے گی اور اعمال کی جزا پوری ملیگی فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ اوسدن سارے شبہ اوٹھ جائینگی مظلوم اپنی داد پائین گے کسیکو کیسیکی پروا نہوگی اوسدن سلطنت کا مالک خدا ہی اور شفاعت کی راہ پر مالک محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کا نامۂ اعمال اوڑکر اوسکے ہاتہ مین آئیگا مومن کو داہنے ہاتہ مین آگے سے دیوین گے اور بائین ہاتہ مین بُرون کو اور اعمال لوگون کے تُلین گے ترازو مین ہر ایک پلڑی مین اسقدر گنجائش ہوگی کہ ایک پلہ مین زمین و آسمان اور جو کچھ کہ اون کے بیچ مین ہے سما جاویگا اور پلہ نیکیوں کا سیدہی طرف عرش کے جنت کی مقابل ہوگا اور پلہ بدیون کا اولٹی طرف عرش کے دوزخ کے مقابل ہوگا میزان مین بہت بہاری چیز صدقہ اور تسبیح و تحمید مومن کی اور علم جس سے لوگونکو نفع ہوا اور کلمہ طیبہ

غرض او سمین اعمال تولے جاینگی تا معلوم ہو کہ کسکا عمل ثقیل ہے اور کسکا خفیف بالجملہ جس مومن کے اعمال
بھاری نکلین فَھُوَ فِی عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ اور جسکی اعمال ہلکے ٹہیرے فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ پل صراط دوزخ کی پیٹھ
پر ہوگا وہ بال سے باریک تلوار سے تیز اوسمین کلابیب اور خطاطیف معلق ہین مومن پار ہوجاینگے
مومن کے ایمان کے نور سے آتش دوزخ سرد ہوجائیگی اور عرض کرے گی کہ اے مومن جلد پار ہوجا
یہ مرتبہ مومن کو اوسوقت حاصل ہوگا جو خدا تعالی کے حرام کامون سے ایسا پرہیز کرے اور ڈرے
جیسا آتش سے ڈرتا ہی تو مومن کی ایسی صفت چاہیئے **نظم** مصطفی فرمود از گفت جحیم +
کوز مومن لابہ گر گردد زبیم + گویدش بگذر زمن اے شاہ زود + ہین کہ نورت سوز نارم را ربود +
پہلے صراط پر ہماری حضرت اپنی امت کے ساتہ گذرینگی پہر اور انبیا اپنی اپنی امت کے ساتہ
پہر جو کوئی رہ جائیگا حضرت اپنی شفاعت سے نجات پائیگا مومن حوض کوثر پر آئینگے پانی اوسکا
دودہ سے زیادہ سفید ہی شہد سے بڑہکر شیرین مشک کی طرح خوشبو اوسکے آبخورے جیسے
آسمان کے ستارے جو ایکبار اوسکا پانی پیئے کبہی پیاسا نہوی ہماری حضرت تین مرتبہ شفاعت
کرینگی ایک محشر مین حساب کے قبل جبکہ آفتاب ایک میل پر آئیگا اور لوگ عرق مین غرق
ہونے لگین دوسرے صراط پر جب کچھ لوگ کلابیب اور خطاطیف مین پہنس رہین گے پس آپ اپنی
شفاعت سے اونکو پار کرین گے تیسرے جب امت کی عاصی دوزخ مین ہونگی ہمارے حضرت بطفیل
آپ ہی بخشا دینگے اور اپنی امت کے صلحا شہدا علما حفاظ سے بہی بخشائین گے اس سے زیادہ تفصیل
دیکہنے احسن المواعظ کی جلد سوم مین لکہی ہی منقول ہے کہ سہل تستری نکلے مسجد سے اور دیکہا انہون نے
بہت سی لوگون کو اندر مسجد کے اور باہر اوسکے پس کہا کہ اہل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ بہت ہین اور
مخلص اون مین تہوڑے ہین جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ کہا امام محمد رح نے جسنے انکار کیا کسی چیز کا احکام شریعت سے
تحقیق باطل ہوا کہنا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پس تحقیق باطل کیا کہنا لا الہ الا اللہ کا **نظم** [illegible]
[illegible]

روایت ہے کہ لا الہ الا اللہ کہتا ہمیشہ بندون کیطرف سے خدا تعالی کے غصے کو ٹالتا رہتا ہے
جبتک کہ بندے دنیا کے معاملہ کو دین کے معاملہ پر ترجیح نہ دین اور اگر ایسا کرین گے اور پھر لا الہ الا اللہ
کہینگے تو اللہ تعالی فرماویگا کہ تم جھوٹے ہو اس کلمہ کے کہنے مین سچے نہین ہو سچے ایمان دار وہ ہین
جو اللہ سے ڈرتے ہین فرمایا اللہ تعالی نے یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین
اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو ساتھ سچون کے یہ نشانی ہے کہ وہ دوستی نہین کرتی ہین
اوس شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ کا اور رسول اوسکے کا اگرچہ ہون باپ اون کے یا بیٹے اونکے
یا بھائی اون کے یا کنبا اونکا اولئک کتب فی قلوبہم الایمان یہ لوگ لکھدیا ہے اللہ نے
بیچ دلون انکے ایمان فرمایا اللہ تعالی نے وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون
اور نہین ایمان لاتے اکثر اونکے ساتھ اللہ کے مگر اور شریک لانے والے ہین یعنی منہ سے سب کہتے ہین
کہ خالق مالک سب کا وہی ہے پھر اورون کو پکڑتے ہین نفع نقصان دوسرونسے جانتے ہین
خدای تعالی کے ذات و صفات و قدرت مین دوسرون کو ملادیتے ہین یہ لوگ مشرک ہین موسی
علیہ السلام نے مناجات کی کہ الہی تیرے لوگ کون ہین فرمایا وے دوستی رکھنے والے ہین میرے لئے
آباد کرتے ہین میری مسجدون کو اور بخشش مانگتے ہین پچھلی رات اور وے لوگ جیوقت کہ ذکر
کیا جاؤ نہین اونکی نزدیک پاکی اور خوبی بیان کرتے ہین میری اور وے لوگ جیوقت کہ کوئی
حلال جانے میرے حرام کو تو اوس سے غصہ کرتے ہین اور ٹھہرے رہتے ہین اوپر راستی میری
شریعت کے فتح العزیز مین سہل تستری رح سے منقول ہے من صحح ایمانہ واخلص توحیدہ لا
یعنی جسکا ایمان صحیح اور توحید اوسکی خالص ہووے پس وہ دوستی نکرے بدعتی کی اور نہ مل بیٹھے
اوسکے ساتھ اور نہ کھاوے اور نہ پیوے بلکہ ظاہر کردے اپنی عداوت اور جو سستی کرے حق
بات کی بیان کرنے مین بدعتی کے ساتھ چھین لیتا ہے اللہ تعالی حلاوت ایمان کو اور جو
دوست رکھے بدعتی کو چھین لیا جاتا ہے نور ایمان اوسکے دل سے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام
نے فرمایا من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان جسنے محبت کی

واسطے اللہ کے اور بغض رکہے واسطے اللہ کے اور دیوے واسطے اللہ کے اور نہ دے واسطے اللہ کے یعنی جو کام
کرے اوسیکی رضامندی کیلئے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان جب تین صحابیون نے جنگ تبوک سے
اعراض کیا حضرت نے اون سے پچاس روز تک بات نہین کی اور لوگون سے فرمایا کہ اونکو چہوڑ دو
یہانتک کہ اللہ تعالی نے اونکی توبہ قبول کی ابن عمر نے فرمایا اگر ہمیشہ روزے رکہون اور نہ افطار
کرون اور ہمیشہ شب بیداری کرون اور نہ سوؤن اور خرچ کرون اپنا مال راہ خدا مین مرون مین
جسدن کہ موت آوے اس حالت مین کہ نہو میرے دل مین دوستی اہل طاعت کی اور عداوت
اہل معصیت کی تو مجہکو کچہہ چیز نفع نہ دیوے سب سے عمدہ کارآمد چیز اور ایمان کو کامل کرنیوالی
دوستی اہل طاعت و بغض اہل معصیت ہی حدیث لَا تُصَاحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا يَاْكُلْ
طَعَامَكَ اِلَّا تَقِيٌّ پاس مت بیٹھہ سوا مومن کے اور کہانا مت دے سوا پرہیزگار کے
يُحْشَرُ الْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ آدمی دوست کے دین پر اوٹہیگا آپ خیال کرے کسکو دوست
بنا رکہا ہی مراد یہ کہ جسکا دوست صالح ہوگا وہ بہی صالح ہوگا بے شک ہر ایک دوست
ناپرہیزگار یہ کہیگا اے خرابی میری کہین نہ پکڑی ہوتی مینے فلانے کی دوستی يَا وَيْلَتٰى
لَيْتَنِيْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا کسی طرح مجہہ مین اور اوسمین فرق ہو مغرب اور مشرق کا
يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ ۵ اے فغان از یار ناجنس اے فغان ہمنشین
نیک جوئید اے مہان + ناریان مر ناریان را جاذب اند + نوریان مر نوریان را طالب اند
ار بدر جائے سستاند از سلیم + یار بد آرد سوے نار جحیم + حدیث مین ہی کہ تین خصلتین ہین
جس کسی شخص مین ہونگی وہ ایمان کا مزا پاویگا ایک وہ شخص جسکو اللہ و رسول دوست
ہین ماسوا اونکے دوسرا وہ شخص جسنے دوست رکہا کسی بندے کو نہین دوست رکہا
یہ شخص اوسکا مگر واسطے اللہ کے تیسرا وہ شخص جو مکروہ جانتا ہی عود کرنے کو کفر مین بعد
نکلنے کے جہان بچایا اسکو اللہ نے کفر سے جسطرح کہ آگ مین گرنے کو مکروہ رکہتا ہی حضرت
علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن نہین ہوتا ہی کوئی شخص تم مین یہانتک کہ دوست رکہون مین

شرط ایمان سے ہی کہ آنحضرت علیہ السلام کی محبت سب سے زیادہ ہووے

اوسکے باپ اور بیٹے اور سارے لوگون سے محی العلوم والسنة نواب سید صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ
نے زیادۃ الایمان مین فرمایا ہی کہ ایمان مین ایک شرط یہہ ہی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے
زیادہ عزیز و محبوب ہون ورنہ ایمان صحیح نہین ہے دوستی کی یہ معنی نہین کہ منہہ سے کہے کہ مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ چاہتا ہون بلکہ دوستی اوسکا نام ہے کہ کسی کے قول و فعل کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل پر اختیار نکرے انتہی ملخصاً اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِی لِی حُبًّا نَاسٌ یَکُونُونَ بَعْدِی یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِی بِاَهْلِهٖ
وَمَالِهٖ یعنی بیشک میری امت مین سے بہت زیادہ محبت والی وہ لوگ ہین جو میرے بعد ہونگے
اون مین سے بعض ایسے کہ دوست رکہین گے کہ مجھکو دیکہین اہل و مال اپنا قربان کرکے یعنی
آپ کی امت مین بعض ایسے مشتاق فدای جمال بے مثال نبوی ہون گے کہ آپ کی زیارت
کی تمنا مین اہل و عیال و رجان و مال فدا کرنے کو طیار ہون گے جان اے عزیز کہ محبت
رسول خدا کی ایسی چیز ہی کہ قطع نظر انسان کے نباتات و جمادات پر بہی اس محبت کا
اثر اور فیض اسکا ظاہر ہوتا ہے جیسا رونا ستون حنانہ کا آپ کی مفارقت سے چنانچہ
یہہ حدیث ترمذی و دارمی مین سے ہے مولانا روم فرماتے ہین **نظم** اُستنِ حنانہ از ہجر رسول
نالہ میکرد ے چو ارباب عقول + گفت پیغمبر چہ خواہی اے ستون + گفت جانم در فراقت
گشت خون + مسندت من بودم از من تاختی + بر سر منبر تو مسند ساختی + گفت خواہی
کہ ترا نخلے کنند + شرقی و غربی ز تو میوہ چیند + یا در ان عالم حقت سروے کند +
تا تر و تازہ بمانی تا ابد + گفت آن خواہم کہ دائم شد بقاش + بشنو اے غافل کم از چوبے مباش
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت خرما کو مسلم کے ساتہ تشبیہ دی ہی جیسا پتا اوسکا نہین جہڑتا
ہے ایسا ہی مومن کا حال متغیر نہین ہوتا ہی بسبب اختلاف کرنے اہوا اہل باطل کے اور ہر حال
مین صبر و شکر کرنے کے سبب کسی طور کا نقصان نہین پہونچتا ہے اور مومن کی مثال
ایسی ہی جس وقت کہ ادب دیا جاتا ہی تو مودب اور مہذب ہوتا ہے اور مومن کی مثال شہد کی

تکھی کی ہی کہ پاک کھاتی ہے اور پاک اوگلتی ہے اسیطرح مومن حلال کھاتا ہی اور اعمال صالحہ بجالاتا ہے
ایمان مانند کشتی نوح کے ہی مَنْ رَکِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ جو سوار ہوا نجات پائے
اور جسنے خلاف کیا ہلاک ہوا ایمان مانند تابوت سکینہ کے ہے جس کے ساتھ ہی فتح پاوے ایمان
مانند خاتم سلیمان کے ہی اوسکی ساتھ عزت ہی اوسکے گم ہونے مین ذلت ہے ایمان مانند عصائے
موسیٰ علیہ السلام کے ہی کہ جادوگرون کے عصا کو نگل گیا ایسا ہی ایمان نابود کرتا ہے شبہات
وتخیلات کو اور ہمراہ صحت ایمان کے گناہ ان بخشے جاتے ہین ایمان مانند پاک پانی
کے ہی پاک کرتا ہے ماقبل اور مابعد کو اوسکے اور نہین نجس ہوتا ہے یہانتک کہ متغیر ہووے
ایمان مانند حرم کے ہی وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا جو داخل ہوا امن پایا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ میرا قلعہ ہے جو داخل ہوا اوسمین امن پایا میرے عذاب سے ابوحفص نیشاپوری
ایک یہودی کو دیکھکر بیہوش ہوگئے جب ہوش آیا اون سے پوچھا تو آپ نے کہا
کہ مینے یہودی پر لباس عدل کا دیکھا اور میرے پر لباس فضل کا فَخَشِيتُ أَنْ يُبَدِّلَ اللّٰهُ
لِبَاسِي بِلِبَاسِهِ پس ڈرا مین یہہ کہ بدل دیوے اللہ میرا لباس اوسکے لباس سے فسبحان
مَنْ حَبَّبَ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ ؛ جان اے عزیز کہ اسلام سے بڑھکر کوئی نعمت نہین ہے
اگر کوئی دنیا کی پیدائش سے پہلی پیدا ہوتا اور شکر اسلام کا اوسوقت سے ابد تک کیا کرتا
تو بہی اسکا شکر ادا ہو سکتا پس ہرگز اسلام کی نعمت پر شکر کرنے سی غافل نہونا
چاہیئے ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے یہ سوال کیا تہا کہ تو مجکو اور میری اولاد کو مسلمان
بنائے رکھ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ پہر اپنی اولاد کو
یہ نصیحت کی تہی کہ خبردار تم مسلمان ہی رہکر مرنا اللہ نے اس دین کو تمہارے لئے پسند کرلیا ہے
يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ یوسف صدیق نے
دعا کی تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ اللہ نے اسلام کا نام دین رکھا ہی إِنَّ الدِّينَ
عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ کون عطا اس سی افضل ہے کہ اسلام کو ہمارے لئے پسند فرمایا ہے

وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اور کون نعمت اس اسلام سے بڑھ سکتی ہے حالانکہ خدا نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ وہ یون کہے انا اول المسلمین اسلام ہی کے سبب شرح صدر اور نور حاصل ہوتا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ حضرت نے یہ آیت پڑھکر فرمایا جب داخل ہوتا ہے ایمان دلمین تو کھلجاتا ہے اوسکے لئے دل اور کشادہ ہوجاتا ہے ابو جعفر نے کہا اے رسول خدا اوسکے لئے کوئی علامت ہے فرمایا ہان الانابۃ الی دار الخلود والتجافی عن دار الغرور والاستعداد للموت قبل الموت یعنی رجوع کرنا طرف دار خلود کے کنارہ کش ہونا دار غرور سے تیار ہونا واسطے موت کے قبل ملاقات کے جو دل قبول حق سے بعید ہے اوسمین ایمان نہین جاسکتا یہ وہی دل ہے جسکے گمراہ کرنے کا اللہ نے ارادہ کیا ہے مسلمانی کی معنی مطیع و فرمانبرداری عجب ہے مسلمانون سے کہ نام مسلمانون کا کہین اور کام نافرمانون کے کرین مثال ایسے شخص کی پوست بے مغز کما ہے جس مسلمان مین خدا و رسول کی فرمانبرداری نہین وہ نام کی مسلمانی کچھ کام نہین آتی ایک شخص نے وہب بن منبہ سے کہا کیا لا الہ الا اللہ مفتاح جنت نہین ہے کہا ہان لاکن کوئی ایسی کنجی نہین ہے جسکے دانت نہون سو تو اگر ایسی کنجی لائے گا جس کے دانت ہون گے تو تیرے لئے دروازہ جنت کھلے گا نہین تو نہیں کھلیگا حدیث مین ہے اسلام کی بنیاد پانچ بناے اسلام پر ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ اسلام نام ہے عمل جوارح کا اسکا مفہوم یہہ ہوا کہ تارک عمداً ان اعمال کا بلا عذر مسلمان نہین ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن نہین ہوتا ہے کوئی شخص تم مین یہان تک کہ دوست رکھے واسطے اپنے بھائی کے وہ امر جو دوست رکھتا ہے واسطے اپنی جان کے اور فرمایا مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ و زبان سے مسلمان لوگ سلامت رہین مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنے خون و مال پر امن مین ہون ایک آدمی نے پوچھا اسلام کیا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کھانا کھلانا اور سلام کرنا ہر آشنا و بیگانہ پر اور نماز پڑھنا رات کی جس وقت کہ لوگ سوتے ہون حدیث ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا و بالاسلام

ضمن اعمال
مسلم حدیث

دینا یعنی مزا چکھا ایمان کا اوس شخص نے جو راضی ہوا اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور حضرت علیہ السلام کے نبی ہونے پر جو شخص دین اسلام کے سوا اور دین کی چال چلا تو وہ اسلام کی رضامندی کے دعوے میں سچا نہین ہے حدیث مین ہے کہ وقت زنا و شراب خواری کے اور چوری کے ایمان الگ ہو جاتا ہے مجاہد رضہ نے کہا ہے کہ حق تعالی دوزخیون کو خارش مین مبتلا کریگا اسقدر کھجائینگے کہ استخوان نکل آئینگے پھر پکارنے والا پکاریگا کہ محنت اور اذیت کیسی ہے وہ کہینگے کہ نہایت سخت ہے جواب آئیگا کہ یہ اذیت اسی سبب سے ہے کہ تم دنیا مین مسلمانون کو ستاتے تھے اس زمانے مین جو مسلمان موافق شرع شریف کے حرام کامون سے بچے اور سنتون کی پیروی کرے تو اکثر لوگ اوس سے بیزار رہتے ہین اگر شرک و بدعت اور بڑے بڑے گناہون مین پھنسا رہے تو اوس سے سب لوگ راضی رہتے ہین اس بات مین کوئی غور نہین کرتا عبید بن عمیر یہ کہتے تھے صدق ایمان سے ایک پورا وضو کرنا ہے مکارہ مین رات کو دوسرے یہ کہ خوب صورت عورت سے خلوت ہو اوسکی طرف التفات نکرے اللہ جل شانہ مومنون کی تعریف مین فرماتا ہے ایمان والے وہی ہین کہ جب نام آوے اللہ کا ڈر جائین دل اون کے اور جب پڑھین اوسکی آیتین زیادہ ہووے اون کو ایمان اور اپنے رب پر بھروسا رکھتے ہین جو کھڑی رکھتے ہین نماز اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین وہی ہین سچے ایمان والے اون کو درجے ہین اپنے رب کے پاس اور معافی اور روزی آبرو کی سو جو کوئی سچا مسلمان ہے وہ اللہ سے ڈر کر اوامر الٰہی بجا لاتا ہے نواہی کا تارک ہوتا ہے تو اوسکی جگہ جنت ہوتی ہے واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی سفیان ثوری نے کہا مین نے سدی کو سنا اس آیت مین کہتے تھے وہ شخص ہے کہ کوئی ظلم کرنا چاہتا تھا یا ارادہ کسی گناہ کا رکھتا تھا کسی نے اوسکو کہا کہ اللہ سے ڈر اوسکا دل ڈر گیا سچے ایمان والون کی شان ایسی ہی ہوتی ہے پر بے ایمانون کے حق مین یہ ارشاد ہے وَمَا تُغْنِی الْاٰیٰتُ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ اور نہین کفایت کرتی ہین نشانیان اور ڈرانے والے اوس قوم کے کہ نہین ایمان لاتے اور مومنون کے اوصاف حمیدہ قرآن مجید مین اسطرح ارشاد

سوا اسکے نہین کہ ایمان لاتے ہین ساتھہ نشانیون ہماری کے وہ لوگ کہ جب یاد دلائے جاتے ہین اونکو گر پڑتے ہین سجدے مین اور پاکی بیان کرتے ہین ساتھہ تعریف پروردگار اپنے کے اور وہ نہین تکبر کرتے ہین دور ہوتے ہین کروٹین اون کی بچھونون سے پکارتے ہین پروردگار اپنے کو ڈر سے اور طمع سے اور اوس چیز سے کہ دیا ہے ہم نے اونکو خرچ کرتے ہین اور وہ لوگ کہ بچتے ہین بڑے گناہون سے اور بیحیائیون سے اور جسوقت کہ غصے ہوتے ہین وہ بخشدیتے ہین۔ وے تھوڑی رات سوتے ہین اور صبح کے وقت استغفار کرتے ہین اور بیچ مال اونکی کے حق ہے واسطے سوال کرنے والون کے اور محروم کے وعظ و نصیحت سے فائدہ اوٹھاتے ہین فلاح پائی ایمان والون نے وہ جو بیچ نماز اپنی کے زاری کرنے والے ہین اور جو بیفائدہ بات سے مونھہ پھیرنے والے ہین اور وہ جو واسطے زکوۃ کے ادا کرنے والے ہین اور وہ جو واسطے شرمگاہ اپنی کے محافظت کرنے والے ہین اور وہ جو امانتون اپنی کو اور عہد اپنے کو رعایت کرنیوالے ہین اور وہ جو اوپر نمازون اپنی کے محافظت کرنے والے ہین یہ لوگ وہی ہین جو ورثہ لیوینگے بہشت کا وہ بیچ اُسکے ہمیشہ رہنے والے ہین يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ پورا کرتے ہین منت کو اسکی اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ ہے برائی اوسکی پھیل جانے والی اور کھلاتے ہین کھانا اوپر محبت اوسکی کے فقیرون کو اور یتیمون کو اور قیدیون کو پڑھتے ہین آیتین خدا کی اوقات رات کی مین اور وہ سجدہ کرتے ہین خرچ کرتے ہین بیچ خوشی اور سختی کے اور بند کرنے والے غصے کے اور معاف کرنے والے لوگون سے اور وہ لوگ جب کرین بیحیائی یا ظلم کرین جانون اپنی کو پس بخشش مانگین واسطے گناہون اپنے کے وہ لوگ جو یاد کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور اوپر کروٹون اپنی کے اور فکر کرتے ہین بیچ پیدایش آسمان و زمین کے اور جب سنتے ہین قرآن شریف کو بہتے ہین آنسو اونکی آنکھون سے نہین غافل کرتی اونکو سوداگری اور نہ بیچنا یاد خدا کی سے مومنونکو چاہیے کہ ان صفتون مین غور کرین اور ان صفات کو اپنے مین پاوین تاکہ مومن کامل ہووین اور خوشنودی حقتعالی کی حاصل ہو اور امام شعرانی علامت ایمان کامل کی یہ لکھتے ہین بہت حیا والا ایذا نہ دینے والا کثیر الخیر مفسد نہو سچی بات کا کثیر العبادۃ راہ حق سے نہ ڈگنے والا قلیل الفضول یعنی زائد حاجت سے کلام اور کام نکرنا بہت نہوتے وار

علامات ایمان کامل

نو صفتین مومنین کی جنکے ثواب مین جنت ہے کاملون کو وعدہ جنت اور رضوان

بہت سلوک کرنے والا اور ملاپ رکھنے والا وقار رکھنے والا بڑا صبر اور توکل کرنے والا بہت راضی ہو
سے جب تنگ رزق ہو بڑا شکر گذار بردبار رفاقت کرنے والا بھائی مسلمانون سے بہت عفو کرنیوالا
شفقت کرنے والا بہت لعنت نکرنے والا محبت رکھنے والا اللہ تبارک و تعالی نے نو صفتین مومنین
صالحین کی فرمائی ہین ابن عباس نے کہا مَنْ مَاتَ عَلٰی هٰذِا التسع فهو فی سبیل اللہ و مَن
مَاتَ وَفِيهِ لِتسع فهو شهيد یعنے جو مرا اوپر اس نو اعمال صالحہ کے پس وہ بیچ راہ خدا کے ہے اور
جو مرا اور اوسمین یہ خصائل حمیدہ ہون تو پس وہ شہید ہے التائبون توبہ کرنے والے شرک سے اور الگ
رہنے والے نفاق سے اور گناہون سے یا رجوع ہونے والے طرف حق تعالی کے العابدون
بندگی کرنے والے اللہ کی ساتھ اخلاص کے یا قائم ساتھ شرائط خدمت کے الحامدون شکر کرنے
والے اوپر جو پہونچتی ہے اون پر نعمت و مصیبت سے حدیث مین ہے کہ سب سے پہلے طرف جنت کے وہ لوگ
بلائے جاوینگے جو شکر کرتے ہین اللہ کا خوشی و غمی مین السائحون روزہ دار یا مہاجر یا دل
نہ لگانا دنیا کے مزون مین یا سیر کرنے والے طلب علم مین یا نمازی یا مجاہد فی سبیل اللہ الراکعون
رکوع کرنے والے نماز مین یا خشوع لانے والے درگاہ بے نیاز مین الساجدون سجدہ کرنیوالے
بیچ خلوات کے یا طالبان قرب رفیع الدرجات الآمرون بالمعروف حکم کرنیوالے نیک باتون کے
جیسے ایمان و طاعت و سنت حضرت رسالت والناهون عن المنکر اور منع کرنیوالے بری باتون
سے شرک سے بدعت سے معصیت سے والحافظون لحدود اللہ تھامنے والے حدین باندھی اللہ کے یعنے
نگاہ رکھنے والے احکام خدا کو خلف بن ایوب سے ہے کہ اونھون نے ایک رات اپنی عورت سے کہا
کہ اسوقت دو سال پورے ہوئے پس کہا گیا اگر ارشاد ہو تو رات رات دودھ پلاؤن فرمایا فاین
والحافظون لحدود اللہ یعنی کہان ہے وہ ارشاد اللہ کا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ خوشخبری سنا
ایمان والون کو یعنی ان سب کے لئے وعدہ جنت ہے چنانچہ فرمایا وعدہ دیا اللہ نے ایمان والے مردون
اور عورتونکو باغ بہتے ہین نیچے اونکی نہرین رہا کرین اون مین اور مکان ستھرے رہنے کے باغون مین اور
رضامندی اللہ کی سب سے بڑی ہے یہی بڑی مراد ملنی حدیث مین ہے مومن کے لیے جنت مین ایک خیمہ ہوگا

ایک خالی موتی کا جنت والے دیکھین گے جنت مین غرفون کو جس طرح دیکھتے ہو تم چمکتے تارے کو آسمان
مین علیؑ کہتے ہین جنت مین جھروکے ہین جنکا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے ایک
اعرابی نے پوچھا اے رسول خدا یہ کسکے لئے ہے فرمایا اوسکے لئے جو اچھی بات کہے کھانا کھلائے ہمیشہ
روزہ رکھے رات کو نماز پڑھے اور لوگ سوتے ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنت والے جنت
مین جا چکین گے انشاء اللہ عز و جل کہیگا تم کچھہ چاہتے ہو کہ مین تم کو زیادہ دون وہ کہین گے اے رب
کیا بہتر ہے اس سے جو تونے ہم کو دیا ہے فرمائیگا میری خوشنودی بڑی ہے یعنے پھر خفا نہونگا تم پر کبھی
بعد اسکے کیونکہ دوران ہر خیر و سعادت کا اسی رضاء الٰہی پر ہے یہ دلیل ہے اسبات پر کہ کوئی شے کیسی ہی
عظیم جلیل کیون نہو مماثل رضوان الٰہی نہین ہوسکتی ہے اسلئے اہل معرفت اپنی عبادت و ریاضت کا
ثمرہ رضا و مطالعہ جمال باکمال خداوند تعالی بناتے ہین ولہذا اللہ نے خاص اس رضوان کو فوز عظیم
فرمایا ہے غرض جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کئے اچھے یعنی فرائض اور سنن اور نوافل
بجالائے سو وہ نقصان والے نہین ہین بلکہ بیچ فائدے کے ہین اسلئے کہ اونھون نے بیچ ڈالے خسیس دنیا
دنیا کو بدلے مین نفیس آخرت کے اور بدل لی باقیات صالحات کو عوض مین ثمرات و فوات کے پس فائز
ہوئے ساتھہ حیوۃ ابدیہ اور سعادت سرمدیہ کے جسکو ایمان اور اعمال صالحہ حاصل نہو تو دنیا و آخرت مین
نقصان اوٹھاوے گا عمل صالح کی قید سے یہ معلوم ہوا کہ جنت جب ملتی ہے کہ ایمان کے ہمراہ کام بھی اچھے
ہون یہ بات نہین کہ نرا ایمان جنت دلاوے الا ماشاء اللہ قرآن شریف مین ستر جگہ سے زیادہ ایمان کیساتھ
ذکر عمل صالح کا آیا ہے بدون عمل کے ایمان ناقص رہتا ہے گناہون سے بچنا اور ہر حال مین صبر کرنا
اور حلال کھانا عمل صالح کے کرنے پر مقدم ہے عمل صالح وہ عمل خالص ہے جو واسطے حق تعالی کے
ہو قولہ تعالی اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُهٗ طرف اوسکے چڑھتے ہین کلمات
پاکیزہ اور عمل نیک بلند کرتا ہے اوسکو خداے تعالی جو چیز کہ متصف ہوتی ہے ساتھہ قبول کے وصف
کی جاتی ہے ساتھہ رفعت اور صعود کے اور عمل صالح بلند کرتے ہین اون کو کلمے طیب پس اوٹھانے والے
کلمے طیب ہوئے اور اوٹھائے گئے عمل اسلئے کہ قبول نہین ہوتا ہے عمل مگر موحد سے یا معنی عکس اسکے ہین

یعنی اوٹھاتا ہے عمل صالح کلمون طیب کو محل قبول مین اس لئے کہ نرا قول بے عمل صالح کے نافع نہین
ہے اور بقول حسن اور قتادہ کے کلم طیب ذکر خدا کا اور عمل صالح ادائی فرائض خدا کا ہے پس
جو کوئی ذکر خدا کا کرے اور فرائض خدا کے بجا نہ لاوے خدا رد کرتا ہے اوسکے کلام کو اوپر عمل
اوسکے کے اور حدیث شریف مین آیا ہے لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ قَوْلًا اِلَّا بِالْعَمَلِ وَلَا قَوْلًا وَلَا عَمَلًا
اِلَّا بِالنِّيَّةِ اسی لئے عمل مین اخلاص واجب ہے اور بعضون نے کہا کہ اوٹھانے والا اللہ ہے اور اوٹھایا
گیا عمل صالح اوٹھاتا ہے اوسکو اللہ تعالی اور اوسمین اشارہ ہے طرف اوسکے کہ عمل موقوف ہے
اوٹھانے پر اور کلم الطیب چڑھتے ہین از خود اور بعضون نے کہا عمل صالح اوٹھاتا ہے عامل کو
اور بلند قدر کرتا ہے بندے کو حدیث مین ہے نہین کوئی بندہ مسلمان کہتا ہے پانچ کلمے مگر کہ لیتا ہے
اونکو فرشتہ پس رکھتا ہے اونکو نیچے پرون اپنے کے یعنے کمال احتیاط سے رکھتا ہے اور لیکر چڑھتا
ہے اونکو آسمان پر پھر نہین گذرتا ہے ساتھ اونکے کسی جماعت پر فرشتون مین سے مگر کہ بخشش چاہتے ہین
واسطے کہنے والے اون کے کے یہان تک کہ تعریف کی جاتی ہے ساتھ اونکے ذات اللہ تعالی کے یعنے
اونکو درگاہ باریتعالی مین عرض کرتے ہین تا رحمت و خوشنودی اوسکے پڑھنے والے پر متوجہ ہو جاوے العزیز
پیدائش انسانکی امتحان اور عمل کے لئے ہے لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ آزمائے تم کو کون تم مین سے
بہتر ہے عمل مین اور عقل مین اور پرہیزگاری مین اللہ کے حرام کامون سے اور جلدی کرنیوالا اللہ کی
عبادت مین قولہ تعالی وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ اور کپڑے پرہیزگاری کے سو بہتر ہین ابن عباس
نے کہا مراد اس سے عمل صالح ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا دانا وہ شخص ہے کہ تابع کرے اپنے نفس کو اپنا
اور عمل کرے ایسا جو بعد موت کام آوے اور بھی حضرت نے فرمایا جبوقت اللہ تعالی ارادہ کرتا
ہے نیکی کا کسی بندے سے تو یُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ توفیق دیتا ہے اوسکو عمل صالح کی قبل موت اوسکو نفع
دیتی ہے حدیث مَنْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ وَحَمِدَ نَفْسَهٗ فَقَدْ كَفَرَ وَحَبِطَ عَمَلُهٗ جس نے حمد کی اللہ کی
عمل صالح کی اور حمد کی اپنے نفس کی پس ناشکری کی اور باطل ہوا عمل اوسکا عمل صالح پر جزا بھی بطریق فضل ہے
نہ بطریق استحقاق ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ حدیث شریف مین ہے کہ عمل صالح [illegible]

قبر مین اور خوشخبری اور کشادہ کرتا ہے قبر اوسکی اگر عمل سیئہ ہو تو ڈراتا ہے اور تاریک اور تنگ کرتا ہے قبر کو
حدیث مین ہے کہ آدمی کے بدن مین چار جواہر ہین کہوتی ہین اونکو چار چیزین لاکن جواہر سو عقل اور دین اور حیا ہے
اور عمل صالح پس غصہ کہوتا ہے عقل کو اور حسد کھوتا ہے دین کو اور طمع کہوتی ہے حیا کو اور غیبت کہوتی ہے عمل صالح کو
پس آدمی کو چاہیئے کہ اپنے عمل صالح کی بڑی حفاظت کرے کسیکی حق تلفی نکرے اور ظلم و زبردستی اور گالی اور غیبت سے
بہت بچے ورنہ اعمال چھینے جائینگے جو لوگ کہ دنیا مین عمل نہین کرتے ہین وہ قیامت کے دن آرزو کرینگے ربنا اخرجنا نعمل
صالحا غیر الذی کنا نعمل اے پروردگار ہمارے نکال ہم کو تا کرین ہم اچھے کام سواے اوسکے جو تھے ہم کام
کرتے فرمائیگا اللہ تعالی اولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر کیا زندگی نہ دی
تھی ہم نے تم کو اوس قدر کہ نصیحت پکڑے اوسمین جو کوئی نصیحت پکڑنی چاہے اور آیا تمھارے پاس
ڈرانے والا یعنے پیغمبر یا قرآن یا عقل یا موت خویش و ہمسایہ کی ؎ مرگ ہمسایہ مرا واعظ شدہ ٭
کسب و دکان مرا برہم زدہ ٭ کفی بالموت واعظا۔ یا بوڑھاپا الشیب نذیر الموت بڑھاپا
ڈراتا ہے الا موت سے ؎ موی سفید از اجلم آرد پیام ٭ پشت خم از مرگ رساند سلام ٭ دولت اگر دولت جمشیدی است ٭
موے سفید آیت نومیدی است غرض اون کو یہ جواب ملیگا فذوقوا پس چکھو عذاب پس نہین
واسطے ظالمون کے کوئی مددگار کہ مدد کرے اون کی یہ بھی ارشاد ہوگا ولو ردوا لعادوا لما
نہوا عنہ اور اگر پھیرے جاوین طرف دنیا کے پھر جاوین طرف اوس چیز کے کہ منع کئے گئے ہین
اوس سے حسن بصری رحمہ نے ایک شخص سے کہا اوس حال مین کہ ایک جنازہ آیا اتراہ لو رجع الی
الدنیا لعمل صالحا قال نعم کیا دیکھتا ہے تو اگر پھیرے یہ میت طرف دنیا کے آیا عمل صالح کرلیگا
کہا ہان فرمایا فان لم یکن ھو فکن انت پس اگر وہ نکرے تو تو عمل صالح بجا لا کیونکہ تیرا بھی
یہی حال ہے نوح علیہ السلام نے جب اپنے فرزند کی نجات کے لئے دعا کی قبول نہوئی یہ ارشاد ہوا
انہ عمل غیر صالح کہ اوسکا عمل ہے نالائق آپ نے اس بات کی شرم سے چالیس برس تک آسمان کی
طرف نہ دیکھا اور نادم رہے اسی ندامت کے سبب گنہگارون کی شفاعت سے میدان قیامت مین عذر
فرمائینگے عمل صالح وہ ہے کہ جس مین چار باتین ہون علم و نیت و صبر و اخلاص جس نے ایمان کے بعد

نہیں ہیں اون لوگون کے جو عمل صالح سے منظور ہیں

صالح موافق شریعت کے کیا وہ اہل جنت سے ہے اور کسی آدمی سے عمل ساقط نہین ہوتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص نے سید الطائفہ جنید بغدادی کی مجلس مین ایک حرف سقوط عمل کا کہا جنید نے فرمایا کہ یہ بات ہمارے پاس زنا کاری اور شراب خواری سے بدتر ہے بزرگان دین عمل صالح کرتے تھے اور عدم قبولیت سے ڈرتے تھے لقولہ تعالی اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ سوائے اسکے نہین کہ قبول کرتا ہے اللہ پرہیزگارون سے وہیب بن ورد جب آیہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ پڑھتے روتے اور کہتے اے خلیل الرحمن تم رحمن کا گھر بناتے ہو اور عدم قبول سے ڈرتے ہو یہ ویسی بات ہے کہ اللہ جل شانہ حال مومنین مخلصین کا ذکر کیا ہے وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ یعنی صدقات دیتے ہین مگر دل اسبات سے خوف زدہ ہو رہے ہین کہ کہین یہ دینا انسے قبول نہو کہتے ہین کہ غم تین ہین ایک غم عبادت کا کہ قبول کرے یا نکرے دوسرے غم گناہ کا کہ بخشے یا نہ بخشے تیسرے ڈر برے خاتمہ کا حضرت ابوبکر صدیق نے کہا جو داخل ہوا قبر مین بغیر عمل صالح کے سو وہ سوار ہوا دریا مین بغیر کشتی کے الموت بحر موجہ طامح ؛ یغرق فیہ الرجل السابح ؛ ما ینفع الانسان فی قبرہ ؛ الا التقی والعمل الصالح ؛ تزود من حیاتک للمعاد ؛ وقم للہ واعمل خیر زاد ؛ ولا تطلب من الدنیا کثیرا فان المال یجمع للنفاد ؛ اترضی ان تکون رفیق قوم لہم زاد وانت بغیر زاد ؛ جب کسی سے کوئی گناہ صادر ہو پھر وہ بعد توبہ کے عمل صالح بجالاوے تو امید ہے کہ حق تعالی اوسکو بخشدیوے چنانچہ فرماتا ہے واٰخرون اعترفوا بذنوبہم خلطوا عملا صالحا واٰخر سیئا عسے اللہ ان یتوب علیہم جیسے اصحاب متخلفین جنگ تبوک اور ابولبابہ رضی اللہ عنہم عمل صالح اگر قلب سے ہے تو وہ معرفت ہے جوارح سے ہو تو وہ طاعت ہے جبکہ ایمان ستر کرتا ہے گناہ کے برائی کو دنیا مین سو ڈھاپتا ہے اللہ عیوب کو اوسکے آخرت مین اور عمل صالح اچھا کرتا ہے حال صالح دنیا مین پس بدلہ دنیا ہے بہترین بدلہ آخرت مین صدیق نے فرمایا آخرت اندھیری اور بروشنی اوسکی عمل صالح ہے فائدہ عجیبہ اللہ جل شانہ نے ذکر کیا اعمال عبد دو قسم ہین یعنے ایمان اور عمل صالح اور ذکر کیا مقابلے مین اون دو کے دو امر تکفیر سیئات اور اچھا

احسن چنانچہ فرمایا لنکفرن عنھم سیئاتھم ولنجزینھم احسن الذی کانوا یعملون یعنی ایمان
کی برکت سے برائیاں معاف ہون گی اور عمل کی برکت سے نیکیان ملین گی یعنے جزاے احسن اور جس کے
گناہ معاف ہون تو وہ جنت مین داخل ہووے پس جزاے احسن ہوگی غیر جنت وھو ما لا عین
رأت ولا اذن سمعت کحدیث اور بعید نہین ہے کہ ہووے رویت حق تعالی کی لقولہ تعالی للذین
احسنوا الحسنی وزیادۃ اور فرمایا فالذین امنوا وعملوا الصالحات اولئک لھم مغفرۃ
ورزق کریم یہان مغفرت جزاے ایمان ہے اور رزق کریم جزاے عمل صالح اور ایمان اور عمل صالح کے
جزاے بے حساب عنایت فرماتا ہے ومن عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن فاولئک
یدخلون الجنۃ یرزقون فیھا بغیر حساب ان سب نعمتون سے بڑی نعمت محبت
حق جل شانہ کی ہے وھو یتولی الصالحین اور ملاقات اوس کی فمن کان یرجوا
لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا دنیا مین ہر ایک شخص ایک ایک چیز کو محبوب رکھتا ہے تو تو بھی
مین عمل صالح کو دوست رکھے اور نفس کو ہوا و ہوس سے روکے اور جو چیز کہ راہ خدا مین دیوے
اوسکو باقی سمجھے اور تقوے کو لازم کرے کہ یہ بڑا عمدہ کمال ہے اور کسی پر حسد نکرے اور شیطان
ہی کو دشمن جانے اور روزی اللہ ہی کی جانب سے جانے اور ہر حال مین اللہ پر بھروسا رکھے
جو کوئی ان آٹھہ باتون پر عمل کرے تو گویا چارون کتابون پر عمل کیا ہوگا ایسکے قریب ابوداود
سجستانی سے منقول ہے کہ اونھون نے کہا ہے کہ لکھین مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے پانچ لاکھہ حدیث پس اون مین سے چار ہزار حدیثین منتخب ہین اور اون سب کا خلاصہ
ان چار حدیث مین ہے ۱ انما الاعمال بالنیات ۲ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا
یعنیہ ۳ الحلال بین والحرام بین ثم لا یکون المرء مومنا حتی یرضی لاخیہ ما یرضی
لنفسہ یا یہ حدیث ازھد فی الدنیا یحبک اللہ ایسا ہی ہے امام سیوطی کی شرح نسائی مین
جو مذکور ہوئے اعمال صالحہ کے اصول ہین اسکو غنیمت جاننا چاہئے اور مین اللہ کا شکر کرتا
ہون کہ اس کتاب مین فوائد کثیرہ جمع ہو گئے وللہ الحمد اعمال صالحہ ایسی عمدہ نعمت ہے

حسبن کی توفیق کے لئے سلیمان علیہ السلام نے دعا کی تھی جان اے عزیز کہ سارے اعمال اہل جنت داخل ہین نیچے طاعت خدا و رسول کے اور سارے اعمال اہل نار داخل ہین نیچے معصیت خدا و رسول کے چنانچہ ارشاد ہے وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا جب کہ اللہ تعالی نے اکل حلال کو عمل صالح پر مقدم کیا چنانچہ فرمایا يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اے رسولو کھاو پاک چیزین اور اچھے عمل کرو تو اوسکی بھی کچھ تفصیل ضرور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھایا پاک اور عمل کیا سنت پر امن مین رہے لوگ اوسکے شر سے وہ داخل ہوگا بہشت مین ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ جو مین مانگون خدا قبول کرے آپ نے فرمایا حلال کھانا کھا تیری دعا قبول ہوا اور آپ نے فرمایا جو حلال ڈھونڈھے اسواسطے کہ سوال نکرے اور اپنے گھر کی خبر لے اور اپنے ہمسایہ پر شفقت کرے تو قیامت کے دن خدا کے سامنے آوے گا اسطرح کہ مونھہ اوسکا چودھوین رات کا سا چاند ہوگا اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو کوئی حلال کمائی سے تھک کے رات کو گھر مین آوے گا تو وہ سوویگا گناہ بخشا ہوا عبادت کے دس حصے ہین نو حصے اوسمین سے اکل حلال کا ڈھونڈھنا ہے ابن عباس سے کسب الحلال اشد من نقل الجبل الی الجبل یعنے ایک پہاڑ کو دوسرے پہاڑ کی طرف لیجانے سے کسب حلال زیادہ سخت ہے ابن عمر نے فرمایا کہ اگر تو اتنی نماز پڑھے کہ تیری پیٹھ خمیدہ ہو جاوے اور اسقدر روزے رکھے کہ بال کی طرح باریک اور دبلا ہو جاوے تو جبتک حرام سے پرہیز نکرے یہ روزہ نماز کچھ مفید نہوگا حرام کھانے کے ساتھ عبادت کرنی ایسی ہے جیسا کہ کوئی موج پر عمارت بنایا کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا يَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِی الْمَرْءُ مَا اَخَذَ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ رواہ البخاری یعنے لوگون پر ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی کچھ پروا نکرے گا کہ حلال لیا یا حرام سے اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے جو بدن کہ مال حرام سے پرورش پاتا ہے وہ قابل دوزخ ہوتا ہے اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ یعنی اللہ تعالی

(۱) بیان عمل صالح اکل حلال ہے

دوست رکھتا ہے ایمان دار پیشہ ور کو انبیاء علیہم السلام کسب کرتے تھے اور خلفاء راشدین اور صحابہ رضی اللہ عنہم ہاتھ کا کام کر کر اپنی کمائی سے کھاتے تھے تجارت کرتے تھے اور باغون کے اندر کام کیا کرتے تھے راویان حدیث اور اولیاء کرام مین کوئی تاجر کوئی زیات ۔ سمان ۔ خدا ۔ نساج ۔ خراز ۔ دقاق حداد ۔ عطار ۔ قصاد ۔ سماک ۔ حلاج ۔ جمال ۔ خفاف ۔ جلاد تھا ۔ غرض کسب اونھون کو مانع نہین ہوئے سے مرتبہ ولایت کے بہو اغایۃ الاوطار مین ہے کہ اصول حلال کے دس ہین ۱ تجارت بشرط صدق ۲ اجارہ بشرط خیر خواہی مالک ۳ تحفہ برادر متقی ۴ میراث اصل طیب سے ۵ غلہ خود رو زمین غیر مملوکہ مین ۶ خمس غنیمت ۷ شکار خشکی کا ۸ شکار دریا کا ۹ سوال کرنا سخت ضرورت کیوقت ۱۰ ویران زمین کو زراعت سے آباد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے تقیدان اصول کی نا حلال حاصل ہو حضرت علیہ السلام نے فرمایا حلال روشن ہے حرام واضح ہے دونون کے بیچ مین کچھ امور مشتبہات ہین جنکو اکثر لوگ نہین جانتے سو جو کوئی بچا شبہات سے اوس نے بچایا اپنے دین و آبرو کو اور جو شخص گرا شبہات مین وہ گرا حرام مین نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ نہین دیکھتا ہے طرف تمھارے جسمون اور صورتون کے لاکن دیکھتا ہے طرف تمھارے دلون کے اور فرمایا جو شخص آیا اپنے بستر پر اور اوسکی نیت یہ ہے کہ وہ رات کو اوٹھکر نماز پڑھے گا پھر اوسکی آنکھ لگ گئی اور وہ صبح تک سوگیا تو لکھا جاتا ہے اوسکے لئے وہ عمل جس کی اوسنے نیت کی تھی اور سو جانا اللہ کیطرف کا صدقہ ہے حدیث ابو بکر مین ہے من اصبح ینوی الله طاعة کتب الله له اجر یومه و ان عصاه معاذ بن جبل کو حضرت نے یہ وصیت فرمائی خالص کر اپنے دین کو کفایت کریگا تجھکو تھوڑا عمل خوشی ہو اخلاص والون کو یہ ہدایت کے چراغ ہین ہر اندھیرا فتنہ اون کے سبب سے کھل جاتا ہے اے لوگو عمل خالص کیا کرو اللہ قبول نہین کرتا کسی عمل کو مگر جو خالص ہے اور کافی ہے خلاص مین حدیث بینما ثلثة نفر یمشون الخ خلاصہ مطلب یہ کہ تین آدمی چلے جاتے تھے مینھ کے سبب ایک غار مین گھس گئے تو اوس پہاڑ کا ایک پتھر اون کی غار کے موھنہ پر ڈھلک پڑا ہر ایک نے اپنے نیک عمل کو وسیلہ ٹھہراکے دعا کرنی شروع کی ایک نے کہا کہ الٰہی ایک دن چارا بہت دور تھا جب

گھر کو آیا تو مین نے ماباپ کو سوتا پایا پھر مین نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو مین دودھ لایا سو مان باپ کے سرپاس کھڑا ہوا مجکو برا لگا کہ مین اون کو نیند سے جگاؤن اور برا لگا کہ اون سے پہلے لڑکون کو پلاؤن اور لڑکے بھوک کے مارے شور کرتے تھے صبح تک نہ مین نے پیا نہ لڑکون کو پلایا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ ایسی محنت تیری رضامندی کے واسطے مین نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھولدے سو خدا نے اوس سے ایک روزن کھولدیا تو اس سے اونھون نے آسمان کو دیکھا اور دوسرے نے کہا الٰہی میرا ایک چچا کی بیٹی تھی مین اوسکا عاشق تھا سو اشرفیون پر راضی ہوئی سو مین نے بڑی محنت سے جمع کین اونکو اوسکے پاس لایا جب مین اپنے مطلب کے لئے بیٹھا اوسنے کہا یَا عَبْدَ اللّٰہِ اتَّقِ اللّٰہَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّہٖ اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مہر کو نہ توڑ مگر جس طرح کہ اوسکا حق ہے الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ مدت کی دلی آرزو تیری رضامندی کے واسطے ترک کی ہو تو کھولدے ہمارے واسطے اس پتھر سے ایک روزن تو خدا نے اون کے واسطے کھول دیا تیسرے نے کہا کہ الٰہی مین نے ایک مزدور ٹھہرایا تھا وہ بغیر مزدوری کے چلا گیا اور مین اوس اناج کو بوتا رہا یہان تک برکت ہوئی کہ اوس مال سے گائے بیل جمع ہو گئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور اپنا سب مال لیکر چلا گیا سو الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ مین نے یہ امانت داری تیری رضامندی کیواسطے کی تھی تو کھولدے خدا نے باقی رہے پتھر کو کھول دیا اس حدیث مین پانچ فائدے ہین ابو سلیمان کہتے ہین کہ وہ شخص نیک بخت ہے جو تمام عمر مین ایک قدم اخلاص سے چلا ہو کہ خدا کے سوا اور کچھ اوسمین نہ چاہا ہو علما نے کہا ہے کہ پہلے عمل کی نیت سیکھو پھر عمل کرو چونکہ کافرون کی نیت ہمیشہ کفر کی تھی عذاب دائمی کے مستحق ہوئے اسواسطے حق تعالیٰ نے جَزَآءً وِّفَاقًا فرمایا حسن بصری رضی نے فرمایا بہشت دائمی اس عمل چند روزہ سے نہ ملے گی نیک نیت کی بدولت ملے گی اسواسطے کہ نیت کی انتہا نہین حدیث مین ہے کہ قیامت کے دن خلق کو اونکی نیتون پر حشر کرینگے جان کہ نیک نیت کو نیکیون مین بڑا دخل ہے ثواب زیادہ ہوتا ہے ایک ارادۂ حسنہ پر ایک نیکی ملتی ہے وہ جو معصیت مین مبتلا ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہماری نیت بخیر ہے یہ غلط ہے جب صدق نیت دلمین آجاوے

کہدو کہ خدا نے تیرا صدقہ قبول کیا اور تجھے اتنا ہی ثواب دیا ۱۲

اوس عمل کے کرنے مین جلدی کرے **نقل** ہے کہ ایک بزرگ کو پاخانہ مین خیال آیا کہ پیراہن فقیر
کو دون فوراً اپنے مرید کو بلایا اور پیراہن اوتار دیا مرید نے کہا یا شیخ باہر نکلنے تک کیون نہ صبر
کیا فرمایا مین ڈرا مبادا میرے دل مین اور کچھہ آئے اور اس امر خیر سے باز رکھے علم افضل اعمال
صالحہ ہے اور بعد موت بھی ثواب اوسکا جاری رہتا ہے اور علم والون کے لئے بڑے درجے ملتے ہین
قولہ تعالیٰ یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ بیضاوی
مین ہے ویرفع العلماء خاصۃ درجات ابن مسعود سے منقول ہے کہ تفاوت درمیان
درجہ مومن اور عالم کے مقدار دوڑنے گھوڑے تیز رو کے ساٹھہ برس کا ہوگا اسیواسطے
حدیث مین آیا ہے اکرموا العلماء فانہم عند اللہ کرماء یعنی بزرگی کرو عالمون کی
پس وہ نزدیک اللہ کے بزرگ ہین اوزاعی کو کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ خبر دو ہم کو
بہترین اعمال سے فرمایا کوئی درجہ مین نے علما کے درجے سے بلند تر نہین دیکھا اس سے معلوم
ہوا کہ علم عبادت سے بہتر ہے لاکن بندہ کو بے عبادت کے چارہ نہین اور علم بے عمل سے کچھہ حاصل
نہین ۵ علم چندان کہ بیشتر خوانی ÷ چون عمل در تو نیست نادانی ÷ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ دو رکعت نماز عالم زاہد تارک دنیا کی خدا کے نزدیک بہت بہتر ہین سب عابدون
کی عبادت سے جو قیامت کے دن تک کھڑے رہین بعض کتب سماویہ مین ہے اذا احب العالم
الدنیا نزعت لذۃ مناجاتی من قلبہ حسن نے کہا عقوبۃ العلماء موت القلب و
موت القلب طلب الدنیا بعمل الآخرۃ کعب احبار فرماتے ہین اگر علما کی مجلس کا ثواب لوگون کو
سامنے ظاہر ہوجاوے تو اوس برکت مرین یہان تک کہ ہر ایک امیر اپنی امارت چھوڑ دے۔
حضرت علیہ السلام نے فرمایا علیکم بمجالسۃ العلماء اور فرمایا بہترین مجلس وہ ہے
ینشر فیہ الحکمۃ ویرجی فیہ الرحمۃ آنحضرت علیہ السلام دو مجلسون پر گذرے ایک تو دعا
کرتے تھے دوسری مین فقہ سیکھتے تھے پھر حضرت اوس مجلس مین بیٹھہ گئے اور فرمایا وانما بعثت معلما
اور مین بھی بھیجا گیا ہون تعلیم ہی کرنیکے لئے اور فرمایا جب تم بہشت کے باغون پر گذرو تو چرو کہا

بہشت کے باغ کیا ہین فرمایا مجلسین علم کی ابن عباس فرماتے ہین کہ علم کا تذکرہ تھوڑی سی رات
کرنا میرے نزدیک تمام رات جاگنے سے بہتر ہے عاقبت المتقین مین ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے پوچھی گئی کن لوگون کے پاس نشست برخاست کیا کرین فرمایا جس شخص کا دیکھنا تم کو
خدا کی یاد دلاوے جس کی بات تمھارا علم بڑھاوے جسکا علم تم کو یاد آخرت دلائے یعنے اچھی
صحبت مرد عالم ذاکر کی ہوتی ہے نہ شخص جاہل غافل کی علما کی صحبت سے پرہیزگاری ملتی ہے کیونکہ وے
حق تعالی سے بہت ڈرتے ہین اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ بعض اکابر کا قول ہے کہ علم
صرف خوف آلہی ہے شعر: لو کان فی العلم دون التقی شرف : لکان افضل خلق اللہ
ابلیس : کہا شعبی نے نہین ہے عالم مگر وہ شخص کہ ڈرے اللہ عزوجل سے الفقیہ من یخاف اللہ
اہل علم کو وقت تلاوت قرآن رونا ضرور ہے فرمایا حق تعالی نے اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ
قَبْلِہٖٓ اِذَا یُتْلٰی عَلَیْہِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ کَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُہُمْ خُشُوْعًا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین حدیث مین ہے کہ جو شخص علم کا ایک باب
اسلئے سیکھے کہ اوسکو لوگون کو سکھاوے تو اوسکو ستر پیغمبرون اور صدیقون کا ثواب دیا جائیگا
اور فرمایا حضرت نے اے ابوذر اگر تو صبح کو واسطے سیکھنے ایک آیت قرآن کے نکلے تو یہ بہتر ہے
تیرے لئے سو رکعت نماز پڑھنے سے افسوس ہے اس زمانے مین کہ کوئی ایک آیت قرآن کی
دریافت کے لئے نہین نکلتا عمر بھر نماز مین جو سورتین پڑھتے ہین کبھی کسی عالم سے اوسکی تحقیق
نہین کرتا باوجود اس کثرت ثواب کے کوئی علم سیکھنے کی طرف متوجہ نہین ہوتا اپنی جہالت ہی
مین بسکر فساد و فتنہ بیجا دوست رکھتا ہے مسئلہ جو کوئی پوچھا جاوے کسی مسئلہ سے اگر معلوم نہو
تو صاف کہدیا کہ مین نہین جانتا ہون ایسا کہنا نصف علم ہے شعبی سے منقول ہے کہ کہا لا ادری
نصف العلم ہے پھر جو کوئی علم حدیث سے واقف نہین صحیح حدیثون کو منسوخ کہدینا جہالت سے
اللہ جل شانہ علم والونکو دوست رکھتا ہے بیشک فرشتے بچھاتے ہین پر اپنے واسطے طالب علم کے

اور استغفار کرتے ہین واسطے عالم کے وہ لوگ جو آسمان اور زمین مین ہین اور مچھلیان اندر پانی کے
فضل عالم کا عابد پر جیسے فضل چودھوین رات کے چاند کا سائر کواکب پر علما وارث ہین انبیا کے
عمر رض فرماتے ہین کہ ہزار شب بیدار روزہ دار عابدون کا مر جانا ایسے عالم کی موت سے کم ہے جو خدا تعالے
کے حلال اور حرام کا ماہر ہو حدیث مین ہے بزرگی کرنا حامل قرآن کی جو غالی جافی نہین ہے گویا خدا کا اجلال
کرتا ہے اَلْعِلْمُ وَسِیْلَۃٌ اِلٰی کُلِّ فَضِیْلَۃٍ اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِیْہُ فِی
الدِّیْنِ الخ و اَجْوَدُهُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَہٗ۔ نَضَّرَ اللّٰہُ اِمْرَءً سَمِعَ
مَقَالَتِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ۔ حدیث مَنْ اٰذٰی وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ۔
پس علما اللہ کے ولی اور رسول اللہ کے خلیفہ ہین جس نے اونکو ستایا تو گویا خدا اور رسول کو ستایا
یہان سے جہال پر بڑی تنبیہ ہے کہ ناحق علما کو ستاتے ہین بہتان باندھتے ہین آپ کفر و شرک مین
ڈوبے ہین علما کے عقائد و عمل پر حرف دہرتے ہین فرمایا امام اعظم اور امام شافعی رح نے اِنْ لَمْ
یَکُنِ الْعُلَمَاءُ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ فَلَیْسَ لِلّٰہِ وَلِیٌّ ولی وہی ہوتے ہین جو ڈرتے ہین اِنْ اَوْلِیَاءُہٗ
اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ پس تامل کر اے عزیز اس وعید شدید مین کہ جو کوئی تنقیص کرے کسی ولی کی شان
کو تو برابر ہوتا ہے گناہ مین مانند سود خوار کے اسلیئے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ
مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو رہ گیا سود اگر تم کو یقین ہے پھر اگر نہین
کرتے تو خبردار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اوسکے رسول سے خلاصہ یہہ کہ جو کوئی عالم کو ستائے
یا سود کھائے تو وہ خدا سے لڑنے کو تیار ہو جب اہل علم کے یہ مراتب ہون تو اون کو چاہیے کہ
کہ پہلے نیت کو درست کرین مین نے علم سے اللہ کی نزدیکی ڈھونڈھی اور دین کی تائید کرے اور شریعت
کے احکام کو پہیلاوے اور شریعت کے راستے سے بہاگنے والون کو اللہ کی طرف بلاوے اور نیت
شہرت و جاہ و استخدام کی نہ رکھے پہلے آپ ساتھ مامور کے عامل ہووے اور منہیات سے بچے
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ کو نصب العین رکھے اور کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا

مالا تفعلون سے عبرت لیوے یا ابن مریم عظ نفسک فان اتعظت فعظ الناس والا فاستحی

منی سے نصیحت پکڑے قال حاتم الاصم لیس فی القیامۃ اشد حسرۃ من رجل

علم الناس علما فعملوا بہ ولم یعمل ھو بہ فازوا بسببہ و ھلک کالتنہ عن خلق و

تاتی مثلہ ۔ عار علیک اذا فعلت عظیم شافعی وسفیان ثوری سے ہے لیس شئ افضل

بعد اداء الفرض من طلب العلم ۔ من طلب العلم کان کفارۃ لما مضے طلب علم سے کوئی

مستغنی نہین ہوتا ہے داؤد علیہ السلام فرماتے ہین کہ کہدے صاحب علم کو بنا لیوے عصا اور نعلین

لوہے کی اور طلب کرے علم حتی تنکسر العصا و تنخرق النعلان تا آنکہ ٹوٹے عصا اور پھٹے نعلین

علم سیکھنے مین حیا نکرے اور نہ تکبر ان دو سببون سے آدمی علم سے محروم رہتا ہے مجاہد نے کہا

لا یتعلم العلم مستحی ولا مستکبر بی بی عائشہ نے فرمایا اچھی عورتین ہین عورتین انصار کی

کہ اونکو حیا پھیر نہ رکھے ان یتفقھن فی الدین یعنے دین مین عالم ہونے سے امام غزالی نے فرمایا

اگر کوئی آدمی خدا کی عبادت فرشتون کی سی کرے اور اوسکو علم نہو وہ زیان کارون مین سے

ہوگا اور غزالی رح نے فرمایا کہ حدیث مین ہے نعم العون علے الدین طلب العلم جن علمون کا

سیکھنا لازم ہے وہ علم توحید دوسرا علم تصوف تیسرا علم شریعت بقدر کفایت ضرور ہے احمد غزالی

کہتے ہین تمامی علم تیرے پاس دو بات مین لایا ہون التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی

خلق اللہ حاصل کلام علم سے دیانت اور تقویت بر و تقوی کی منظور ہے نہ تائید بدعت و فسق و فجور

علمی کہ راہ حق نہ نماید جہالت است علم اولین و آخرین تین بات پہ شامل ہے ڈرنا اللہ سے باطن میں

اور ظاہر مین اور بند کر نا زبان کا خلق سے اور نہ ذکر کرے اونکا سوائے خیر کے اور دیکھ لیوے اپنی

روٹی حلال ہے قیامت مین علم سے سوال ہوگا وما ذا عمل فیما علم علم پڑہنے لکھنے کا ہی نام

نہین بلکہ دینی مسائل یاد رکھین تو بھی اوسکو علم کہتے ہین وہ فضیلت علم سے محروم نہوگا واللہ

الموفق اتباع سنت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتون پر عمل کرنا عمل صالح ہے ومن یطع

الرسول فقد اطاع اللہ ۔ وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا۔

یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ۔ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖٓ اَنْ تُصِیْبَہُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ مومنونکو چاہیے کہ ان آیتون کے معانی مین غور کرین اور اپنے نبی کریم رؤف و رحیم کی متابعت بخوشی دل کرین آپ کی پیروی مین اپنے دلمین تنگی نہ پاوین حضرت نے فرمایا ہے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ — پورا مومن نہین ہوتا یہان تک کہ ہوخواہش اوسکی تابع اوس چیز کے کہ لایا مین اوسکو یعنی دین اسلام و شریعت اور فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ — **نظم** باتبی گفت ایزد متعال ؛ کہ بامت رسان بلطف مقال ؛ ان تحبوا الالہ فاتبعون ؛ نیست کار از متابعت بیرون ؛ مایۂ قرب حق متابعت است ؛ پیروان را سبق متابعت است ؛ ہر کہ من شدگم ؛ سر زد آخر ز حبیب یحببکم ؛ باتبع سنت محبت مین حضرت کے کامل اور مرتبہ اوسکا بلند ہے جسکو متابعت آپ کی نہین محبت اوسکی ناقص اور مرتبہ اوسکا پست ہے تفسیر مین وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ کے آیا ہے کہ عمل صالح اقتداکرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور تفسیر مین سَابِقُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ کے سلمی رح نے کہا ہے کہ سبیل مغفرت متابعت حضرت کی ہے تو متابعت مین جلدی کرو یہی سبب مغفرت ہے وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً وَّبَاطِنَۃً اور پورا کیا اوپر تمھارے نعمتون اپنی ظاہر کو وہ اتباع نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور باطن کی کو کہ وہ محبت ہے وَیَہْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا مین حضرت سے مروی ہے ھُوَ سُنَّتِیْ وَسُنَّۃُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَہْدِیِّیْنَ مِنْ بَعْدِیْ حضرت علیہ السلام نے فرمایا چلو میری سنت پر اور خلفاء راشدین مہدیین کی چال پر اوسکو دانتون سے پکڑو نئے کامون تو بچاؤ سے بچو ہر بدعت گمراہی ہے اور فرمایا حضرت نے جس نے کوئی سنت میری میرے بعد زندہ کی اوسکو اجر ملیگا برابر اون سب لوگون کی جنھون نے اسپر عمل کیا ہے بغیر اوسکے کہ اون کا اجر کم ہوجاوے روح البیان مین ہے جس نے حفاظت کی میری سنت کی تو اکرام کرے حقتعالی چار خصلتون سے محبت دلون مین نیکون کے اور خوف دلون مین بدکارون کے اور وسعت رزق مین اور مضبوطی دین مین امام احمد ایک حدیث پر عمل کرنے سے درجۂ عالی کو پہونچے خواجہ معین الدین حسن سنجری کے ملفوظات مین ہے کہ قیامت کے دن بندہ کو پہلے ایمان سے بعد اوسکے نماز سے حساب ہوگا

اگر بندہ ایمان کی شرطون اور صفتون کے ساتھ اور ادائے نماز سے عہدہ برائی کرے تو فبہا ورنہ موکلون کے ہمراہ دوزخمین بھیجدیا جاویگا پھر اوسکے بعد تیسری جگہ کھڑا کرینگے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتون سے سوال کیا جاویگا اگر اداے سنتون مین بھی پورا اوترگیا توبس اور باتون مین بھی رہائی پائیگا ورنہ موکلون کے ساتھ کرکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو بھیجا جاویگا کہ یہ شخص آپکی امت سے آپکی سنتون کے ادا کرنے مین اوسنے قصور کیا ہے خواجہ نے جب یہ بیان کیا ہاے ہاے کرکے رونے لگے اور یہ فرمایا کہ واے اوس شخص پر کہ کل کے روز قیامت مین روبرو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شرمندہ ہوگا سواوسکا ٹھکانا کہان ہوگا نفحات الانس مین بعض اولیا سے منقول ہے اعرف الناس باللہ اشدہم مجاھدۃ فی اوامرہ واتبعہم لسنتہ یعنے بزرگترین اہل معرفت وہ شخص ہے کہ اداے شریعت مین بڑی محنت کرتا ہے اور اتباع سنت مین روح البیان مین ہے کہ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک زمانہ ایسا آویگا پُرانی ہوگی سنت نئی ہوگی بدعت جو شخص سنت کی اتباع کریگا وہ اوس زمانہ غریب کے طور پر رہیگا اور اکیلا رہیگا اور جو شخص لوگون کی بدعتون پر چلیگا اس کے پچاس مصاحب رہینگے یا اوس سے بھی زیادہ بس عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ صلے اللہ علیک آیا کوئی شخص افضل ہوگا ہمارے سے فرمایا ہان لوگون نے پوچھا۔ کیا وہ لوگ آپکو دیکھینگے فرمایا نہین کہا پس کیونکر رہینگے اوس زمانہ مین فرمایا جسطرح نمک پانی مین رہتا ہے پگہل جاوینگے دل اونکے جسطرح نمک پانی مین پگہل جاتا ہے پھر پوچھا کسطرح زندہ رہینگے فرمایا جس طرح کیڑا سرکہ مین پوچھا پھر کسطرح اپنے دین کی حفاظت کرینگے فرمایا جسطرح آتش ہاتھ مین اگر رکھین تو سرد ہوجاوے اور اگر ہاتھ مین دباوین تو جلجاوے حق تعالی نے قرآن شریف مین جابجا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول فرمایا یعنے اطاعت کرو اللہ کی اوسکے فرائض مین اور رسول کی اوسکی سنتون مین شیخ اکبر کہتے ہین کہ عامل ہوا مین تمامی سنتون کا سوا ایک سنت کے وہ یہ کہ حضرت علیہ السلام بی بی فاطمہ رض کے گھر مین بلاتکلف آرام فرماتے اور مجھکو بیٹی نہتی تاکہ اوسکے گھر مین استراحت کرون جان اے عزیز کہ فرعون والون سے ایک مسخرہ ازراہ عداوت موسی کی تشبیہ کرتا تھا جس سے موسی کو نہایت رنج ہوتا تھا جب سب غرق ہوئے اور مسخرہ

بچ گیا تو موسیٰ نے التجا کی کہ یا الٰہی اسمین کیا بھید ہے فرمایا تم میرے برگزیدہ ہو جب تمھاری وضع اپنے اختیار کی تو اوسکو مخالفوں کے مانند عذاب کرنا مناسب نہین غور کرو اے بھائیو کہ کلیم اللہ کی تشبیہ گو کہ عداوت سے ہوئی یہ نتیجہ ملا کہ دنیا کے عذاب سے بچا۔ حبیب اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تشبہ از راہ محبت کے کرے اور آپ کی سنتوں پر چنگل مارے تو کیا کچھ انعام نہ فرمائے گا **نظم**

زال فرعون بود ناسزہ ٭ ہرزہ گو مسخ روے مسخرہ ٭ پیش فرعونیان زناسزگی ٭ مثل موسے شد بمسخرگی ٭ ماتم غرق را چو زد جبریل ٭ جامۂ عمر قبطیان در نیل ٭ نشد آن مسخرہ ہلاک ز غرق ٭ ریخت سحو زدرد خاک بفرق ٭ کاے نکو کار ازین شبہ کردار ٭ از ہمہ پیش دیدہ ام آزار ٭ وین بدین مکرمت چہ از زندہ است ٭ کہ ہمہ غرقہ اند و زندہ ہست ٭ گفت حق کاے گزیدہ و نیک چند ٭ ساختے با تو خویش را مانند ٭ ہرچہ بر صورت گزیدۂ ماست ٭ بعذاب مخالفان نہ سزاست ٭ آن تشبہ کہ از عداوت خواست ٭ ہین کہ چون مرگ گاہ عمر افزاست ٭ آنکہ از محض دوستی خیزد ٭ بکس چہ داند کہ تا چہ انگیزد ٭

اسواسطے آدمی کو ضرور ہے کہ سلف صالحین کی تشبہ اختیار کرے حضرت نے فرمایا مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ اصل اون جنابوں کے اقتدا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے ؎

سوے پاکان توجہے میکن ٭ بے تکلف تشبہے میکن ٭ ہر کہ در زمرۂ پاک کیشانست ٭ بحدیث نبی از ایشانست ٭ با تو گویم کہ زی ایشان چیست ٭ کہ توانی بزی قریشان زیست ٭ اتباع شریعت نبوی ٭ اقتداے طریق مصطفوی ٭ تن بآداب او در آوردن ٭ دل باخلاق او بپروردن ٭

جب آدمی سنتوں پر عمل کرکے تقرب جناب رسالت مآب کا ڈھونڈیگا البتہ آتش دوزخ سے بچیگا مولانا روم رحمہ اللہ فرماتے ہین ؎ اے دل ترسندہ از نار و عذاب ٭ با جنان دست و لیکن اقتراب ٭

جان سے عزیز کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بنایا ایک گھر اور تیار کیا اوسمین انواع و اقسام کے نعمتوں کو اور بھیجا اوسنے بلوانے والے کو جس نے قبول کیا بلانے والے کو گھر مین آیا اور کھایا وہ کھانا اور جس نے اجابت نکی نہ آیا گھر مین اور نہ کھایا وہ کھانا مراد گھر سے بہشت ہے اور بلانے والے حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین فرق کرنیوالے درمیان لوگوں کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مثل اور تمھاری مثل اوس مرد کی سی مثل ہے جسنے آگ جلائی تو اوسمین ٹڈے اور پتنگے گرنے لگے اور وہ آگ سے ہانکتا جاتا ہے اور مین پکڑنے والا ہوں

تمھاری کمرگاہ کو دوزخ سے اور تم چھڑانے بھاگتے ہو یعنے تم شہوات اور گناہون مین ایسا گرتے ہو جیسے کیڑے
آگ مین اور مین ہزار حکمت سے تمکو گناہون سے روکتا ہون جیسے کوئی کسیکا پٹکا پکڑکے روکتا۔
لیکن تم نہین رکتے

نظم

راست میفرمود آن بحر کرم ؛ بر شما من از شما مشفق ترم ؛ من نشستہ درکنار آتشے ؛ با فروغ شعلہ بس ناخوشے ؛ کہ شما پروانہ دار از جہل خویش ؛ ہیش آتش مے کشید این حملہ کیش ؛ من ہمیرانم شمارا ہمچو مست ؛ از در افتادن در آتش با دو دست ؛ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس نے دلیل پکڑی ساتھ سنت میری کے نزدیک بگڑنے امت میری کے پس واسطے اوسکے ثواب ہے سو شہیدکا اتنا ثواب اسلئے ہے کہ شہید ایکہی بار جان سے جاتا ہے مگر یہ متبع سنت ہمیشہ لوگون سے رنج اوٹھاتا ہے اور ثواب شہید کا پاتا ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا واسطے شہید کے نزدیک خدا کے چھہ چیزین ہین بخشش کیجاتی ہے اول دفعہ مین یعنے اول قطرہ خون مین گرتا ہے اور دکھلایا جاتا ہے ٹھکانا اوسکا بہشت مین سے یعنے جان نکلنے کے وقت اور محفوظ رہتا ہے عذاب قبر سے اور امن مین ہوگا گھبراہٹ بڑی سے یعنے عذاب آگ کے سے اور رکھا جاوے گا اوسکے سر پہ تاج وقار کا کہ یاقوت اوسمین کا بہتر ہوگا دنیا سے اور اوس چیز سے جو دنیا مین ہے اور نکاح مین دیجاویگی بہتر بیبیان حور عین سے اور شفاعت اوسکی قبول کی جاویگی ستر آدمیون کے حق مین اوسکے قرابتون مین سے نقل کی یہ ترمذی نے۔ فرمایا حق تعالی نے فَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ یعنے متابعت کرو تم رسول کی یقین ہے کہ تم طرف صراط مستقیم کے ہدایت پاؤگے بھائیو جس ہدایت کے لئے عمر بھر اھدنا الصراط المستقیم کرکے دعا کرتے ہین وہ ہدایت حضرت علیہ السلام کی متابعت مین ہے اور یہ بات پانیکے لئے دو چیزین شرط ہین ایمان بہ رسول اور متابعت رسول اگر کوئی ایمان لایا اور اونکی متابعت شریعت مین نکی تو وہ ضلالت مین ہے اگر اصل ایمان رکھتا ہے سنت پر عمل کرنے والا برکت سے اوسکے مقام قرب اور رضا الہی کو پہنچتا ہے حدیث لو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی یعنے اگر موسے علیہ السلام زندہ ہوتے پھر پاتے میری نبوت کو تو البتہ میری متابعت کرتے پیغمبر جلیل القدر کو بھی اتباع منظور ہو تو امتی کو بطریق اولی واجب ہے باوصف اوسکے شادی و غمی مین آپکے اتباع سے

موتھہ پھیرنا بڑی گمراہی ہے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مین نے تم مین دو چیزین چھوڑی ہین تم گمراہ نہ ہوگے جبتک کہ تمسک کروگے ساتھہ اون دونون کے اللہ کی کتاب اور اوسکے رسول کی سنت سنت برابر کتاب کے ہے عمل کرنے مین سنت سے مراد حدیث شریف ہے ابن عباس کہتے ہین جسنے قرآن سیکھا پھر قرآن کا اتباع کیا تو اللہ اوسکو دنیا مین ضلالت کے عوض ہدایت دیگا آخرت مین سوء حساب سے بچائیگا نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ یعنے جس نے میری سنت کو دوست رکھا اوسنے مجکو دوست رکھا اور جس نے مجکو دوست رکھا میرے ساتھہ ہوگا جنت مین **حکایت** کسینے پوچھا وہ سنت کون ہے جس مین کسی عالم کا نزاع نہین ہے کہا زہد کرنا دنیا مین اور سخاوت نفس اور نصیحت خلق پوچھا زہد دنیا مین کیا ہے کہا سرور قلب کا فقد شئے سے اور ملازمت تحمل اذی کی جمیع خلق سے غرض ہر سنت عمل صالح ہوتی ہے ہر مسلمان سے صاف دل رہنا سنت ہے کسی کی غیبت نکرنی سنت ہے سلام وجواب سلام جہر سے کہنا سنت ہے ہر ایک پر سلام کرنا سنت ہے شبہات سے پرہیز کرنا سنت ہے ہر مقدمے مین لوگون سے نرمی کرنی سنت ہے بوقت ملاقات مصافحہ کرنا سنت ہے گھر مین آتے وقت گھر والون پر سلام کرنا سنت ہے فقیر کو اپنے ہاتہہ سے صدقہ دینا اور تہجد کی نماز کے لئے اپنے ہاتہہ سے پانی تیار رکھہ لینا سنت ہے تطویل نماز مین سنت ثابتہ ہے کسی سے کوئی کام شروع کرے تو اوسکے سیدہے جانب والون کو مقدم رکھنا سنت ہے ہمسایہ پر شفقت کرنا سنت ہے محبت خدا ورسول عین ایمان واحسن اعمال صالحہ ہے قولہ تعالی وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ ایمان والون کو زیادہ محبت ہے اللہ کی یُحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗ اللہ دوست رکھتا ہے اونکو اور وہ اوسکو دوست رکھتے ہین اور اللہ تعالی دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والون کو اور پاکی کرنیوالونکو اور پرہیزگارونکو نیکی کرنے والونکو صبر کرنیوالونکو اور نیک بختون کو صراط المستقیم مین ہے دعوی محبت کا حضرت کے ساتھہ ہر کوئی کرتا ہے لیکن حقیقت اوسکی کمیاب ہے بلکہ نایاب محبت اور الفت کی حقیقت وہ ہے کہ باوجود کمال ایمان اور عمل اور علم اور عقائد کے ہر باب مین اور باوجود کمال اجتناب

اور سنت کا بیان یعنی جس مین کسی عالم کا نزاع نہین

محبت خدا ورسول

حقیقت محبت

اور پرہیز کرے ہر گناہ و سیاست سے اگر اوسکو مصیبتین ایسی ہو پہنچین کہ جان و مال جورو بچے قوم قبیلہ آبرو حرمت سبکی بربادی ہو اور برے مرضون مین مبتلا ہو اور اس بلیات مین جان دیکے آخرت کے سخت عذاب مین گرفتار ہووے تب بھی ذرہ بھر شکایت کا حرف اوسکے دلمین خطور نکرے نان جب برداشت ان مصیبتونکی نکر سکے تب بسبب اعتقاد عموم رحمت و مغفرت کے خداوند تعالی کے حضور مین التجا اور زاری جتنا کرے بہتر اور بجا ہے بلکہ مقتضاے کمال ایمان کا ہے فوائد الفواد مین ہے کہ قیامت کے دن محبان حق کو حکم ہوگا کہ بہشت مین جاوین وے کہین گے ہم نے بہشت دوزخکے لیے عبادت نہین کی بلکہ تیری محبت مین کی ہے حکم ہوگا کہ بہشت مین آؤ تاکہ وعدۂ دیدار وفا ہووے وہ پھر بھی نہ جاوینگے اوسوقت ملائکہ نور کی زنجیر اونکی گردنون مین ڈال کر بہشت کی طرف کھینچینگے تفسیر حسینی مین ہے اہل شریعت کہتے ہین کہ محبت حق تعالی کی بندے کے ساتھ ارادۂ توفیق اور ہدایت ہے اور محبت بندے کی ساتھ خدا کے اوسکی عبادت ہے اور دور رہنا معصیت سے وحی بھیجی اللہ تعالی نے داؤد علیہ السلام پر اے داؤد جو شخص میری محبت کا دعوی کرے اور رات بھر سووے سو وہ جھوٹا ہے وَلَا یَصْلُحُ جیسے اور میری جنت کے لائق نہین یحیی بن معاذ نے کہا ہے کہ ذرا ئے برابر اللہ کی محبت محبوب تر ہے میرے نزدیک عبادت سے ستر سال کی اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا جَعَلَ لَہٗ زَاجِرًا مِنْ قَلْبِہٖ جب دوست رکھتا ہے اللہ تعالی کسی بندے کو کرتا ہے اوسکی لئے منع کرنے والا اوسکے دل کو یعنے اوسکے دلمین برائی بری لگی ڈالدیتا ہے کہ وہ اوسکو برا جانتا ہے امام غزالی نے فرمایا کہ خدا کی محبت ایک گوہر عزیز ہے اور محبت کا دعوی کرنا آسان نہین پس آدمی کو اپنے تئین محبوبون مین شمار کرنا بجا نہین کیونکہ علامتین محبت کی سات ہین (۱) موت سے بیزار نرہے کیونکہ موت اللہ کی ملاقات ہے (۲) جبتک اپنی جان و مال کو راہ خدا مین صرف نکرے محبوبیت کے درجے کو نہ پہونچیگا (۳) ذکر الہی مدام اسکے دلپر گذرے (۴) قرآن کو اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور ہر ایک چیز کو جو اونسے نسبت رکھتی ہو دوست رکھے (۵) خلوت و مناجات پر حریص رہے اور شب کا منتظر (۶) یہ کہ عبادت کرنی اوسپر آسان ہو اور اوسکا بھاری پن جاتا رہے یہ ایسے دل ہین کہ اللہ کے یاد سے چین

علامات محبت سات ہین

پائے ہوئے ہین کسی عابد نے کہا ہے کہ مین بیس برس تک تکلف اور محنت سے رات کی نماز ادا کرتا تھا پھر بیس
برس آرام کے ساتھ خدا کے سب فرمانبردار بندون کو دوست رکھے اور مہربان رہے گنہگارون سے عداوت
رکھے شعب الایمان مین ہے سہل تستری نے فرمایا علامت خدا کی محبت کی محبت قرآن کی ہے اور علامت محبت
قرآن کی محبت پیغمبر علیہ السلام کی ہے اور علامت محبت پیغمبر کی محبت سنت ہے اور علامت محبت سنت کی
محبت آخرت کی ہے اور علامت محبت آخرت کی بغض رکھنا دنیا سے مگر بقدر حاجت تمانۃ المسائل مین ہے
جو کوئی دعوی محبت الٰہی کا کرے اور عمل اوسکا خلاف سنت رسول اللہ کا ہو وہ شخص جھوٹا ہے جان کہ سبب محبت
کمال و حسن ہے یا احسان ہے سب اسباب ثابت ہین بیچ حق سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جو کوئی ایکبار اپنے پر احسان کرے تو دوست رکھتے ہین اوسکو کیونکر دوست نہ رکھے ایسے جناب کو
کہ اونسے نعمات دائمی پائین ہین اور بلیات سے نگاہ رکھا گیا ہے اور علامات محبت سے ہے کہ دل لگائے
رہے آپ سے اور بہت درود پڑھتے رہے اور دوست رکھے دیدار مبارک آپکے کو اور متخلق ہونا ساتھ
اخلاق آپکے اور اعراض ابنائے دنیا سے اور غفلت اور کھیلبازی سے اور محبت رکھنی فقرا و مساکین سے
اور علما و صلحا و متبعین سنت سے اور بغض رکھنا فساق و اہل بدعت سے اور لذت پانی ساتھ
ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیخ عبد الوہاب متقی فرماتے ہین کہ خدا کی قسم محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی محبت کو اپنے دل اور روح اور جان اور بشرہ اور بال بال مین اسطرح پاتا ہون جیسے
کہ پانی سرد کا سریان اوس کے پیتے وقت تشنگی اور گرمی مین پاتا ہون جب بلال کو نزع کا وقت
ہوا اون کی عورت رونے لگے بلال نے کہا مجھے خوشی ہے کل فجر کو حضرت سے ملون گا نظم چون بلال
از ضعف شد ہمچو ہلال ؛ رنگ مرگ افتاد بر روے بلال ؛ گفت جفتش الفراق اے خوش خصال ؛
گفت نے نے الوصالست الوصال ؛ گفت اے جان و دلم واحسرتا ؛ گفت نے نے جان من واطربا ؛
جنگ احد مین ایک عورت انصاری کی باہر نکلی اور لاش اوسکے بھائی کی اور بیٹے اور خاوند کی
آگے اوسکے آئی کچھ التفات نکیا بلکہ پوچھتی تھی کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھا جب حضرت کو دیکھا
کہا کُلُّ مُصِیبَۃٍ بَعْدَکَ جَلَلٌ یعنے ہر مصیبت آپ کی سلامتی کے بعد آسان ہے اور ثوبان جو حضرت کے

غلام تھے حضرت کو نہ دیکھتے تو رنگ اون کا متغیر ہو جاتا حضرت نے اون کا حال دریافت فرمایا عرض کیا
یا رسول اللہ جسوقت آپکو نہین دیکھتا ہون تو ایسی ہی میری حالت ہوتی ہے اور حضرت کے دیدار سے
کمال مسرت ہوتی ہے بعد اوسکے آخرت کو یاد کرتا ہون تو ڈرتا ہون شاید کہ وہان آپکو نہ دیکھون کیونکہ
آپ اعلی مقام مین رہینگے اور مین ادنی مقام مین پڑا رہونگا اور بڑی فکر یہ ہے کہ اگر اوس جہان مین
دوزخیون مین سے ہونگا تو آپکو کیونکر دیکھون گا حق سبحانہ نے یہ خوشخبری بھیجی وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصّٰلِحِيْنَ اگرچہ یہ آیت ثوبان کے حق مین خاص ہے پر عام ہے واسطے جمیع مومنین کے جو خدا اور رسول
کی فرمانبرداری کرتے ہین ایک شخص نے حضرت علیہ السلام سے کہا کہ مین آپکو دوست رکھتا ہون فرمایا
آفت و بلا کے لئے مستعد رہ محبت تین قسم پر ہے ایک محبت دنیا کی وہ جڑ ہے سب گناہ کی مآل اوسکا حسرت
ہے دوم محبت دین کی کہ نفع اوسکا بہشت ہے یہ شیوہ عاملان ہے سوم محبت الٰہی کہ مایۂ شادی
ہے یہ کام اولیا کا ہے پس اگر بے غمی چاہے تو ایسا یار طلب کر کہ ہلاک اوسکا ممکن نہو سردار اسباب اعمال
صالحہ کی نماز ہے نماز کی فضیلت بے حساب ہے احسن المواعظ کی جلد اول مین مرقوم ہے حضرت علیہ الصلوۃ
والسلام نے فرمایا کیا نہ بتاؤن مین تم کو وہ چیز کہ محو کردے اللہ بسبب اوسکے خطایا کو اور بلند
کرے درجات کو کہا ہان اے رسول خدا فرمایا پورا وضو کرنا مکارہ پر اور بہت سا چلنا طرف مساجد
کے اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے آب وضو کے ہر قطرہ کے ساتھ ہر ایک عضو کے گناہ نکلجاتے
ہین قیامت کے دن آثار وضو سے اس امت کی چمکتی پیشانی نورانی ہاتھ پاؤن ہونگے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم اس نشانی سے پہچانینگے حضرت علیہ السلام نے فرمایا جان لو کہ سب سے بہتر عمل تمہارا
نماز ہے نہین محافظت کرتا وضو پر مگر مومن ہر وضو و غسل کے بعد نماز نفل پڑھنی اور ہمیشہ
باوضو رہنا موجب ہے دخول جنت کا حضرت بلال کے اسی دو عمل کے سبب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
شب معراج مین اونکے چلنے کی آواز سنی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب داخل ہو کوئی
تم مین مسجد مین تو چاہیے کہ دو رکعت نماز پڑھے اور فرمایا خوشخبری دے اندھیرے مین چلنے والونکو

طرف مساجد کے پوری روشنی کی دن قیامت کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہین ہے کوئی شخص کہ وہ
گناہ کرے پھر اوٹھکر طہارت کرے یعنے وضو پھر نماز پڑھے یعنے دو رکعت پھر اللہ سے مغفرت مانگے لاکن اللہ
وسکو بخشدیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو نماز کہ مسواک کرکے پڑھی گئی ہو اس نماز سے جو کہ
بیمسواک کرکے پڑھی گئی ہو فضیلت مین ستر درجے زیادہ ہے جو ابتدا مین وضو کے بسم اللہ اور بعد وضو
کلمہ شہادت پڑھتا ہے اوسکے لئے آٹھون دروازے بہشت کے کھولدئے جاتے ہین جہان تک کہ اذان
کی آواز جاتی ہے۔ ہر خشک وتر اوسکے لئے مغفرت مانگتا ہے اور اوسکو اجر ملتا ہے برابر اون کے
جو ہمراہ اوسکے نماز پڑھتے ہین موذن دن قیامت کے مشک کے ٹیلون پر ہون گے اذان سنتے ہی
کلمۂ شہادت اور رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا
کہا تو اوسکے گناہ بخشدینگے اور جواب اذان مثل موذن کے کہے پھر درود بھیجے اور دعاء وسیلہ پڑھے کہ
یہ موجب شفاعت کی ہے اور دعا بعد اذان مقبول ہوتی ہے جس نے بنائے مسجد چاہتا ہے اوس سے اللہ
ذات کو تو بناوے گا اللہ واسطے اسکے ایک گھر جنت مین اور مسجد سے کنکر کوڑا نکالنا عمل صالح ہے مسجد کی آبادی
وہی کرتا ہے جو ایمان دار ہے حضرت علیہ السلام فرماتے ہین اوسکے لئے ایمان کی گواہی دو نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بچاو اپنی مسجدون کو لڑکون اور دیوانون سے خرید فروخت کرنے سے جھگڑے
کی باتون سے آواز کے بلند کرنے حدود کے قائم کرنے تلوار کھینچنے سے حدیث مین ہے جو کوئی گیا طرف
مسجد جماعت کے تو ہر ایک قدم ایک گناہ کو مٹاتا ہے دوسرے قدم ایک نیکی لکھی جاتی ہے آتے جاتے
نبی علیہ السلام نے فرمایا جو صبح وشام مسجد کو جاتا ہے اللہ اوسکے لئے صبح وشام مہمانی تیار کرتا ہے جسکا
دل مسجد مین لگا رہتا ہے وہ سایہ عرش مین رہے گا حدیث مین آیا ہے المسجد بیت کل تقی مسجد گھر ہے
ہر متقی کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ایک نہر ہو تمھارے دروازے پر کوئی تم مین کا اوسمین
ہر دن پانچ بار نہایا کرے تو کچھ میل کچیل باقی رہیگا کہا نہین فرمایا یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی
محو کردیتا ہے اللہ بسبب اوسکے خطاؤن کو چاہئے کہ طمانیت اور حضور قلب سے نماز پڑھنے مین
کوشش کرین چونکہ نماز بغیر حضور دل کے اعتبار نہین رکھتی ہے اسلئے مستحب ہے کہ ہر رکن مین

صفحہ پچاس کی علی الصلوٰۃ کی علی الفلاح ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ۱۲

اسقدر ٹھیرے کہ ایک لحظہ حضوری میسر ہووے اور ہر تکبیر کہنے کے وقت اللہ کے جلال وعظمت کو
دلپر لاوے ابراہیم ادہم نے فرمایا جس نے اپنے دل کو تین جگہ مین حاضر نہ پایا تو یہ نشانی اس بات کی ہے کے
اوس پر دروازہ سعادت کا بند ہے ایک وقت قراءت قرآن دوسرے وقت
ذکر تیسرے وقت نماز ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آپ کی رفاقت چاہتا ہون جنت مین فرمایا
اعانت کر میری اپنی جان پر بکثرت سجود سے ثوبان نے حضرت سے پوچھا تھا ایسا کام بتاؤ جو جنت
مین لیجاوے فرمایا علیک بکثرۃ السجود تو جو کوئی سجدہ اللہ کو کرے گا لاکن بلند کرے گا اللہ بسبب اوسکے
ایک درجہ اور ہٹائے گا ایک گناہ سنت اور نفل نماز گھر مین پڑھنی فضل ہے حضرت علیہ السلام نے
فرمایا نوروا منازلکم بالصلوۃ وقراءۃ القرآن روشن کرو گھرون کو اپنے ساتھ نماز اور تلاوت
قرآن کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پنجگانہ اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان رمضان
تک مکفرات ہین اون گناہون کی جو اون کے درمیان ہوئے ہین افضل اعمال نماز پڑھنا
اول وقت مین ہے آدمی جو جنگل یا میدان مین ہو تو ہر نماز کے لئے اذان واقامت کہے تو اوسکے پیچھے
خدا کا ایک لشکر نماز پڑھتا ہے جسکے دونون سرے نظر نہین آتے یہ نماز جماعت کی نماز پر فضیلت
رکھتی ہے جماعت سنت موکدہ بلکہ واجب ہے جماعت کا پچیس گنا اجر ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس نے نماز عشا جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک قیام کیا جس نے صبح کی نماز جماعت
سے ادا کی گویا ساری رات قیام کیا حدیث مین ہے افضل نماز آدمی کی اوسکے گھر مین ہے مگر
نماز فرض تم بزرگی دو اپنے گھرونکو کچھ نماز پڑھکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز
صبح جماعت سے پڑھکر سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کیا پھر دو رکعت اشراق پڑھی اوسکو برابر حج وعمرہ کے
اجر ہوگا گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور ایسا ہوتا ہے جیسے کہ اوسکی مان نے اوسکو جنا تھا انسان
مین تین سو ساٹھ جوڑ ہین ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہے یہ دو رکعتین اون سے کفایت کرتی ہین جسنے
پڑھی دو رکعتین ضحے کی نہین لکھا گیا وہ غافلون مین جسنے پڑھی چار رکعتین لکھا گیا وہ عابدون
مین یہ نماز دو رکعت سے بارہ تک ہے جتنا زیادہ پڑھے اوتنی فضیلت ہے حدیث مین ہے کہ جب

فضیلت جماعت

نماز صبح و اشراق

صلوٰۃ الاوابین

للرجل فی رکعتی الضحی الف الف حسنۃ یعنی لکھا جاتا ہے واسطے آدمی کے ثواب مین دو رکعت ضحی کی
لاکھ لاکھ نیکیان حدیث ہے کہ جس نے پڑھین چھہ رکعتین بعد مغرب کے برا کلام نکیا اون کے بیچ مین
تو یہ برابر بارہ سال کی عبادت کے ہوگا مغرب کے نماز نفل کے بعد یہ دعا پڑھے اللھم انی
استودعنک دینی فاحفظہ علی فی حیاتی و عند وفاتی و بعد مماتی تاکہ ثابت رکھے
اللہ تعالی اوپر ایمان کے اور امن دیوے گھبراہٹ سے اور خواری سے کشکول مین بعضے صحابہ
عال سے مروی ہے کہ اوسنے کہا لو انی خیرت بین دخول الجنۃ و بین صلاۃ رکعتین
لاخترت صلاۃ الرکعتین اگر مین اختیار دیا جاؤن درمیان دخول جنت اور درمیان دو رکعت
نماز کے البتہ اختیار کرون مین دو رکعت نماز کو کیونکہ جنت مین اپنے مزے مین مشغول رہون گا اور دو رکعت
مین اپنے رب کے ساتھہ مشغول رہون گا اور اسکو اوس سے کیا نسبت ہے نماز تہجد افضل نماز
بعد فرض کے تہجد ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو رکعت تہجد کی بہتر ہین دنیا و ما فیہا سے ولو
لا ان اشق علی امتی لفرضتھما علیھم اگر امت پر مشقت ہوتی تو اوسکو مین فرض ٹھہراتا اور بہی
حدیث مین ہے صل من اللیل نماز پڑھہ رات کی اگرچہ مقدار دودہ دوہنی بکری کے عوارف مین ہے
کہ ہوتا ہے یہ اندازہ بقدر چار رکعت کے اور کہا گیا مقدار دو رکعت کے ایک رکعت تہجد کی بہتر
ہے ہزار رکعت سے پس طالب کو چاہئے کہ اوسکے ادا کرنے مین سستی نکرے ؎ اے خواجہ چہ جوئی
زشب قدر نشانی ٭ ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی ٭ حق تعالی نے نماز تہجد کی ترغیب مین
اور تہجد گذارون کی تعریف مین ارشاد فرمایا کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون۔ تتجافی جنوبھم
عن المضاجع یدعون ربھم الایہ و من اللیل فاسجد لہ و سبحہ لیلا طویلا ان ناشئۃ اللیل
ھی اشد وطأ و اقوم قیلا والذین یبیتون لربھم سجدا و قیاما اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے تہجد کے لئے اپنے تئین بیدار کیا اور کلمہ توحید اور الحمد للہ و سبحان اللہ
و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہکے اللھم اغفرلی کہا یا دعا کی اوسکی دعا قبول ہوتی ہے پس
اگر وضو کرے اور نماز پڑھے نماز اوسکی مقبول ہوتی ہے اللہ تبارک و تعالی ہر رات آسمان

دنیا پر اوترتا ہے جبکہ ثلث آخر شب کا باقی رہتا ہے فرماتا ہے کون مجکو پکارتا ہے کہ مین اوس کی
دعا قبول کرون کون مجھسے مانگتا ہے اوسکو دون کون مجھ سے استغفار کرتا ہے کہ مین اوسکو بخشون
حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے تم رات کو اوٹھا کرو یہ عادت ہے اون صالحون کی جو تم سے پہلے تھے
تمھارا قرب ہے رب سے کفارہ ہے گناہون کا مانع ہے گناہون سے عائشہ رضنے کہا تو قیام لیل
کو مت چھوڑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اسکو نچھوڑتے اگر بیمار یا کسلمند ہوتے بیٹھکر پڑہتے۔
عاقبۃ المتقین مین ابن عمر سے مرفوعا ہے جس نے دس آیتین پڑھین وہ غافلون مین نہین لکھا جاتا
ہے جسنے سو آیتین پڑھین وہ قانتین مین ہوا جس نے ہزار آیتین پڑھین وہ مقنطرین مین ہے
یعنے اوسکو ایک قنطار اجر ملیگا حافظ منذری نے کہا سورہ تبارک سے آخر قرآن تک ہزار آیتین
ہوتی ہین اللہ تعالی رحم کرے حافظ منذری و صاحب عاقبۃ المتقین پر کہ فائدہ عجیبہ سے ہم کو
خبر دی کہ یہ دو خبر یاد ہین اور پڑھنے ہین نماز تہجد کے آسان ہین اور اجر اسکا بے حساب اللہم
وفقنا لما تحب وترضی حدیث مین ہے رات کو ایک ساعت ایسی ہوتی ہے اگر کبھی مسلمان
کو ملجاوے وہ اللہ سے سوال خیریت دنیا و آخرت کا کرے تو اللہ اوسکے سوال کو پورا کرے جو وقت
کہ بندہ نماز کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو کہتا ہے پروردگار کہ دیکھو میرے بندے کی طرف نکلا اپنی
چادر سے اور چھوڑ دیا اپنی خوبصورت عورت کو مناجات کرتا ہے مجھسے گواہ رہو اے فرشتو تحقیق
کہ مین نے بخشا اون کو جس نے پڑھی دو رکعت اندھیرے گھر مین سات رکوع و سجود پوری پوری
کے واجب ہوتی ہے اوسکے لئے جنت بغیر حساب اور عذاب کے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا
جو کوئی نماز تہجد گذارے مین اوسکو بہشت مین لاؤن اور ساعتہ وسطی اور سبابہ کے اشارہ فرمایا
کہ مین اور تہجد گذار ایسا ملے رہین ابوہریرہ کی حدیث مین ہے کہ تہجد گذار پر حق تعالی کی رحمت جیسے
اور مینہ نازل ہوتی ہے یہان تک بیان احادیث ہے آب ہم اولیاء اللہ کے اقوال کو نقل
کرتے ہین شاہ عبد القدوس گنگوہی فرماتے ہین دولت بیداری شب بیداران کانند کہ بشبہائے
زندہ دلانند تجافی جنوبہم مدح ایشانست مردہ دلان کہ غافل اند از دولت بیداری شب

چہ دانند کہ شب چیست و چہ نور دارد ؎ دولت جاوید خواہی خیز شبہا زندہ دار ؛ خفتہ نابینا بود دولت
بہ بیداران رسد ؛ جامی فرماتے ہین ؎ دوست بیدار و مرد عشق آئین ؛ سر راحت نہادہ بر بالین
تے قیوم ملیش تو قائم ؛ تو گرفتار مردگان دائم ؛ چند باشی درین معاملہ گرم ؛ شرم بادت درین
معاملہ شرم ؛ فضیل کہتے ہین کہ ہر شب حق تعالی فرماتا ہے این المدعون لمحبتی فی النہار کہان
ہین دعوی کرنے والے میری محبت کا دن مین آیا ہنین دوست رکھتا ہے ہر ایک خلوت کو اپنے
دوست کے سوا ابین اپنے دوستون پر مطلع ہون اور فردا ے قیامت مین اون کی آنکھہ
ٹھنڈی رکھونگا قشیری رح تفسیر تعالم خائنۃ الاعین مین فرماتے ہین کہ محبون کے آنکھون کی
خیانت یہ ہے کہ مناجات کے وقت نیند کو آنکھہ کے قریب آنے دین مَنْ نام عنی نام عنہ وصالی
؎ خواب را با دیدۂ عاشق چہ کار ؛ چشم او چون شمع باشد اشکبار ؛ چشم ہاے عاشقان را خواب
نیست ؛ ہمچو ماہی کش بپہلو آب نیست ؛ قطعہ آنرا کہ غم یار بود چون خسپد ؛ چشمیکہ در و خار بود چون
خسپد ؛ ای دل تو گنہ مے کنی و مے خسپی ؛ آنکس کہ گنہگار بود چون خسپد شعر عجب للمحب کیف
ینام مہلا نوم علی المحب حرام ؛ جو ازل مین سعید ہے اور محبت الہی اوسکے دلمین جاگیر ہو گئی وہ
کبھی سستی نکریگا ؎ جس نے دیکھا خواب خوش روز ازل ؛ وہ نہین لاتا ہے طاعت مین خلل ؛ بار محنت
کو اوٹھاتا ہے یہان ؛ بے قصور و بے فتور و بے تکان ؛ ؎ بقدر الجد تکتسب المعالی ؛ ومن
رام العلا سہر اللیالی ؛ تروم العز ثم تنام لیلا ؛ یغوص البحر من طلب اللآلی ؛
نماز تہجد بہترین تحفہ ہے نزدیک جناب باری جل شانہ کے نظم حشر مین پوچھے گا بندون سے خدا ؛
پیشکش میرے لئے لائے ہو کیا ؛ کیا تمھارے پاس دستاویز ہے ؛ ارمغان کیا روز رستاخیز ہے ؛
واسطے حق کے تو کم کر خورد و خواب ؛ ہے یہ از بس ارمغان پر ثواب ؛ ہو قلیل النوم مما یہجعون ؛
صبح کے دم ہو تو از یستغفرون ؛ آل داؤد علیہ السلام رات دن کی ساعتون کو تقسیم کرتے تھے یعنے
ہر ساعت مین ایک اونھون مین سے واسطے عبادت کے قائم ہوتے حسن بصری رح فرماتے ہین کہ وا
قیام شب اتنا فرماتین کہ قدم مبارک سوج جاتے تھے بزرگان دین جیسے عثمان بن عفان سعید بن

جیسے تمیم داری اور امام اعظم رضی اللہ عنہم ہر رات مین ایک قرآن شریف ختم کرتے تھے اور امام اعظم کی چالیس
سال عشا کے وضو سے صبح کی نماز پڑھنا مشہور ہے اور بزرگان دین سے تھوڑے وقت کے عرصہ مین بڑے
بڑے کام ہوتے ہین جیسے یکشب مین چار ختم قرآن تو ایسی باتون پر انکار نکرے یہ منجملہ کرامات ہے اور اصل
اسکی قصۂ معراج ہے جنید بغدادی کو کسی نے خواب مین دیکھا اور پوچھا کہو کہ اللہ نے تمہارے ساتھ
کیا معاملہ کیا آپ نے فرمایا بے کار ہوگئین عبادتین اور نیست ہوگئین اشارتین اور کام نہ آیا کچھ الا
رَکِیْعَاتٌ رَکَعْنَاهَا فِی جَوْفِ اللَّیْلِ مگر چند رکعتین جو آدہی رات کو ہم نے پڑھی تہین نقل ہے
کہ ایک بزرگ کی ایک شب نماز تہجد کی فوت ہوئی سو دن کو گہوڑے پر سے گر پڑے اور پاؤن ٹوٹ گیا جب
اون بزرگ نے غور کیا کہ آیا مجھسے کون ایسی خطا ہوئی جو یہ نتیجہ ملا ہاتف غیبی نے آواز دی کہ تم سے
آج نماز تہجد فوت ہوئی یہی سبب ہے بعض بزرگون کا قرآن شریف بے وضو چھونے کے سبب ہاتھ
کٹ گیا اور بعض کا دست چپ سے قرآن شریف لینے کے سبب تنبیہ ہوئی مطلب یہ کہ ابرار کا معاملہ
بہت دشوار ہے بہ نسبت اشرار کے اشرار کو مہلت ملتی ہے وہ باعث شقاوت ہے ابرار کو آناً فاناً
تنبیہ ہوتی ہے اور یہ اون کی سعادت ہے جو شخص نماز تہجد پر مداومت کرتا ہے تو بھی اپنے انجام
سے بے فکر ہونا نہ چاہئے اور ہمیشہ خاتمہ کا ڈر رکھے کیونکہ بسا عابد مثل برصیصا و بلعام باعور کے
مردود ہوگئے شعر ؎ یا راقدا للیل مسرورا باولہ ؛ ان الحوادث قد یطرقن اسحارا ؛
لا تامن بلیل طاب اولہ ؛ فرب آخر لیل اجج النارا ؛ تہجد گذار کو چاہئے کہ صبح کی نماز
کی حفاظت کرے جماعت سے گذارے ایسا نہ ہو کہ تہجد کی ماندگی سے صبح کی نماز قضا کرتا رہے یا تنگ
وقت مین بے جماعت پڑھے ابو العالیہ کہتے تھے اعظم ذنوب یہ ہے کہ آدمی قرآن سیکھ کر سو رہے
نماز تہجد مین نہ پڑھے ابراہیم ادہم نے بیت المقدس مین یہ سنا کہ اوٹھنا رات کا بچاتا ہے شعلۂ دوزخ
سے اور ثابت رکھتا ہے قدم کو صراط پر فلا تساهل فی قیام اللیل پس قیام شب مین سستی نکر
سلیمان علیہ السلام کی مان نے کہا اے بیٹے نہ سو تو رات مین بس جو کوئی سو یا رات بہر جائیگا یوم
القیمۃ وَھُوَ مُفْلِسٌ مِنَ الْحَسَنَاتِ آئیگا قیامت مین اس حال مین کہ مفلس ہوگا نیکیون سے

اویس قرنی رضہ ایک شب سجدہ مین لبسر کرتے اور ایک شب رکوع مین ۵ رات کو جبکہ لوگ سوتے ہین ٭
اہل دل جاگتے ہین روتے ہین ٭ کاٹتے گاہ ہین رکوع مین رات ٭ لاکھ زاری و سوخشوع کے ساتھ ٭
کبھی رہتے سجود مین ہین پڑے ٭ صبح کرتے ہین گہہ کھڑے ہی کھڑے ٭ سفیان بن عیینہ کہتے تھے جب
میرا دن سفیہ کا سا دن اور میری رات جاہل کی سی رات ہو تو پھر مین اس علم کو جسے مین نے لکھا
ہے کیا کرون حسان بن عطیہ نے کہا کہ جو شخص قیام لیل کو طویل کرے گا اللہ اوسپر طول یوم القیمۃ
کو آسان کردے گا ابراہیم ادہم نے کہا ہے میزان مین بہت بھاری وہ عمل ہین جو بدن پر بہت
بھاری ہین پس تہجد سے کوئی عمل ثقیل تر نہین جو شخص تہجد کے لئے بیدار ہوا پھر نیند کے غلبے
سے سو گیا تو اوسکی میزان مین ایک حسنہ لکھین گے جسکے سبب قیامت مین اوسکی نجات ہوگی تہجد
کی بارہ رکعت ہین اور آٹھ بھی جسقدر قرارت قرآن میسر ہو پڑھے مین بڑی فضیلت ہے
جیسے سورہ طٰہٰ سجدہ یٰسین زمر دخان انا فتحنا واقعہ حدید حشر ملک مزمل بعض ہر دوگانہ مین آیۃ الکرسی
و آمن الرسول پڑھتے ہین آسان طریقہ یہ ہے کہ لبعد فاتحہ تین تین بار قل ہو اللہ پڑھے اور رکوع
و سجود کی تسبیح ہو سکے تو پانچ یا سات بار کہے جیسا طول قیام مین ثواب ہے ویسا ہی طول سجدہ مین بھی
فضیلت ہے اہی لوگونپر یہ بہت آسان عبادت ہے طاقت کھڑے رہنے کی نہو تو بیٹھکر پڑھین
اگر نیند کے غلبے والا اور بے توفیق ہے تو سونے سے پہلے پڑھ لے اگر نزلہ کے سبب پانی سے ضرر ہو یا
پانی نپاوے تو تیمم کرلے اگر نماز نہ پڑھ سکے تو قبلہ رخ بیٹھکے لا الہ الا اللہ سو بار سبحان اللہ
و بحمدہ استغفر اللہ و اتوب الیہ سو بار درود سو بار پڑھ لیوے جو شخص طالب آخرت ہے اور
ہشیار ہے اوسکو یہ باتین ضرور ہین اس زمانہ غفلت مین پنجگانہ اوسکے شرائط کے ساتھ ادا کرین تو
لیکن ہے نماز تہجد کہان ادا ہو سکتی لاکن بعض احباب میرے ایسے ہین کہ قیام لیل کے شائق ہین
اونھین کی ترغیب کے لئے مین نے یہان لکھا ہے ہر حالمین حضور قلب چاہئے خواجہ بندہ نواز فرماتے
ہین ۵ دل اگر خفتہ بود دیدہ بیدار چہ سود ٭ خانۂ ویران چہ شود رونق بازار چہ سود ٭ ای ہمین
نشستن و برخواستنت نیت نماز ٭ دل چو حاضر نشود جنبش بیکار چہ سود ٭ جب توفیق حق سے

نماز تہجد میسر ہو تو خود پسندی و عجب نکیا چاہئے اگر خیال فاسد آوے تو بزرگان دین کے حالات کو یاد کرنا چاہئے تاکہ یہ عجب دفع ہوے ازدل و ازدیدہ ات بس خون رود ؎ تا زتو این عجب بیرون رود ؎ بسا لوگ ہین کہ دو چار روپیون کے لئے ساری رات بیدار رہتے ہین وہ خود پسندی نہین کرتے اور خیال کرے کہ اسوقت کتنے آدمی جنگل اور میدان اور دریا مین اور شہرون مین ڈرنے والون اور عاجزی کرنے والون سے اوٹھے ہون گے اور خدا تعالی کے دروازے پر کھڑے ہون گے دل بریان چشم گریان اور زبان پاک رکھتے ہونگے پس میری نماز لائق اوس پادشاہ بزرگ کے کیسی ہوگی یہ سوچکے اپنے عمل صالح کو محض حق تعالی کی توفیق سے سمجھے جو اپنے عمل کو بڑا جانے اوسکے نیک عمل بگڑ جاتے ہین اور عجب ہے اس سے جو نہین ملاحظہ کرتا ہے نظر کو اوسکے جس نے اقرب الیہ من حبل الورید ہے اور نہ التفات کرتا ہے طرف اچھا جاننے اللہ کے اور اوسکے ملائک اور انبیا اور اولیا اوسکے کے اور نہ مشغول ہوتا ہے ساتھ اعمال صالحہ اور التفات کرتا ہے طرف اچھا جاننے اقربا اور احباب اور اعدا اوسکے کے پس جبکہ انسان عمل سے ارادہ نمائش کا کرتا ہے تو وہ سبب ہے واسطے عذاب کے چونکہ مین نے پہلے ہی سے وعدہ مختصر کا کیا تھا اسلئے باقی اعمال صالحات کو اختصار کے ساتھ لکھتا ہون روز جمعہ دوسرے دلون کے موافق بیکار نہ چھوڑے درود اور سورۂ اخلاص اور کلمہ تمجید زیادہ تر پڑھے سورہ یس اور کہف بھی غسل کرے سویرے مسجد کو جاوے ہو سکے تو صلوۃ التسبیح پڑھے جمعہ کی مقبول ساعت مین دعا مین مشغول ہووے خاص کرکے عصر سے غروب آفتاب تک دعا مین ذکر مین اور درود شریف مین مشغول ہووے حدیث مین ہے تم روز جمعہ مجھپر بہت درود بھیجا کرو درود مجھپر عرض کئے جاتے ہین جس نے دیا دن جمعہ اوسکے سارے گناہ بخشے گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر عمل ابن آدم کا دوچند ہوتا ہے ایک حصہ سے دس گنا سات سو گنے تک ہوتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اوسکی جزا مین دونگا روزہ سپر ہے آگ دوزخ سے جس نے افطار کرایا صائم کو اوسکو برابر صائم کے اجر ہوگا اور صائم کے اجر مین کم نکیا جاوے گا جس نے پانی پلایا کسی روزہ دار کو اللہ میرے حوض سے اوسکو پلاوے گا پھر وہ پیاسا نہ ہوگا جبتک کہ جنت مین جاوے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان سے اور ثواب کے واسطے

(حاشیہ: روز جمعہ — روزہ رمضان — فضیلت روزہ — زعبادت شب قدر)

رمضان کی راتون مین نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ بخشے جاوینگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان
سے اور ثواب کے واسطے شب قدر مین جاگے گا اور نماز پڑھیگا تو اوسکے اگلے گناہ معاف ہوجاوین گے
شب قدر مین اکثر یہ دعا پڑھے اللھم انک عفو تحب العفو حضرت نے یہ دعا بی بی عائشہ کو سکھلائی
تھی شب قدر کے قیام کا اجر برابر ہزار رات کے ہے ماہ رمضان مین ہر فرض کا ادا کرنا برابر ستر
فرض کے اجر رکھتا ہے اعتکاف عشرہ اخیرہ رمضان مین مسنون ہے اوس سے آتش دوزخ سے نجات ملتی
ہے جس نے اعتکاف کیا ایک دن اللہ کے لئے کریگا اللہ درمیان اوسکے اور نار جہنم کی تین خندق دور تر خافقین
صدقہ فطر دینے سے روزہ قبول ہوتا ہے ابن عباس کہتے ہین فرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ
فطر کو واسطے پاک ہونے صائم کے لغو و رفث سے مساکین کے کھانے کو سو جس نے ادا کیا اوسکو پہلے نماز
سے تو یہ زکوۃ مقبولہ ہے روزہ ستہ شوال برابر صیام دہر کے ہے ہر نیکی دس گنی ہوتی ہے آدمی گناہون
سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا آج اوسکی مان نے اوسکو جنا ہے صاحب قربانی کو بدلے ہر بال کے ایک نیکی
ملتی ہے صاحب قربانی ذبح کر سکے تو قربانی کے پاس رہے حضرت نے فرمایا اے فاطمہ تو اپنی قربانی
کے پاس حاضر ہو جو قطرہ خون کا گرے گا تیرے اگلے گناہ بخشے جاوینگے کہا یہ خاص میرے لئے ہے یا سبکے
لئے فرمایا ہمارے لئے اور سارے مسلمانون کے لئے ہے قربانی واجب ہے ہر مسلمان مقیم غنی پر قربانی
دبلی اور آدھی دم کٹی ہوئی یا آدھا کان کٹا ہوا نہو اور جائز نہین وہ بکری جو لنگڑی ہو اور کانی اور
بیمار جو گھانس کھا نہ سکے اور وہ جو جاتی رہے بینائی آدھی سے زیادہ (فضیلت عشرہ ذیحجہ) حدیث
خدا کے نزدیک کوئی عمل صالح کسی زمانہ مین ایسا محبوب نہین ہے جو ان ایام عشرہ مین ہے پوچھا کیا جہاد
بھی اسکے برابر نہین فرمایا ہان جہاد بھی نہین ہے تین بار یہی ارشاد کر کے فرمایا مگر یہ اور بات ہے کہ کوئی
آدمی اپنی جان و دولت لیکر نکلے پھر واپس نہ آوے ان دنون مین روزہ رکھنے کا بڑا ثواب ہے
روزہ آٹھوین ذیحجہ کا کفارہ ہے ایک برس کے گناہون کا حدیث مین ہے جس نے شب بیداری کی چار
رات واجب ہوئی اوسکے لئے جنت یا مغفرت آٹھوین شب ذی حجہ کی اور رات عرفہ کی اور رات عید
قربان کی اور رات عید فطر کی جو ان راتون مین بیدار رہے قیامت کے ہول و دہشت سے امن مین ہے

عرفے کا روزہ دو سال کے گناہون کا کفارہ ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے ان ایام عشر مین تسبیح تحمید تہلیل تکبیر
بہت کہا کرو ہر دن کا روزہ برابر روزہ ایکسال کے ہر رات کا قیام برابر شب قدر کے اجر رکھتا ہے باوجود
اتنی فضیلت کے لوگ غافل رہتے ہین عرفے کے دن بہترین دعا کلمۂ توحید کی کثرت ہے اور تکبیر تشریق
کہنی واجب ہے اور عمل صالح لقولہ تعالی وَاذْکروا اللہ فی ایام معدودات حدیث مین ہے زَیِّنُوا اَعْیَادَکُم
بالتکبیر یعنے زینت دو اپنی عیدون کو بسبب کہنے تکبیر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیر اور جمعرات
کے دن اعمال عرض کیے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ جب میرے عمل عرض کئے جاوین تو مین روزہ دار ہون
اوسان دونو دنو مین اللہ ہر مسلمان کو بخشتا ہے مگر مہاجرین کو فرماتا ہے اونکو چھوڑ دو جبتک کہ یہ باہم صلح کرین
جمعرات کے ساتھ جمعہ کا روزہ بھی ملالیا تو اوسکے لئے جنت مین محل بنایا جاتا ہے حضرت علیہ السلام نے ابوہریرہ
کو اور ابو دردا کو وصیت کی تھی کہ ہر مہینے مین تین روزے رکھا کرو یہ تینون روزے برابر صوم دہر کے ہین یعنے
تیرھوین چودھوین پندرھوین تاریخ مین ہر دن دس گناہ مٹ جاتے ہین ہر نیکی دس گنی ہو جاتی ہے
ہر ایک دن کا محرم مین روزہ رکھنا برابر تیس دن کے ہے روزہ دن عاشورے کا کفارہ ہے ایک سال کا اوسکے
ساتھ ایک روزہ ملائے تنہا نہ رکھے مسلم کی روایت مین ہے کہ نوین دسوین کو رکھو حضرت نے فرمایا جس
شخص نے وسعت کی اپنے اہل وعیال پر دن عاشورے کے وسعت کریگا اوسپر خدا سارے برس حدیث
مین ہے جب شب نصف شعبان ہو تو تم رات کو قیام کرو اور دن کو روزہ رکھو اللہ اوس رات غروب
آفتاب سے طرف آسمان دنیا کے نازل ہو کر فرماتا ہے ھَلْ مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ - آیا ہے کوئی بخشش مانگنے والا کہ
مین اوسکو بخشون کون ہے رزق مانگنے والا کہ مین اوسکو رزق دون کون ہے مبتلا کہ مین اوسکو تندرست
کرون یہانتک کہ فجر ہو اور ساری خلق کی مغفرت کرتا ہے مگر مشرک وکینہ ور اور قاتل نفس کی آدمی کو
چاہیے کہ ان گناہون سے توبہ کرے اور بزرگی والے رات دن مین اون دونون کے سر لیکا غافل نہ رہے
لا الہ الا اللہ سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ اور درود بہت پڑھے قولہ
تعالی وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ قرآن شریف مین جابجا نماز کے ساتھ زکوۃ کی تاکید ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بنیاد نماز کی پانچ چیزون پر ہے منجملہ اون کے ایک زکوۃ ہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع

کوئی بندہ جو نماز پنجگانہ پڑھتا ہے رمضان کا روزہ رکھتا ہے زکوۃ نکالتا ہے کبائر ہفتگانہ سے بچتا ہے مگر اوسکے
لئے دروازے جنت کے کھول دئے جاتے ہین کلام مجید مین زکوۃ نماز کے ساتھ بیاسی جگہ مذکور ہے زکوۃ کے
معنے ہین بڑھنا اور پاک کرنا زکوۃ سے مال بڑھتا ہے اور پاک ہوتا ہے بسبب نکالنے حق فقرا کے اور واجب
ہوتی ہے علی الفور وقت تمام ہونے سال کے یہان تک کہ گنہگار ہوتا ہے اسکی تاخیر سے بلاعذر نصاب زکوۃ
ساڑھے باون روپے ہین ہر پانچ اونٹ مین ایک بکری۔ تیس گاے یا بھینس مین تبیعہ یعنے جس بھینس یا گاے
یا نر کا دوسرا برس شروع ہو بکریان جب چالیس ہون تب ایک سو بیس تک ایکسالہ ایک بکری دے اور
جب زیادہ ہون تب دو بکری دے دو سو تک کھیتی جو برسات سے ہو دسوان حصہ اوسمین زکوۃ ہے اور جو
پانی ڈول سے دیوے تب بیسوان حصہ زکوۃ ہے حدیث مین ہے کہ اللہ تعالی پالتا ہے تمھاری ایک کھجور ایک
لقمے کو جس طرح کوئی تم مین بچا گھوڑے یا اونٹنی کا پالتا ہے یہان تک کہ وہ برابر کوہ احد کے ہوجاتا ہے
اور فرمایا حضرت نے بڑھگیا ایک درہم لاکھ درہم پر یعنے امیر کا لاکھ روپیہ دینا فقیر کا ایک پیسہ دینا اجر مین
برابر ہوتا ہے حضرت نے فرمایا بچو تم آگ دوزخ سے اگرچہ آدھی کھجور کے صدقہ سے۔ صدقہ بجھاتا ہے اللہ کے
غضب کو دور کرتا ہے بری موت کو صدقہ دوستون پر صدقہ وصلہ دونون ہوتا ہے افضل صدقہ وہ ہے جو دی
رحم دشمن پر ہو اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی دن بندے صبح نہین کرتے مگر دو فرشتے آسمان سے
اوترکے یہ کہتے ہین کہ ای اللہ عوض دے خرچ کرنے والے کو دوسرا یہ کہتا ہے کہ اے اللہ تلف کر کنجوس کو اور اپنی
حیات مین ایک درہم دینا بہتر ہے اوس سے کہ بعد موت کے سو درہم دیوین اور جمیع انواع صدقات کو غنیمت
جانے از انجملہ راستہ گم کئے ہوئے کو راستہ بتلانا۔ لوگون سے اذیت کی چیز کو دور کرنا بھلی بات کا حکم کرنا منع کرنا
بری بات سے ہاتھ پکڑ کر اندھے کو لیجانا حدیث مین ہے اسماع الاصم صدقہ سنا دینا بہرے کو صدقہ ہے
پیٹ بھر دینا ایک بھوکے کا اپنے اہل پر ثواب کی توقع سے خرچ کرنا اور مراد کسی شخص کی کہ قاصر ہے اس کے
بیان سے دوسرے کو سمجھا دینا تسبیح و تکبیر و تہلیل کہنی اپنی عورت سے پارسائی کے لئے صحبت کرنی زنا سے باز
رہنا مدد کرنی آدمی کا اوسکے سامان اوٹھانے مین اپنے سواری پر درمیان دو شخص کے عدل کرنا دور کرنا
کسی چیز کا چہارپایہ سے ہر قدم جو واسطے نماز کے اوٹھاتا ہے نفقہ کرنا اپنے اہل پر تبسم کرنا اپنے بھائی کو

انواع صدقات

دیکھ کے اور درخت بیرنا اور زراعت کرنی تاکہ اوس سے طالب رزق روزی کھاوے سکھانا علم نافع کا
کھودنا نہر اور چاہ کا بنا کرنا مسجد کا مصحف مجید جو اپنے واسطے رکھہ چھوڑے اور جمیع مومنین کی بخشش مانگنی
درود شریف پڑھنا اور فرزند جو بعد موت والدین کی بخشش مانگے اور عاریت دینا جانورون کا عاریت
دینا ڈول کا اور صلاح کروانا درمیان مین مسلمانون کے مدد کرنا کسی حاجت مند ملہوف کی صدقہ ہے
غرض انواع صدقات اعمال صالحات سے ہین انکو غنیمت جانے اور تا بمقدور بجا لاوے اور بدترین صدقہ وہ ہے جو اپنے
صدقہ کو واپس لیوے اور وہ حدیث کہ جس کے پاس صدقہ نہو تو وہ یہود پر لعنت کرے سو موضوع ہے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مَن اَرکوا الھُمُوم وَالغَمُوم بِالصَّدَقَات الخ یعنے تدارک کرین اندوہ و غم کو ساتھ
دینے صدقون کے دور کرے اللہ تعالیٰ تم سے نقصانون کو اور مدد دیوے تم کو تمھارے دشمنون پر اور ثابت
رکھے وقت سختی کے تمھارے قدمون کو داؤد علیہ السلام نے دعا کی کہ الٰہی میزان دیکھون اللہ نے خواب مین
بتلایا اوسکی عظمت سے بےہوش ہوگئے جب ہشیار ہوئے تو عرض کی الٰہی مَن الَّذِی یَقدِر اَن یملاء کفتہ
مِنَ الحَسَنَات الٰہی کون شخص اسکے پلے کو حسنات سے بھر سکتا ہے فرمایا اے داؤد جس وقت خوش ہوتا ہون
مین اپنے بندے سے تو ایک کہجور کی خیرات کے ثواب سے بھر دیتا ہون حضرت علیہ السلام نے فرمایا سخی
قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے بعید ہے آگ دوزخ سے جاہل سخی دوست ہے اللہ کو عابد بخیل سے
حدیث ہے جو کوئی مسلمان کپڑا پہناوے یا کھلاوے یا پلاوے پہناوے گا اللہ اوسکو بہشت کے سبز
لباسون سے اور کھلاوے گا بہشت کے میوون سے اور پلاوے گا اوسکو اللہ شراب مہر کی ہوئی سے تا امان
یابی ز قہر کردگار ؛ صدقہ میدہ در نہان و آشکار ؛ افضل عمل حج مبرور ہے یعنے جس مین کوئی معصیت
واقع نہو کسی نے کہا مبرور وہ حج ہے کہ بعد اوسکے پچھلا حال اگلے حال سے اچھا ہووے یہ علامت ہے قبول
ہونے کی جس کا حال بعد حج کے خراب ہو جاوے تو یہ علامت ہے مردود ہونے کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے
حج کیا پھر فحش نکیا فسق نہ کیا وہ اپنے گناہون سے ایسا پھرا جیسے آج اوسکی مان نے اوسکو جنا ہو حج مبرور
کی جزا سوا جنت کے کچھ نہین ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نکلا حج کو پھر مر گیا لکھتا ہے اللہ تعالیٰ
واسطے اوسکے اجر حاجی کا قیامت کے دن تک حدیث مین ہے کہ نفقہ حج مین مثل نفقہ کے راہ خدا مین سات

قولہ تعالیٰ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا اس آیت مین زیارت کرنی آنحضرت کی سنت اور قربت ہونے کی دلیل ہے درۃ المضیہ اور جذب القلوب مین بہت احادیث لکھی ہین از انجملہ جو کوئی خاصکر میری زیارت کرے وہ قیامت کو میرے ہمسایہ مین رہے گا من زار نی وجبت لہ شفاعتی جس نے زیارت کی میری واجب ہے اوسکے لئے شفاعت میری جس نے زیارت کی میری بعد میری موت کے اوسنے گویا زیارت کی میری حیات مین۔ جو کوئی مرسکے مدینے مین تو وہین مرے مین شفاعت کرون گا اوسکی جو وہان مرے گا جو حضرت علیہ السلام کی زیارت کرتا ہے حق تعالیٰ اوسکے گناہون کو بخشتا ہے اور وہ شفاعت کا مستحق ہوتا ہے اور سلام اسطرح پڑھے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ السلام علیک یا صفوۃ اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ السلام علیک یا سید المرسلین السلام علیک یا امام المتقین السلام علیک یا من ارسلہ اللہ رحمۃ للعلمین السلام علیک یا شفیع المذنبین۔ السلام علیک یا مبشر المحسنین السلام علیک یا خاتم النبیین وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین والملائکۃ المقربین وعلی الک واھل بیتک واصحابک اجمعین وسائر عباد اللہ الصالحین نظم سلام علی احمد المرسل ؛ سلام علی الاجمل الاکمل ؛ سلام علی زبدۃ العلمین ؛ سلام علی نخبۃ المتقین ؛ سلام علی اشرف الکائنات ؛ سلام علی صاحب البینات ؛ سلام علی افضل الانبیاء ؛ سلام علی سید الاصفیاء ؛ سلام علی خاتم المرسلین ؛ سلام علی شافع المذنبین ؛ سلام علی ذی المقام العلی ؛ سلام علی عالی الدرج فی السماء ؛ انا عبدک المذدری یا رسول ؛ تقبل سلامی بحسن القبول ؛ اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی آل محمد کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغفلون یا ارحم الراحمین بجاہ سید المرسلین اس مسکین کو حج و زیارت رسول کریم سے مشرف کر اور جو صاحب ہمت مجکو اس سفر مین تائید کرتے ہین اونکو دونون جہان مین جزاے خیر عنایت فرما آمین۔

اجر تلاوت کا بے حساب ملتا ہے ماہر قرآن ہمراہ سفرۂ کرام بررہ کے ہوگا اور جو محنت سے قرآن شریف

سیکھتا پڑھتا ہے اوسکو دوہرا اجر ملیگا قیامت کے دن قرآن اوسکی شفاعت کریگا ابن عباس نے فرمایا کہ حق تعالیٰ کفیل ہوا واسطے اوس شخص کے جو قرآن پڑہے اور اوسپر عمل کرے تو وہ نہ گمراہ ہووے دنیا مین نہ بدبخت ہووے عقبےٰ مین پھر اس آیت کو پڑھا فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى حدیث مین ہے جسنے پڑھا قرآن اور حافظ ہوا پھر اوسکے حلال کو حلال اور اوسکے حرام کو حرام جانا تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین اور شفیع بنائیگا اوسکو دس گھر والون مین اوسکے وہ سب ایسے ہونگے جنکے لئے دوزخ واجب ہوچکی ہر مومن کو چاہئے کہ چالیس روز مین ایک ختم قرآن کرے بعد نماز صبح یٰسین اور بعد نماز عشا سورہ تبارک الذی پڑھلے اور سورہ اخلاص تہجد اور نماز نفل مین پڑھتے رہین مولف نے ابواب قرآن کو فیض الرحمن فے آداب القرآن مطبوعہ میور پریس دہلی مین بخوبی لکھا ہے جو چاہے اوسمین دیکھے اکثر لوگ قرآن شریف کی تلاوت سے غافل ہین اسمین بڑی وعید آئی ہے چاہئے کہ تدبر و تفکر سے تلاوت کرین قولہ تعالیٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یاد کرو مجھکو یاد کرون گا مین تمکو جسکو خدا یاد کرے وہ دوزخ مین بچاوے گا اللہ کا یاد کرنا بندے کے حق مین بڑی نعمت ہے جو کوئی خدا کو یاد نہین کرتا اسکا ذکر خدا بھی نہین کرتا ذکر الٰہی شہادت اور صدقہ دینے سے افضل ہے دولتمند جو مسندون پر بیٹھے ہوئے ذکر الٰہی کرتے ہین بہشت مین داخل ہونگے ذاکر کو فرشتے گھیر لیتے ہین رحمت خدا کی اون کو ڈھانپ لیتی ہے اللہ اپنے پاس کے لوگون مین اون کا ذکر کرتا ہے سب سے زیادہ نجات دینے والا عذاب سے یہی ہے لا الٰہ الا اللہ سے رطب اللسان رہے اصل ذکر یہی ہے کہ جب کوئی گناہ سامنے آوے تو خدا کو یاد کرکے اوس سے بچ جاوے سہل بن عبد اللہ کہتے ہین ہر روز حق سبحانہ ندا کرتا ہے اے میرے بندے بڑی بے انصافی ہے اذکرک وتنسانی مین تجھکو یاد کرتا ہون اور تو بھول جاتا ہے اور بلاتا ہون تجھکو اپنی طرف اور جاتا ہے تو طرف غیر کے اور مین تجھ سے بلاؤن کو دور کرتا ہون اور تو معتکف ہے گناہون پر پھر کیا جواب دیگا تو مجھکو قیامت کے دن اللہ جل شانہ نے قرآن مین ذکر کثیر کا حکم فرمایا ذکر کثیر کے یہ معنے ہین کہ مومن تہ دل سے اللہ کو یاد کرتا ہے پس چین پاتے ہین تمامی اعضا اوسکے پس باقی نہین رہتا ہے کوئی عضو مگر باطن مین ذکر رہتا ہے تو جسوقت کہ ارادہ کرتا ہے اپنے ہاتھ کو طرف کسی چیز کے جو اللہ نے منع کیا ہے پس کھینچ لیتا ہے ہاتھ کو اور جسوقت پھیلاتا ہے قدم کو طرف کسی چیز کے یاد کرتا ہے اللہ کو پس روکتا ہے قدم کو مگر ...

چیز مین جس مین اللہ کی خوشنودی ہے یہی حال ہے نظر کا اور سمع کا اور زبان کا اور اعضا اوسکے نگاہ رکھے گئے ہین ساتھہ مراقبہ اللہ تعالی کے اور رعایت مین حکم آلہی کے اور حیا نظر سے اللہ تعالی کے پس یہی ہے ذکر کبیر ایسا ہی طہارت القلوب مین حدیث مین ہے اعظم الناس درجۃ الذاکرون اللہ یعنے بڑے درجے والے لوگون مین ذکر کرنے والے ہین بازار مین جو کوئی کلمہ توحید پڑھتا ہے اوسکے لئے لاکہہ نیکیان لکھی جاتی ہین لاکھ برائیان مٹائی جاتی ہین لاکھہ درجے بڑھتے ہین لوگ اس فضیلت سے غافل ہین ضرور ہے کہ دوکاندار بھی فرصت کے وقت یہ کلمہ پڑھا کرین سبحان اللہ وبحمدہ جو سو بار کہے اوسکے لئے ہزار نیکیان لکھی جاتی ہین حدیث مین صبح و شام سو سو بار اس تسبیح کے کہنے کی بڑی فضیلت آئی ہے کلمہ تمجید یعنے سبحان اللہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم گناہون کو ایسا جھاڑتا ہی جسطرح درخت اپنے پتو نکو گراتا ہے جو کوئی تین سو ساٹھہ بار ہر روز اسکو پڑہے تو فوز عظیم پائے دعا مغز عبادت ہے تقدیر کو کوئی چیز پھیر نہین سکتی مگر یہی دعا ایسے وقت مین دعا مانگے جو قبولیت کا وقت ہی جیسے آدہی رات اور بعد نماز فرض اور بعد اذان اور وقت افطار کے سجدے کی حالت مین جو خدا سے دعا نہین مانگتا او سپر اللہ غصہ فرماتا ہے جسکی دعا اللہ کو خوش معلوم ہوتی ہے اوسکی اجابت مین تاخیر کرتے ہین جو لوگ مال حرام کہاتے ہین یا امر معروف نہین کرتے ہین اونکی دعا مقبول نہین ہوتی ہے جسکو یہ بات خوش لگے کہ اللہ اوسکی دعا وقت سختی و مصیبت کے قبول کرے تو اوسکو چاہیئے کہ حالت آسانی مین بہت دعا کرے جب کوئی آدمی اپنے بھائی کے لئے اوسکی پس پشت دعا کرتا ہے فرشتے یہ کہتے ہین ولک مثل ذالک حقیقت مین کسی مومن کے حق مین دعاے خیر کرنا گویا اپنے حق مین دعا ہے۔ ریاض الانس مین ہے جو شخص ایکبار رسول علیہ السلام پر درود بھیجتا ہے تو وہ شخص دس عطیات سے مشرف ہوتا ہے (۱) رحمت خدا کی (۲) شفاعت حضرت کی (۳) اقتدا فرشتون کی (۴) مخالفت منافقین کی (۵) مغفرت گناہون کی (۶) بر آمد حاجات (۷) ظاہر و باطن کے اسرار منکشف ہوتے ہین (۸) نجات جہنم سے (۹) دخول بہشت (۱۰) سلام اور درود الہی درود خوان کے نصیب ہوتی ہے سب سے زیادہ نزدیک حضرت کے قیامت کے دن درود خوان ہوگا پلصراط پر اوسکو نور ہوگا بہشت مین بڑے عمدہ درجے پائے گا اگر اور کچھہ نہو تو یہ کیا کم ہے کہ جو ایکبار درود پڑھتا ہے خدا او سپر دس بار رحمت بھیجتا ہے اسکی طرف سے

یہ بدلا ملنا ایک بڑی فوز عظیم ہے غایت اولین و آخرین یہی ایک رحمت ہے حق تعالی سے بلکہ اگر عاقل کے لئے
کہا جاوے کہ کونسی چیز محبوب ہے تیری طرف یہ کہ ہووے تمامی خلائق کے اعمال تیرے صحیفے مین یا یہ کہ ہووے ایک
رحمت اللہ سے تجھپر سو اختیار نکریگا عاقل بجز رحمت الہی کے ایک رحمت لاکھ نیکیون سے بڑھجاتی ہے کثرت درود
مغنی ہے ساری مرادات کو گناہون کی بخشش اور غم والم کے دور ہونے کو اذا یکفی ھمك و یغفر ذنبك
لوگ درود خوانی مین بہت کمی کرتے ہین سو دوسو پر بس کرتے ہین ہزار کے عدد سے گھبراتے ہین جب محبت سے
سرور عالم کی درود خوانی مین مشغول ہون گے تو اونپر آسانی ہوگی ماں باپ کی خدمت مقدم ہے عبادت
نافلہ پر ماں باپ کو ایک نظر رحمت سے دیکھنے مین ثواب بقدر ایک حج مقبول کے حاصل ہوتا ہے ایک شخص نے آکر
کہا آنحضرت میرے پاس مال و اولاد ہے میرا باپ محتاج ہے میرے مال کا فرمایا اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيكَ
یعنے تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہے ایک شخص نے آکر کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مینے ایک
بڑا گناہ کیا ہے میرے لئے توبہ ہے یا نہین فرمایا تیری ماں ہے کہا نہین فرمایا خالہ ہے کہا ہان فرمایا اوسکے
ساتھہ نیکی کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک پڑے اوسکی ناک پر کہا کسکی ناک پر فرمایا جس نے پایا ماں باپ
کو بڑھاپے مین یا ایک کو اون دومین سے پھر داخل نہوا جنت مین اس زمانے کی اولاد کو ہم نے دیکھا کہ
بعوض احسان رنج دیتے ہین وہ اون کی اولاد سے ویسا ہی بدلہ پاوینگے حدیث۔ آدمی اگر اپنی اولاد کو
ادب سکہائے تو یہ ایک صاع صدقہ دینے سے بہتر ہے بہترین ادب نماز کی تعلیم ہے حدیث مین ہے جبوقت
کہ پہچانے لڑکا دہنے اپنے کو بائین سے تو حکم کرو اوسکو نماز کا اور چاہئے کہ برابری کرے سب اولاد مین یعنے
کسیکو زیادہ یا کم نہ دیوے۔ اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے جس نے عیال داری کی دو لڑکیون کی یہان تک کہ
جوان ہوں تو آویگا وہ دن قیامت کو اور مین یون پھر ملایا اپنے اونگلیون کو یہی حکم ہے دو بہنون کے پرورش
کا حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب خرچ کیا مرد نے اپنے اہل خانہ پر اللہ کے لئے اور وہ امیدا جر کی کہتا ہے
تو یہ نفقہ اوس مرد کے لئے ایک صدقہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت مر گئی اور شوہر اوسکا
اوس سے راضی ہے وہ بہشت مین جاوے گی حدیث مین ہے کہ حاصل نکیا مومن نے کوئی چیز
بعد تقوی اللہ کے بہتر زوجہ صالحہ سے اگر اوسکو حکم کیا تو مانے اوسکو خوش کیا اگر اوسکو قسم دلائی تو

احسان بالوالدین

احسان بالاولاد

پرورش بیٹیاں

عورت و شوہر

اوس نے پوری کی اگر وہ اوسکے پاس سے کہین چلا گیا تو پیچھے اوسکے اپنی جان مین اور اوسکے مال مین خیرخواہ
رہے اور عورت اپنے بچے کو دودہ پلانے مین اور حاملہ ہونے مین اور شوہر کی خدمت مین ثواب نماز تہجد اور
روزے کا اور قربانی کا پاتی ہے صلہ رحم ہے یعنے ماں باپ کے دوستون سے اچھا سلوک کرنا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اوسکے رزق مین کشائش اور اوسکی اجل مین دیر ہو وہ صلہ رحم
کرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تجکو نہ دے تو اوسکو دے اور جو تجسے توڑے تو اوس سے
جوڑ اور جو تجہپر ظلم کرے تو اوسکو معاف کر فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ جب تو یہ تینون کام
کریگا تو بہشت مین جاویگا فوائد صلہ رحم دس ہین (۱) خوشنودی اللہ کی (۲) خوشی فرشتون کی
(۳) تعریف مسلمانون مین (۴) داخل کرنا خوشی کا مومن کے دل مین (۵) غم ابلیس (۶) زیادتی عمر
(۷) برکت رزق مین (۸) سرور اموات (۹) زیادتی اجر بعد موت (۱۰) زیادتی مروت مین - اس زمانے مین
ہم جدہر دیکھتے ہین اقارب عقارب ہوگئے تھوڑی سی غرض دنیا کے سبب محبت عداوت سے مبدل
ہوگئی رحم کرے اللہ اون بندون پر جو دوستون کی بدسلوکی پر نظر نہ کرکے حقتعالی کے لئے دوستی
رکہتے ہین اگر عداوت دین کے سبب ہو تو جبکہ وہ باعث زائل ہو تو دوستی بحال رکہے اون کے
برے عمل سے بیزار رہے حدیث مین ہے یَا اَنَسُ مَا آمَنَ بِیْ مَنْ بَاتَ وَجَارُہٗ جَائِعٌ یعنے نہین
ایمان لایا مجہپر جسنے شب گذاری اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بہوکا ہے ابن عمر کے لئے ایک بکری ذبح
کی گئی تہی گہر والون سے کہا تم نے ہمارے یہودی ہمسایہ کو بھی حصہ بھیجا کہا نہین فرمایا بھیجو پھر کہا مینے
سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل مجکو وصیت ہمسایہ کی کرتے رہے یہان تک کہ مینے
گمان کیا کہ وہ اسکو وارث بناوینگے اور فرمایا حضرت نے جو وقت کہ شوربا پکاوے زیادہ کر اوسمین پانی
اور خبر لے ہمسایہ کی ہمسایہ کو بسبب خوشبو کے کسیطرح کا رنج نہ دے اوسکی خوشی غمی مین شریک رہے
جبتک کہ خلاف شرع نہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوڑنے والا کام پر بیوہ اور مسکین کے مثل
مجاہد کے ہے راہ خدا مین یا مثل اوس شخص کے ہے جو دن بھر روزہ رکھتا ہے رات بھر نماز پڑھتا ہے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو یتیم کو داخل کرے طرف کھانے پینے کے تو داخل کریگا اللہ اوسکو جنت مین

صلہ رحم

اور کافل یتیم جنت مین حضرت کے ساتھ رہے گا حدیث - جو کوئی پیار سے یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو اوسکے واسطے جتنے اس یتیم کے سر پر بال ہونگے اوتنے ہر بال کے حساب سے ایک ایک نیکی لکھی جاوے گی اللہ تعالے نے موسے علیہ السلام سے فرمایا اے موسے یتیم کے لئے باپ کے مانند شفیق ہو جا یتیمون کے سر شفقت سے ہاتھ پھیرنے کے سبب دل نرم ہوتا ہے یتیم کے رونے سے عرش کا نپتا ہے جو کوئی یتیم کی خاطرداری کرے اور رونے سے خاموش کرے تو گویا عرش کو ہلنے سے ٹھہرایا ؎ الا تا نگرید کہ عرش عظیم ؛ بلرزد ہمی چون بگرید یتیم ؛ برحمت بکن آبش از دیدہ پاک ؛ بشفقت بیفشانش از چہرہ خاک ؛ حدیث مین ہے خیر بیت فی المسلمین بیت فیہ یتیم یعنی البتہ اچھا گھر وہ ہے جسمین یتیم کے ساتھ نیک سلوک کرین برا گھر وہ ہے جس مین یتیم سے برائی کرین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ اکرام کرے اپنے مہمان کا مہمانی ایک دن رات کا کھانا ہے ضیافت تین دن تک ہوتی ہے سنت سے ہے یہ کہ نکلا جاوے ہمراہ مہمان کے دروازے تک خلاصۃ الفقہ مین ہے کہ صدقہ کے پانچ مراتب ہین پہلا غنی کو دینے مین ایک کو ایک ثواب ہے فقیر اور مسکین کے دینے مین ایک کو دس دوستون کے دینے مین سو حصہ ثواب ہے بیوہ عورت کو دینے مین ایک کو نو سو حصے ثواب ہے عالم اور حافظ کے دینے مین ایک کو اکہتر سات سو حصے ثواب ہے قولہ تعالی مَن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً کہا ابو ہریرہ نے مجکو یہ بات پہونچی ہے کہ اللہ تعالی بندہ مومن کو ایک نیکی پر لاکھ نیکیان دیتا ہے جب ابو عثمان نے ان سے تحقیق کی تو کہا اے ابو عثمان تم اسکا کیا تعجب کرتے ہو پھر پڑھے یہ آیت مَن ذَا الَّذِي اور فرماتا ہے فَمَا مَتَاعُ الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ ابو امامہ کی حدیث مین ہے کہ ایک شخص جنت مین گیا اور دیکھا کہ اوسکے دروازہ پر لکھا ہے صدقہ دس گنا ہوتا ہے قرض اٹھارہ گنا اور فرمایا کوئی مسلمان کسی مسلمان کو ایک بار قرض نہین دیتا مگر وہ برابر دو بار صدقہ کرنیکے ہے مگر یعنی جو کوئی تنگدست پر آسانی کریگا اللہ اوسپر دنیا و آخرت مین جسنے مہلت دی کسی تنگدست کو یا چھوڑ دیا اوسکو قرض اپنا اللہ اسکو دن قیامت کے اپنے عرش کے سایہ مین رکھیگا اور انکو جو اللہ کے واسطے دوستی رکھتے ہین اللہ تعالی فرماتا ہے واجب ہوگئی محبت میری انکے لئے جو میرے سبب آپس مین محبت رکھتے ہین باہم اوٹھتے بیٹھتے ہین ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہین میری ملاقات کے شوق اور ٹھہرتے ہین

افضل صدقہ دینا یتیم اور ادنی بیوہ کو ہے

حدیث علیکم و حقاظ

حدیث محبت فی اللہ

حدیث مین ہے جب اللہ جلشانہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اوسکی محبت سب کے دلون مین ڈالدیتا ہے
لاکن فاسقون کی عداوت کی کچہ پروا نہین وے ہمیشہ دینداروں سے اور علماے تقوی شعار سے یہی
معاملہ کرینگے اور کہینگے کہ فلانے کا ظاہر کچہ ہے اور باطن کچہ اور بہتان باندھینگے اور فاسقون کے
اقوال کذب کو سند لائینگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہین دو مسلمان کہ باہم ملاقات کرین پھر
مصافحہ کرین لاکن بخشدیا جاتا ہے انکو قبل اوسکے کہ دونون جدا ہون جب دو مومن ملتے ہین پھر
سلام کرکے ایک دوسرے کا ہاتھ مصافحہ کے لئے پکڑلیتا ہے تو دونو کی خطائین ایسے جھڑ جاتے ہین جیسے
درخت کے پتے حدیث مین ہے افضل الاعمال ان تسلم الناس من لسانک یعنے بہترین عمل یہ کہ
سلام کرے لوگون کو زبان سے یہی سنت ہے جو لوگ کہ فقط ہاتھ سے اشارہ کرتے ہین یا آداب بندگی
کہتے ہین یہ سب خلاف شرع ہے حدیث نہین ہے کوئی شخص کہ عیادت کرے کسی بیمار کی شام کو
مگر نکلتے ہین ساتھ اوسکے ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہین واسطے اوسکے صبح تک اور ہوتا ہے اوس
شخص کے لئے ایک باغ جنت مین یہی حال ہے اگر صبح کو عیادت کرے حدیث قدسی مین آیا ہے کہ حقتعالی فرماویگا
مرضتُ فلم تعدنی اے بیٹے آدم کے مین بیمار ہوا تہا سو تونے مجکو نہ پوچہا بندہ کہے گا اے میرے رب
مین کیونکر تجکو پوچھتا اور تو تو سارے جہان کا رب ہے خدا فرمائے گا کہ کیا تجکو معلوم نہین کہ میرا
فلانا بندہ بیمار ہوا تھا سو تونے اوسکی بیمار پرسی نہ کی کیا تجکو معلوم نہین کہ اگر تو اوسکی بیمار پرسی
کرتا تو مجکو اوسکے پاس پاتا یعنے میری رحمت اور ثواب کو پاتا اسیطرح فرماوے گا مین بھوکا پیاسا تھا
الحدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چھپایا عیب کسی مسلمان کا چھپائیگا اللہ عیب اوسکا
دنیا و آخرت مین اللہ مدد مین ہے بندے کے جبتک کہ مدد مین ہے بندہ اپنے بھائی کی اور جسنے دفع کی
کسی مسلمان سے کسی سختی کو دور کرے گا اللہ اوس سے سختی کو دن قیامت کے جسنے رد کیا اپنے بھائی کی آبرو سے
رد کریگا اللہ اوسکے مونہہ سے آگ دوزخ کی قیامت سے اور مدد کریگا اللہ ایسی جگہ جہان کہ وہ اپنی مدد
کو دوست رکھتا ہے ہمارے عیب پوشی کرتے ہین اور اسرار عیب جوئی اور خوبیون کو دفن کرتے ہین
ایسون کی مثال مکھی کی مانند ہے کہ زخم پر بیٹھتی ہے اور پرہیز کرتی ہے موضع صحیح سے لہذا مقلد

کسی کی حاجت روائی مین سفارش کرے حضرت علیہ السلام نے فرمایا اشفعوا تؤجروا یعنی سفارش کیا کرو لوگون کی ثواب پاؤ گے عقبہ بن عامر نے کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نجات کس بات مین ہے فرمایا روک اپنی زبان کو سمائے تجکو گھر تیرا رو اپنی خطا پر اور فرمایا اکثر خطا ابن آدم کی اسی زبان سے ہوتی ہے جو خاموش رہا اوسنے نجات پائی اور فرمایا جو شخص بیٹھ رہا اپنے گھر مین غیبت نہین کرتا کسی انسان کی تو اوسکا ضامن اللہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے خاکساری کی واسطے اللہ کے ایک درجہ بلند کرتا ہے اللہ اوسکا یہان تک کہ اوسکو اعلی علیین تک پہونچاتا ہے حدیث۔ جس نے چھوڑا پہننا عمدہ کپڑے کا عاجزی کے لئے سامنے اللہ کے اور وہ اوسکا مقدور رکھتا ہے تو بلاوے گا اللہ دن قیامت کے سامنے ساری خلق کے اوسکو اختیار دیگا کہ جونسا حلہ ایمان کا چاہے پہنے دوسری حدیث مین ہے پہناوے گا اسکو اللہ حلہ کرامت کا یوسف بن اسباط نے کہا غایۃ تواضع یہ ہے کہ جس سے ملے اوسکو اپنے سے بہتر جانے تواضع تین قسم پر ہے تواضع ساتھ خدا کے وہ نہ پھیرنا گردن کا اللہ کے حکم سے (۲) تواضع دین وہ یہ کہ راہ نہ دینا عقل کو بیچ مصالح امر و نہی کے اور نہ پوشیدہ کرنا حق کو اپنے دشمنوں سے (۳) تواضع دوستان وہ زیادہ کرنا اون کی قدر کا ہے تا بمقدور اور اونکے حق مین ظن فاسد نکرنا ان بعض الظن اثم۔ منصور بن عمار کو خواب مین کسی نے دیکھکے پوچھا ما فعل اللہ بک اللہ نے تمھاری سے کیا معاملہ کیا کہا اپنے روبرو کھڑا کرکے پوچھا کہ اے منصور ہمارے لئے کیا لایا عرض کیا کہ تین سو ساٹھ ختم قرآن لایا ہون فرمایا مقبول نہین ہوا تجھسے ایک بھی عرض کیا اڑتیس حج کئے ہین فرمایا اوس سے بھی کوئی مقبول نہوا پھر تو ہمارے لئے کیا لایا عرض کی کہ عجز و نیاز لایا ہون فرمایا اب جا ہم نے تجکو بخشدیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نرمی کسی شے مین نہین ہوتی مگر اوسکو زینت دیتی ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا رحم کرے اللہ اوس بندے پر کہ جب بیچتا ہے تو نرمی کرتا ہے جب مول لیتا ہے تو نرمی کرتا ہے تقاضا کرتا ہے تو نرمی کرتا بھلا ہو بیچ اقالہ کرتا ہے تو اوسکا بڑا ثواب ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن حسن خلق کے سبب سے درجہ صائم قائم کا پالیتا ہے حسن خلق یہ ہے کہ بعضے بکر تجسے ہوسکے جو شخص وفا کا خصہ کو ادا اوسکے جاری کرنے پر قادر ہے تو اللہ اوسکو سامنے ساری خلق کے بلا کر اختیار دیگا

جس حور عین کو چاہے پسند کرلے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا بڑا کامل مومنوں میں ایمان کی راہ سے بڑا نیک خلق میں ہے بہتر تمہارے وہ لوگ ہیں جو بہتر ہیں ساتھ گھروالوں کے اور فرمایا نہیں ہے کوئی شے بھاری میزان میں مومن کے خلق حسن سے حدیث میں ہے افضل الحسنات تکرمۃ الجلساء یعنے بہتر نیکیاں تعظیم کرنی ہے ہمنشینوں کی قولہ تعالی خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ خو کر معاف کرنے کی اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلوں سے عقبہ بن عامر کہتے ہیں میں نے حضرت سے ملکر ابتدا ء اونکا ہاتھ پکڑا کہا خبر دو مجکو اے رسول خدا افضل اعمال سے فرمایا اے عقبہ صلہ رحم کر اوسکو جو قطع رحم کرے تجھسے اور دے اوسکو جو محروم رکھے تجکو درگذر کر اوس سے جو ظلم کرے تجھپر اور فرمایا اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ادب سے مراتب علیہ حاصل ہوتے ہیں حسن ادب ظاہر عنوان حسن ادب باطن ہے کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَوْ خَشَعَ قَلْبُهُ لَخَشَعَتْ جَوَارِحُهُ جریری فرماتے ہیں منذ عشرین سنتنا مدت دراز ولی وقت جلوسی فی خلوۃ فان حسن الادب مع اللہ اولی اسیواسطے کہتے ہیں التصوف کلہ ادب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خبر دون میں تمکو اوس عمل کی جو افضل تر ہے درجۂ صیام وصلوۃ وصدقہ سے کہا ہان فرمایا صلاح ذات البین کیونکہ فساد ذات البین کا حلق دین کرتا ہے یعنے دین برباد ہوتا ہے اور حدیث میں ہے افضل الصدقۃ اصلاح البین اس زمانے میں ہرچند اہل علم اور عقلمند صلح کرواتے ہیں پر لوگ مانتے نہیں اوسوقت مانتے ہیں کہ کوئی اہل حکومت سے خواہ کافر ہو یا مشرک کوئی حکم کردے تو اوسکو بسر وچشم قبول کرتے ہیں افسوس ہے ایسی دینداری پر وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا لَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا أَمَانَةَ لَهُ ہر چیز کی امانت ہوتی ہے چنانچہ آنکھ کی امانت یہ ہے کہ نادیدنی نہ دیکھے علی ہذا القیاس کان زبان دل ہاتھ پاؤں شرمگاہ دل کی امانت یہ کہ توبہ قلب میں مبتلا نہ ہو اعضا کی امانت یہ ہے کہ گناہ سے ہر عضو کے محفوظ رہے ابن عمر مرفوعاً کہتے ہیں چار چیزیں ہیں جب تجھمیں ہوں تو اب کچھ بھی دنیا سے فوت ہو جاوے تجکو ڈر نہیں ایک امانت دوسری سچی بات تیسری اچھی عادت چوتھے

عفت طعام مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر امین سچا ہمراہ نبین وصدیقین وشہدا وصالحین کے ہوگا آدمی چہار خصلت سے غافل نرہے ا صدق قول مین (۲) صدق عمل مین (۳) صدق مودت مین (۴) صدق امانت مین قیامت کے دن سچون کے لئے بڑا ہی نفع ہے فرمایا اللہ جل شانہ نے یَوْمَ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ اور فرمایا اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور ہوجاؤ سچون سے حدیث۔ سچ بولنا راہ دکھاتا ہے طرف نیکی کے اور نیکی راہ دکھاتی ہے طرف جنت کے حیا ایمان سے ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسْتَحْیُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَیَاءِ تم شرماؤ خدا سے حق شرمانے کا کہا اے نبی ہم شرماتے ہین والحمد للہ فرمایا یہ بات نہین ہے حیا اللہ سے حق حیا یہ ہے کہ نگاہ رکھے تو سر کو اور اوس چیز کو کہ سر مین ہے یعنے سر کو نہ جھکاوے سوائے خدا کے اور نہ بلند کرے سر کو از راہ تکبر کے اور زبان اور آنکھ اور کان کو اوسکے گناہون سے بچاوے اور چاہئے محافظت کرے پیٹ کی اور اوس چیز کی جو جمع کیا ہے پیٹ نے اے یاد کرے تو موت کو اور ہڈیون کے بوسیدہ ہونے کو اور جو شخص کہ ارادہ کرتا ہے آخرت کا چھوڑ دیتا ہے زینت دنیا کی پس جسنے کیا یہ جو کہ مذکور ہوا فقد استحیے من اللہ حق الحیاء پس تحقیق حیا کی اللہ سے حق حیا کا امام نووی نے فرمایا کہ اکثر اوقات اس حدیث شریف کا مذاکرہ کرنا مستحب ہے روایت ہے کہ اللہ تعالی نظر کرتا ہے بوڑھون کے مونھ ہر روز پچاس بار پس فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے تیری عمر بڑی ہوگئی اور تیرے ہاتھ سست ہوگئے تیری اجل قریب آگئی فاستح منی کما استحی منک فانی استحی ان اعذب ذا شیبۃ اللہ جلشانہ عدل و انصاف کرنے والونکو دوست رکھتا ہے ؎ از تو گر انصاف آید در وجود ✱ بہ کہ عمرے در رکوع و در سجود حضرت نے فرمایا اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ یعنے بلاشبہہ عدل کرنے والے نزدیک خدا تعالی کے نور کے ممبرون پر ہونگے حدیث یا اباهریرۃ عدل یوم واحد افضل من عبادۃ ستین سنۃ حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک گھڑی کا عدل ساٹھ برس کی عبادت دن کے روزے اور رات کی عبادت سے بڑھکر ہے ہر آدمی غیرون سے انصاف چاہتا ہے اپنے نفس مین فراموش کرتا ہے نفس کے ساتھ بین انصاف یہ کہ اوسکو عبادت مین مشغول رکھے اور جو چیز کہ غیرون سے آپکو پسند آتی ہے ویسا معاملہ دوسرون سے کرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے جمع کی امرتین

عدل و انصاف

زہد و قناعت و فقر (۸)

اپنے نفس میں عافیت سے اپنے بدن میں اوس کے پاس قوت ہے ایک دن کا اوسکے لئے گویا ساری دنیا جمع کردی گئی اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے نہیں ہے ابن آدم کا حق سوا ان تین چیزون کے ایک گھر جس میں رہے دوسرا کپڑا جس سے ستر چھپاے تیسری سوکھی روٹی اور پانی اور فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خوشی ہو اوس شخصکو جسے راہ پائی طرف اسلام کے اور ہے عیش اوسکا کفاف اور قناعت کی اوسنے حدیث القناعۃ کنز لا یفنی و قال ابن مسعودؓ ما من یوم الا و ملک ینادی من تحت العرش یا ابن آدم قلیل یکفیک خیر من کثیر یطغیک سفیان ثوری نے کہا الزهد فی الدنیا قصر الامل قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ازهد فی الدنیا یحبك الله وازهد فیما عند الناس یحبك الناس جسکو اللہ دوست رکھے پس وہ بیچ اعلی درجات و اشرف مقامات کے ہے فضیل بن عیاض کے پاس ذکر زہد کا آیا آپ نے فرمایا وہ دو بات ہیں بیچ کتاب اللہ کے لکیلا تاسوا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما اتاکم اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے کون متکفل ہوتا ہے میرے لئے اسبات کا کہ سوال نکرے لوگون سے کسی شئے کا میں کفیل ہوتا ہون اوسکے لئے جنت کا حضرت نے فرمایا فاطمۃ اصبری علی مرارۃ الدنیا یعنے اے فاطمہ صبر کر اوپر تلخی دنیا کے حق تعالی متوکلون کو دوست رکھتا ہے ان اللہ یحب المتوکلین اور فرمایا وَعَلَى اللهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْن یعنے خدا پر توکل کرو اگر تم ایمان والے ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم لوگ حق تعالی پر ایسا توکل کرو جیسا توکل کرنے کا حق ہے تو حق تعالی تمھین اسطرح روزی پہونچاوے کہ جسطرح پرندون کو پہونچاتا ہے جو صبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو شکم سیر آتے ہیں حدیث میں ہے کہ جو منتر اور داغ اور فال بد کا شیفتہ نہیں ہوتے بلکہ خدا کے سوا کسی پر بھروسا نہیں کرتے اور وہ ستر ہزار آدمی بے حساب جنت میں جاینگے خطیرۃ القدس میں ہے کہ زبان رحمت بیان اشارت سے فرماتی ہے کہ خلق عالم تیرے حق میں چھ گروہ ہیں اول وہ جو تیرے پہلے حال میں کام آتے ہیں جیسے ما باپ (۲) وہ جو زندگانی میں ساتھ دیتے ہیں یا نشیا و لا وہ احفاد کے (۳) وہ لوگ جو علانیہ تیرے ساتھ زندگانی کرتے ہیں جیسے یاران و دوستان (۴) وہ جو پوشیدہ تیرے ساتھ رہتے ہیں جیسے عورتیں اور کنیزکان رب العالمین فرماتا ہے

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ یعنے انپر اعتماد مت کر اور کارساز انہیں مت سمجھ کیونکہ مین ہی
تجکو عدم سے وجود مین لایا ہون اور اسرار حقائق تیرے دلمین امانت رکھے ہین ابن عمر کہتے ہین ایک
انصاری نے کہا اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کون آدمی بڑا عقلمند ہوشیار ہے فرمایا جو موت کو
بہت یاد کرتا ہے موت کے لئے بڑی تیاری کر رہا ہے یہ لوگ ہین بڑے دانا دنیا کا شرف آخرت کی کرامت
بھی لیگئے کہا ابن عباس رض نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی دیکھتے تھے اور تیمم کرتے تھے پس کہتا
یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یعنی پانی آپکے نزدیک ہے فرماتے لعلی لا ابلغہ شاید اوسکو نہ پہونچون حدیث
مین ہے کہ میت کے پاس فرشتے حاضر ہوتے ہین اگر نیک مرد ہے تو کہتے ہین نکل آ اے نفس مطمئنہ تو پاک
بدن مین نکل محمود ہو کر بشارت ہے روح وریحان کی پھر اوسکو آسمان پر لیجاتے دروازہ کہولدیا جاتا ہے
کہ فلان ہے مرحبا نفس طیبہ کو جو جسد طیب مین تھا پھر علیین مین پھیر دیجاتی ہے اگر بد مرد ہے تو کہتے ہین
نکل اے نفس خبیث اور کہا جاتا ہے آسمان مین لا مرحبا بالنفس الخبیثۃ پھر جا مذموم ہو کر تیرے
لئے دروازے آسمان کے کہولے نجاوینگے وہ آسمان سے چھوڑ دی جاتی ہے پھر سجین مین پھیر دیجاتی
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیارت کر گور کی وہ تجکو آخرت کی یاد دلاوے نہلا مردے کو بیشک کام
کرنا خالی بدن کا ایک بڑی موعظت ہے نماز پڑھ جنازے پر شاید یہ نماز تجکو غمگین کرے غمگین آدمی
خدا کے سایہ مین ہوتا ہے ہر چیز کے سامنے آتا ہے جس نے نہلایا کسی میت کو پھر چھپایا اوسکے عیب کو بخشیگا
اللہ چالیس کبیرہ جس نے کفن کیا کسی میت کو پہناویگا اوسکو اللہ سندس واستبرق جنت کا جو شخص
جنازے پر حاضر ہوا اور نماز پڑھی تو اوسکو ایک قیراط ثواب ملیگا جس شخص نے حاضر ہو کر دفن بھی کیا
اوسکو دو قیراط ملینگے پوچھا دو قیراط کیا ہین فرمایا مثل دو پہاڑون کے ہین اور ہر ثابت وعید پر نماز
جنازہ پڑہیے حدیث مین ہے صلوا علی من مات من اہل القبلۃ عمر بن عبد العزیز جمع کرتے تھے فقہا
کو اور ذکر کرتے تھے موت اور قیامت کا پھر روتے تھے اسطرح کہ گویا اون کے روبرو جنازہ ہے اور حسن
بصری ہمیشہ ذکر کرتے تھے اپنی مجلس مین سوائے موت اور آخرت اور دوزخ کے سفیان الثوری کہتے تھے
جسنے زیادہ یاد کیا قبر کو پاویگا ایک باغ جنت کے باغون سے اور جو غافل ہوا اوسکی یاد سے وجدہا حفرۃ

مِنَ النَّارِ پائیگا اوسکو ایک گڑھا دوزخکے گڑھون سے حدیث مین ہے یَکْفِیْکُمْ مِنَ الْغَفْلَةِ ذِکْرُ الْمَوْتِ اور بعض
زہاد سے پوچھا مَا اَبْلَغُ الْعِظَاتِ فَقَالَ النَّظْرُ اِلَی الْاَمْوَاتِ یعنے بہترین مواعظ کیا ہین فرمایا دیکھنا طرف مُردون
کے اور بعض بزرگان دین جب اپنے دلمین سختی پاتے تو طرف قبور کے جاتے جس نے تعزیت کی کسی مصیبت زدہ کی
اوسکو اجر ہے برابر اوسکے یعنے مصیبت زدہ کے جسنے تعزیت کی کسی ایسی عورت کی جسکا بچہ مرگیا ہے تو اوسکو جنت
کی ایک چادر اوڑاوینگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زیارت کی اپنے ماباپ کی یا ایک کی اون مین سے
دن جمعہ کے بخشے گئے گناہ اوسکے اور لکھا گیا بار یعنے نیکی والا شرح صدور مین ہے جس نے سورۂ اخلاص پڑھی
سات بار واسطے میت کے تو وہ میت بخشی جاتی ہے وَاِنْ کَانَ الْمَیِّتُ مَغْفُوْرًا غُفِرَ لِلْقَارِیْ اگر میت مغفور
ہو تو پڑھنے والا بخشا جاتا ہے ثمار التنکیت مین ہے وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم من دخل المقابر ثم قرء فاتحة الکتاب وقل ھو اللہ احد والھٰکم التکاثر ثم
قال اللھم انی جعلت ثواب ما قرءت من کلامک لاھل المقابر من المؤمنین والمؤمنات
الا کانوا شفعاء له الی اللہ اخرجه القاسم بن سعد بن علی الزنجانی فی فوائده ؛
اسرار العارفین ہی کہ جب کوئی شخص قبرستان مین گذرتا ہی تو مردے کہتے ہین کہ اے غافل اگر تجکو معلوم ہو
کہ تجکو کیا پیش آنی ہی تو تو سرد ہو جاوے اور تیرے بدن کا گوشت اور پوست پانی ہوکر مارے خوف کے بہجاوے
یزید رقاشی کہتے تھے جو گذرا قبور پر اور نہ عبرت لی اوس سے فھو من البھائم پس وہ بہائم سے ہے پس کیا
خرابی ہوگی اون لوگون کی جو عبرت لینے کے مقام مین فسق و فجور مین مبتلا ہوتے ہین ناچ کراتے ہین اور امر آتشبازی
اور عورتون کا جمع ہونا ایسے واہیات نزدیک اہل قبور کے ہوتے ہین کسیکو خوف خدا نہین باوجود
اسکے آپ کو مسلمان کامل سمجھتے ہین اللہ توفیق دیوے - نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہی کوئی بندہ
کہ ہو ایسے شہر مین جہان طاعون ہی پہر وہ اوسجگہہ ٹہرا رہے وہان سے باہر نہ نکلے صابر و محتسب ہوکر وہ
جانتا ہی کہ نہین پہونچیگی اوسکو کوئی مصیبت مگر وہی جو لکھی مگر ہوگا اوسکے لئے اجر برابر شہید کے قوله تعالی وَلِمَنْ
خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب آدم ہی کی اولاد ہو کسیکو کسی پر کچھ فضیلت
نہین ہی مگر دین اور عمل صالح سے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰکُمْ بڑا بزرگ تم مین نزدیک اللہ کے وہ شخص ہے

جو بڑا متقی پرہیزگار ہے جب قیامت کا دن ہوگا اللہ ایک منادی کو حکم دیگا کہ پکار دے میں نے ایک نسب مقرر کیا ہے تم نے اور نسب میں نے تمھارے متقی تر شخص کو بزرگ تر ٹھرایا ہے مگر تم نے نہ مانا ہی کہا کہ فلان بن فلان بہتر ہی فلان بن فلان سے سو آج میں اپنے نسب کو اونچا کرونگا تمھارے نسب کو نیچا بلاؤ متقی کہان ہین سب متقیون کو بڑی عزت ہوگی چنانچہ فرماتے ہین یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا یعنے قیامت کے دن متقیون کو ایسی حالت مین اوٹھائینگے کہ سوار ہون بہشت کے اونٹون اور ہانکا وینگے گنہ گارون کو دوزخ کے طرف ایسے حال مین کہ پیاسے ہون غرض متقی جب گور سے باہر آئیگا اوسی جگہ براق اور تاج اور خلعت دیکھیگا پس لباس پہنکر سوار ہوگا اور چین سے بہشت کی طرف جائے گا او گنہ گار اپنی گور سے باہر آویگا تو دیکھیگا فرشتہ عذاب کا مع عذاب حاضر ہے اوس بدبخت کو کھینچ دوزخ مین لیجاوے گا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے یاد کیا اللہ کو پھر بہے آنسو اوسکے ڈر سے اللہ کے یہانتک کہ زمین پر گرے وہ دن قیامت کے معذب نہوگا حدیث مین آیا ہے حرام ہے آگ اوس آنکھ پر جو روے ڈر سے اللہ کے ہر چیز کا ترازو مین ایک مقدار و وزن ہی مگر آنسو کہ یہ آگ کے دریا کو بجھا دیتا ہے اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا واللہ اگر تم جانو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تم تھوڑا اور رؤو تم بہت اور مزا نہ اوٹھاؤ عورتون سے بچھونون پر اور نکل جاؤ طرف رستون کے پناہ مانگتے ہوئے اللہ سے اللہ تعالی فرماتا ہے نکالو آگ سے اوس شخص کو جسنے یاد کیا مجکو ایکدن یا ڈرا مجھ سے کسی جگہ مین خطیرۃ القدس مین ہی آب دنیا بر دو قسم ست یکے از چشمہ ہا دیگر از چشمہا آب چشمہا از برائے شستن جامہا ست و آب چشمہا از برائے شستن نامہا ست از چشمہ ہا برای جامہا واز چشمہا برائے نامہ اشکے مولانا روم فرماتے ہین نظم کور ظاہر کو نجاست ظاہری ہ کور باطن کو رہے دل مین بھری ہ یہ نجاست ظاہری پانی سے جاے ہ وہ نہ جائے گی بجز آنسو بہاے ہ ابو بکر بن مریم نے ورقاء بن بشر حضرمی کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہ تمھارا کیا حال ہوا اوںھون نے کہا کہ بڑی جانکاہی کے بعد چھٹی ملی مین نے پوچھا کہ تم نے کون سے عمل کو افضل پایا اوںھون نے فرمایا کہ خداے تعالی کے خوف سے رونے کو اللہ جلشانہ نے اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا مین اون متقیون کا ذکر فرمایا ہی جن سے وعدہ ثواب جمیل کا کیا ہی پہلا وصف اونکا صبر ہے یعنے قائم بطاعات تارک محرمات ہین دوسرا وصف

صدق ہے یعنے وہ سچے مومن ہین مومن نہ ہوتے تو یہ اعمال شاقہ کیون بجالاتے (۳) وصف قنوت ہے بمعنی طاعت وخضوع (۴) وصف صرف مال ہے طاعات وصلہ ارحام اور یتیمون مین اور حاجت مندون کی حاجت مین۔ پانچوان وصف استغفار ہے توبہ واستغفار امن ہے دنیا وآخرت مین جب آیہ وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ نازل ہوئے ابلیس نے اپنے سر پر خاک ڈالی اوسکے یاروں نے یہ تسلی دی ہم بنی آدم کے لئے دروازے ہوا کے کھولدینگے پھر وہ توبہ کرینگے نہ استغفار ابلیس اسباب سے اون سے راضی ہوا حدیث مین ہے جسکو یہ بات دوست ہو کہ اوسکا نامہ اعمال اوسکو خوشدل کرے تو اوسکو چاہئے کہ استغفار بہت کیا کرے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ہر روز ہزار بار پڑھ دیوے تو بڑا درجہ ملتا ہے نور علی نور ہے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام اکثر اوقات اس تسبیح کو پڑھا کرتے تھے ایسا ہی ہے ریاض الصالحین مین۔ کوئی عمل صالح توبہ کو نہین پہنچتا توبہ کرنے والا ابرار متقی سے ہوجاتا ہے جیسا اللہ تعالی متقی کو دوست رکھتا ہے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ توبہ کرنے والون کو بھی دوست رکھتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ۔ اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ توبہ کرنے والا گناہ سے مانند بے گناہ کے ہے ہر حال مین توبہ لازم ہے وَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا سب بنی آدم خطاوار ہین بہتر خطاوارون مین بہت توبہ کرنے والے لوگ ہین حدیث مین ایک شخص کا قصہ آیا ہے جسنے سو خون کئے تھے آخر توبہ النصوح اور اوس بستی سے نکلنے کے باعث رحمت خدا شامل حال اوسکے ہوئی اللہ توبہ سے بندے کے بہت خوش ہوتا ہے حدیث مین ہے جسکو یہ بات خوش آوے کہ وہ ایک مخنتی عابد سے بڑھجاوے اوسکو چاہئے کہ گناہون سے باز رہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تجھسے کوئی بدی ہوجاوے تو اوسکے لئے توبہ کرے چھپے گناہ کی چھپی توبہ کھلے گناہ کی کھلی توبہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ فاسق معلن جیسا کوئی ناچ نچاتا ہے اور مزامیر کا مرتکب ہے یا شراب پیتا ہے یا سود کہاتا ہے علی ہذا القیاس ان سب لوگون کو علانیہ توبہ کرنا چاہئے جبتک علانیہ توبہ نکرین اونکے ساتھ معاملہ فاسق معلن کا سا کیا جاوے گا استغفار کرنے والا گناہ سے جبکہ اوس گناہ پر مقیم ہے تو مانند مسخری کرنیوالے کے ہے اپنے رب سے بندگان دین فرماتے ہین اندا خلق توبہ بتوبہ

درزمان آئندہ خودیکی گناہ است بیشتری امت البقہ مرشد این راہ آمدہ عجل لکم وجہ ابیکم وتکونوا من بعدہٖ قَوْمًا صَالِحِیْنَ حکایت این حال ست ونشان این افعال ابودردا نے کہا مجکو کچھ وصیت فرمائیے فرمایا جب تجھسے کوئی بدی ہوجاوے تو بعد اسکے نیکی کر یہ حسنہ اوس سیئہ کو مٹا دیگا اگر تم نے اتنے گناہ کئے ہین کہ آسمان تک پہنچے پھر توبہ کی تو قبول ہوگی نیک بخت وے ہین جو گناہ کو مانند پہاڑ کے سمجھتے ہین اور رات دن توبہ کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ مرے کوئی تم مین مگر گمان نیک رکھتا ہوا اللہ عز وجل سے اور فرمایا اور فرمایا اللہ نے مین پاس گمان اپنے بندے کے ہون ۔ حدیث مین ہی جو آنکہ باز رہے محارم خدا سے وہ آنکھ آگ نہ دیکھیگی اللہ تعالی فرماتا ہی جس نے اوسکو ترک کیا یعنے نظر بد کو میرے ڈر سے مین دونگا عوض اوسکے وہ ایمان اوسکو کہ جسکی لذت وہ اپنے دلمین پاویگا اے جوانو قریش کی تم نگاہ رکھو اپنی شرمگاہونکو زنا نکرو جسنے بچایا اپنے ستر کو اوسکے لئے جنت ہی اللہ تعالی فرماتا ہی نہین چھوڑتا کوئی بندہ میرے بندون مین سے پینا شراب کا میرے ڈر سے لاکن پلاؤنگا اوسکو حظیرۃ القدس سے یعنے شراب طہور جنت کی اللہ جل شانہ نے فرمایا قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ کہہ واسطے مسلمان مردون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اور کہہ واسطے مسلمان عورتون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی اس سے معلوم ہوا کہ نامحرمون سے آنکھ بند کرنا واجب ہی تا کہ اونکی زینت اور موضع زینت پر آنکھ نہ پڑے اس زمانے مین اکثر عورتین ایسا لباس پہنتی ہین جو سوا اپنے خاوند کے اور کسیکے سامنے جانے قابل نہین ہوتی ہین مسلمانونکو چاہئے کہ اسباب مین احتیاط رکھین اور عورتون کو تاکید کرین کہ مطلق نامحرمون کے سامنے نہ آوین اور جو بضرورت کسیکے سامنے آئین تو سر پاؤن سارا بدن اچھی طرح چادر سے ڈھک کر آئین ورنہ گنہگار ہونگے فرمایا اللہ جلشانہ نے وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا ۔ اور باقی رہنے والی نیکیان بہتر ہین نزدیک پروردگار تیرے کے ثواب مین اور بہتر ہے آرزو رکھنے مین یعنے صاحب اوس عمل کا جو کچھ امید رکھے حق سبحانہ سے آخرت مین پاوے ؎ بدنیا سرفرازو نام دارند ؛ بعقبے کامدار وکامگارند ؛ مال واولاد دنیا کی کھیتی ہین اور اعمال صالحہ آخرت کی کھیتی ہے قتادہ کا قول ہی کہ باقیات صالحات سے اعمال صالحات ہی اور انکا حضرت نے فرمایا زیادہ کرو باقیات صالحات سے کہا گیا وے کیا ہین فرمایا تکبیر تسبیح تحمید

حرمت نظر بد
زنا سے بچنا
شراب سے پرہیز
باقیات صالحات

اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور کہتے ہین پانچ کلمے ہین سُبحَانَ اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ
واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا تین کلمے ہین لا الٰہ الا اللہ واستغفر اللہ
وصلے اللہ علی محمد وآلہ واصحابہ یا نیک باتین کہ سبب فرح قلوب ہے یا بنات پسندیدہ جو سبب قبول
اعمال کے ہوتے ہین امام قشیری نے فرمایا وہ عمل ہے جو خالصاً للہ کیا جاوے تاکہ نتیجہ اوسکا ہمیشہ طرف بقا
کے موسوم ہوسکے منجملہ باقیات صالحات ایک علم ہے جسکو سیکھا اور پھیلا دیا ہو (۲) اولاد کو تربیت کرکے صالح
چھوڑ جاوے (۳) قرآن شریف ہے جسکو ترکہ مین دیگیا ہے جسکے پاس قرآن ہوتا ہے وہ اسمین تلاوت کرتا
ہے اجر تلاوت مالک قرآن کو بھی ملتا رہیگا (۴) مسجد کو بنا گیا (۵) سرای جو واسطے مسافر کے بنائی (۶) نہر یا
کنوا کہدوانا (۷) وہ صدقہ ہے جسکو اپنی صحت وزندگی مین اپنے مال سے نکالکر دیگیا ہے (۸) نالے ندیون کے پل بنایا
کرنا (۹) درخت باغ لگاوے جسکا میوہ سب آدمی چرند پرند کھاوین ان سب کامون کا اجر ہمیشہ اوسکو بعد مرنے
کے قیامت تک ملتا رہیگا امام عادل جوان عابد وہ آدمی جسکا دل مسجد مین لگا رہتا ہے وہ دو آدمی جو خدا
کے لئے محبت رکہتے ہین وہ آدمی جسکو کسی عورت خوبصورت نے بلایا اوسنے کہا مین خدا سے ڈرتا ہون وہ آدمی
جسنے چھپا کر صدقہ دیا ہو وہ آدمی جسنے تنہائی مین خدا کو یاد کیا پھر رویا جسنے مہلت دی نادار کو یا قرض چھوڑ دیا
جس عورت کا شوہر یتیم بچے چھوڑ گیا اوسنے اونکی پرورش کے لئے دوسرا نکاح نہ کیا جسنے اچھا کہانا پکایا
پھر کسی یتیم یا مسکین کو بلاکر کھلایا حاملان قرآن شریف - وہ آنکھ جو محارم سے بچے رہے وہ آدمی جسنے
کسی غمگین کا غم دور کردیا وہ آدمی جسنے کسی سنت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ کیا وہ آدمی جو
بہت درود پڑہے اہل تقوی پڑہنے والا تین آیتون کا اول سورہ انعام سے یعنے بعد نماز صبح الحمد للہ الذی
ولعلم تا تکسبون تک پڑہنے مین بڑی فضیلت ہے وضو کرنا ٹھنڈی رات مین پورا پورا موذن کی آواز پر
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ سنکر یہ کہنا رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا دو رکعت
نماز اشراق پڑھنا صلوۃ التسبیح پڑھنا رمضان مین روزہ رکھنا تراویح کی نماز پڑھنا لیلۃ القدر کی
تلاش مین قیام کرنا نہم ذیحجہ کو روزہ رکھنا خالص اللہ کے لئے حج کرنا آخر سورہ حشر کو پڑھنا اولاد کو قرآن
شریف پڑھوانا - سو سو بار تسبیح تکبیر تہلیل پڑھنا اندھے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لیچلنا کسی مسلمان آدمی کے

کام میں سعی کرنا غربت و مسافری میں بیمار پڑنا آس پاس کوئی نظر نہ آوے جو خدمت کرے مصافحہ کرنا اللہ کی محبت سے پھر درود بھیجنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد پہننے لباس و تناول طعام کے حمد خدا کرنا اسلام میں زیادہ عمر پانا آخر عمر میں جب اعمال صالحہ ہوتے ہیں خاتمہ اوسکا بالخیر ہوتا ہے جمعہ کے دن بعد سلام امام کے پانوں بدلنے سے پہلے سورہ فاتحہ تینوں قل سات سات بار پڑھنا سورہ قلیا کے حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو شخص ضامن ہو میرے لئے اون گناہوں کا جو اوسکی زبان و شرمگاہ سے ہوتے ہیں میں ضامن ہوتا ہوں اوسکے لئے بہشت کا اور فرمایا کہ جسکو خدا نے شر سے اوس چیز کے بچایا جو درمیان اوسکے دونوں جبڑوں اور دونوں پاؤں کے ہے تو وہ بہشت میں داخل ہوگا اور فرمایا تم ضامن ہو اپنے سے چھہ چیزوں کے میں ضامن ہوتا ہوں تمھارے لئے جنت کا سچ بولو جب بات کہو وفا کرو جب وعدہ کرو ادا کرو جب امانت رکھو شرمگاہ کی حفاظت کرو آنکھہ کو نامحرم مرد و عورت سے بند کرو ہاتھہ کو یعنے خلاف شرع چیز کو ہاتھہ نہ لگاؤ جو کوئی کسی کا ضامن ہوتا ہے وہ ضمانت والے کی طرف ہر امر کا ذمہ دار سمجھا جاتا ہے اوسکو بھی اپنی ضمانت کا بڑا پاس ہوتا ہے یہاں تو ضامن آنحضرت علیہ الصلوة والسلام ہیں اگر یہ شخص ایسا کریگا تو ضرور ہی جنت میں جائیگا نماز پنجگانہ و زکوة و صوم و حج و تلاوت قرآن شریف اور عمل اوسپر ماں باپ سے نیکی کرنا لڑکیاں آگ دوزخ سے اوٹ ہو جاوینگے اگر اون کے ساتھ احسان کیا ہو اونکو اچھی طرح پالا ہے یتیم کا کفیل ہمراہ حضرت علیہ السلام کے جنت میں ہوگا کانٹے کا راہ میں سے دور کرنا قرضدار آسودہ کو مہلت دینا تنگدست کو قرض چھوڑ دینا کثرت سے قل ہو اللہ پڑھنا رونا ڈر سے خدا کے دوزخ کو حرام کر دیتا ہے جس نے لڑنا جھگڑنا چھوڑ دیا اور وہ ناحق پر تھا اوسکا گھر جنت کے آس پاس بنتا ہے اور جو حق پر تھا تو بیچا بیچ جنت کے بنتا ہے جو خوش خلق ہو اوسکا گھر جنت میں اونچی جگہ بنتا ہے۔ خوش خلقی اوسکو کہتے ہیں کہ تحمل ایذا کرے آپ کسیکو نہ ستاوے کسیکا دل نہ دکھاوے مگر خلاف شرع امر میں اللہ سے ڈر کر گناہ چھوڑنا تسبیح و تہلیل اور لاحول ولا قوة الا باللہ پڑھنا اور بہت درود پڑھنا جنت میں لیجاتا ہے بہت سے سجدے کرنے والا جنت میں حضرت علیہ السلام کا رفیق ہوگا اذان کا جواب دینا اور مسجد کو جانا اور بچوں کے موت پر صبر کرنا اندھے ہو جانے پر صبر کرنا جنت میں پہونچاتا ہے گناہ سے توبہ کرنا

اعمال صالحہ جو ضمان جنت کے بیان میں

اعمال صالحہ جو موجب جنت ہیں

باوجود قدرت کے اپنے غصہ کو پی لینا پاک رزق کہانا سنت پر عمل کرنا بہشت مین پہونچاتا ہے جو لوگ رات کو بستر پر سے اوٹھکر نماز پڑھتے ہین وہ بے حساب بہشت مین جائینگے کسیکو ایذا نہ پہونچانا ستانے سے باز رہنا جنت مین لیجاتا ہے لوگون سے احسان کرنے والے سب سے پہلے جنت مین جاوینگے بہوکے کو کھلانا پیاسے کو پلانا ننگے کو پہنانا موجب دخول جنت ہی عمر رض نے فرمایا حَاسِبُوا اَنْفُسَکُم قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا یعنے خود اپنا حساب کیا کرو قبل ازین کہ تمھارا حساب کیا جائے اور وزن کرو اپنے اعمال کو پہلے تولے جانیکے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہشیار وہی ہی جو اپنا حساب کرتا رہے اور وہ کام کرے جو بعد موت کے کام آوے اصل مراقبہ یہ ہے کہ آدمی یقین کرلے کہ حق تعالی کو میرے افعال اور خیالات کی اطلاع ہے جو یہ سمجھا اوسکے ظاہر و باطن دونون ادب سے آراستہ ہو جائینگے حدیث مین ہی کہ حق تعالی نے فرمایا کہ بہشت عدن اون لوگون کے واسطے ہے جو کسی گناہ کا قصد کرین اور میری عظمت یاد کرکے شرمائین اور اوس گناہ سے باز رہین محاسبہ وہ ہی کہ شب کو سوتے وقت بندہ تمام دن کا حساب اپنے نفس کے ساتھہ کرے تاکہ معلوم ہو کہ سرمایہ مین کسقدر نفع اور نقصان ہوا فرائض تو سرمایہ ہی اور نوافل اسکا نفع سب بات مین اپنے نفس سے حساب لینا چاہیئے کہ تونے یہ کیون کیا اور کسواسطے کیا جب عمر رض رات کو تشریف لاتے اپنے پاؤن میں درہ مارتے اور کہتے کہ آج تونے کیا کیا حق تعالی نے قرآن شریف مین تفکر تدبر نظر اعتبار کا حکم فرمایا ہی ایک ساعت کا تفکر سال بھر کی عبادت سے بہتر ہی داؤد طائی رح ایک رات چھت پر چڑھے ہوئے ملکوت آسمان مین تفکر کررہے تھے روتے روتے پڑوسی کے گھر مین گر پڑے اور اون کو خبر نہ تھی خطیرۃ القدس مین ہی غافل آنست کہ بہرہ از تفکر ندارد وتلک الامثال نضربها للناس لعلھم یتفکرون وعاقل آنست کہ تدبرش ہردم بے تاب دارد وما یعقلہا الا العلمون فکرت در صنائع خداوندی مورث آثار حکمت است الم تروا کیف خلق اللہ سبع سموات طباقا وفکرت در نعم تازہ وآلائے بے اندازہ او سبحانہ موجب محبت ہست وفکرت در افعال خویش وآداب شریعت سبب تعظیم فرمان واجب الاذعان است ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب وفکرت در عیوب خود مصدر حیاء و ندامت و فکرت در ماجرائے عرض نامۂ اعمال منشاء بیم است الا اللہ

عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ وفکرت در نصوص کتاب وادلہ سنت حامل بر حصول مرتبہ احسان وعرفان است
وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ ۔ قضای آلہی پر راضی رہنا بہت بلند مقام ہی علامت
ایمان کامل ہی ایسے لوگ بغیر حساب وکتاب کے جنت مین چلے جائنگے فرشتے پوچھینگے تم نے کیا
عمل کیا تھا جو یہ بزرگی پائی کہینگے کہ ہم مین دو خصلتین تھین ایک یہ کہ خلوت مین حقتعالی سے شرماکر
ہم گناہ نکرتے تھے دوسرے یہ کہ تھوڑے رزق پر ہم راضی رہے ملائکہ کہینگے کہ پھر کیون نہو یہ درجہ
تمہارا ہی ایثار یعنے ایک چیز کی حاجت ہونے کے باوجود راہ خدا مین دیدینے کو ایثار کہتے ہین اسکا بڑا
درجہ ہی فرمایا حق تعالی نے وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ اور صبر وشکر کا بیان آگے آویگا
فنسال اللہ من فضلہ ان یجعلنا ممن یعمل الصالحت الی الممات دون السیئات ای عزیز
جب یہ اعمال صالحات بجالایا تو قیامت کے دن کہینگے اِنَّ هَٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً وَكَانَ سَعْيُكُمْ
مَشْكُورًا اور قاصد رب العالمین تیرے پاس بہشت کے باغون کی خوشخبری لیکر آوینگے اور سناوینگے
کہ تیرا رب تجھسے راضی ہی اوس جگہ اپنے نفس ضعیف کو بڑی بادشاہت پر دیکھیگا پس کیا خوب یہ بندہ ہے
اور کیسی اچھی یہ نعمت ہے جسکے سبب یہ مرتبہ ملا اگر نفس اعمال صالحہ سے کاہلی کرے تو عبادت کی طرف رغبت
دلاوے اور معصیت سے بچاوے اور خیال کرے کہ حق تعالی نے قرآن شریف مین ایمان اور عمل صالح
کی ترغیب اور توصیف مین ستر جگہ سے زیادہ بیان فرمایا ہی اور کیسے کیسے انعام واکرام کا وعدہ فرمایا ہے
اور جو برے عمل کرتے ہین اون کی بہت مذمت کی ہی ہم ان آیتون کو تفصیل سے اسلیے لکھتے ہین تاکہ
ہر ایک آدمی خوب جان لے کہ حق جل شانہ کو عمل صالح بہت محبوب ہی اور برے عمل مبغوض اور جب
اللہ جل شانہ عمل صالح کے بیان مین یہ اہتمام فرماوے تو ہم کو لازم وواجب ہے کہ تا مقدور عمل صالح بجالاوین

نمبر	سورۃ	لفظ آمنوا وعملوا الصالحت صیغہ جمع اور واحد سے	جزای اعمال صالح جنت کے نمونے	جزای عمل صالح سوا جنت کے دعا وغیرہ
١	البقرة	وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	"
٢	"	مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا	"	فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
٣	"	وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ	"

نمبر	سورۃ	لفظ آمنوا وعملوا الصالحات صیغہ جمع اور واحد سے	جزاء اعمال صالح جنت کی نعمتوں سے	جزاء عمل صالح علاوہ جنت کے درجات وغیرہ
۴	بقرہ	للذین آمنوا وعملوا الصالحات	〃	〃
۵	نساء	والذین آمنوا وعملوا الصالحات	جنت تجری من تحتها الانهار	〃
۶	نساء	ایضاً	ایضاً	〃
۷	نساء	فاما الذین آمنوا وعملوا الصالحات	〃	فیوفیهم اجورهم
۸	مائدہ	وعد الله الذین آمنوا وعملوا الصالحات	〃	لهم مغفرة واجر عظیم
۹	مائدہ	من آمن بالله والیوم الآخر وعمل صالحا	〃	فلا خوف علیهم ولا هم یحزنون
۱۰	اعراف	والذین آمنوا وعملوا الصالحات لا نکلف نفسا الا وسعها	اولئک اصحاب الجنة	〃
۱۱	یونس	لیجزی الذین آمنوا وعملوا الصالحات بالقسط	.	جزائے خیر
۱۲	یونس	ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات	.	یهدیهم ربهم بایمانهم
۱۳	هود	الا الذین صبروا وعملوا الصالحات	〃	اولئک لهم مغفرة واجر کبیر
۱۴	هود	ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات واخبتوا الی ربهم	اولئک اصحاب الجنة	〃
۱۵	رعد	الذین آمنوا وعملوا الصالحات	〃	طوبی لهم وحسن مآب
۱۶	ابراهیم	وادخل الذین آمنوا وعملوا الصالحات	جنت تجری	〃
۱۷	نحل	من عمل صالحا من ذکر او انثی وهو مؤمن	〃	فلنحیینه حیوة طیبة
۱۸	بنی اسرائیل	ویبشر المؤمنین الذین یعملون الصالحات	〃	ان لهم اجرا کبیرا
۱۹	کهف	ایضاً الصالحات	〃	ان لهم اجرا حسنا
۲۰	کهف	ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات	.	انا لا نضیع اجر من احسن عملا
۲۱	کهف	[illegible]	کانت لهم جنت الفردوس نزلا	〃
۲۲	مریم	الا من تاب وآمن وعمل صالحا	فاولئک یدخلون الجنة	〃

نمبر	سورۃ	لفظ آمنوا وعملوا الصالحات الخ	جزاء جنت الخ	جزاء مغفرت الخ
۲۳	مریم	إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات	فأولئك يدخلون الجنة	سيجعل لهم الرحمن ودا
۲۴	طٰہٰ	ومن يأته مؤمنا قد عمل الصالحات	″	فأولئك لهم الدرجات العلى
۲۵	طٰہٰ	وإني لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى	″	مغفرت
۲۶	انبیاء	فمن يعمل من الصالحات وهو مؤمن	″	سعی مشکور
۲۷	حج	إن الله يدخل الذين آمنوا وعملوا الصالحات	جنت تجری	″
۲۸	حج	″ ″	يحلون فيها	″
۲۹	حج	فالذين آمنوا وعملوا الصالحات	″	لهم مغفرة ورزق كريم
۳۰	حج	″ ″ ″	″	في جنات النعيم
۳۱	فرقان	إلا من تاب وآمن وعمل صالحا	″	فأولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات
۳۲	فرقان	ومن تاب وعمل صالحا	″	فإنه يتوب إلى الله متابا
۳۳	شعراء	إلا الذين آمنوا وعملوا الصالحات	″	ہدایت
۳۴	قصص	فأما من تاب وآمن وعمل صالحا	″	فعسى أن يكون من المفلحين
۳۵	عنکبوت	والذين آمنوا وعملوا الصالحات	″	لنكفرن عنهم سيئاتهم
۳۶	″	″ ″ ″	″	لندخلنهم في الصالحين
۳۷	عنکبوت	والذين آمنوا وعملوا الصالحات	لنبوئنهم من الجنة غرفا	″
۳۸	روم	فأما الذين ″		فهم في روضة يحبرون
۳۹	سجدہ	أما الذين ″	فلهم جنات المأوى	″
۴۰	سبا	ليجزي الذين ″	″	أولئك لهم مغفرة ورزق كريم
۴۱	سبا	إلا من آمن وعمل صالحا	″	فأولئك لهم جزاء الضعف
۴۲	فاطر	إليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح	″	

نمبر	نام سورۃ	لفظ آمنوا وعملوا الصالحات	جزای جنت	جزای مغفرت
۴۳	ص	الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات	وقلیل ما ھم	،،
۴۴	ص	ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات کالمفسدین فی الارض		،،
۴۵	مومن	ومن عمل صالحا من ذکر او انثی وھو مومن	فاولئک یدخلون الجنۃ	،،
۴۶	مومن	وما یستوی الاعمی والبصیر والذین آمنوا وعملوا الصالحات	،، ،،	،، ،،
۴۷	حم سجدہ	ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات	،،	لھم اجر غیر ممنون
۴۸	،،	ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا	،،	،،
۴۹	شوری	والذین آمنوا وعملوا الصالحات	فی روضات الجنات	،،
۵۰	،،	ذلک الذی یبشر اللہ عبادہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات	،،	بشارت
۵۱	شوری	ویستجیب الذین آمنوا وعملوا الصالحات	،،	ویزیدھم من فضلہ
۵۲	جاثیہ	ام حسب الذین اجترحوا السیات ان نجعلھم کالذین آمنوا وعملوا الصالحات		،،
۵۳	،،	فاما الذین آمنوا وعملوا الصالحات	،،	فیدخلھم ربھم فی رحمتہ
۵۴	محمد صلعم	والذین آمنوا وعملوا الصالحات وآمنوا بما نزل علی محمد		کفر عنھم سیئاتھم
۵۵	،،	مانند سترھویں آیت سورۃ حج کے جو گذری	وھو الحق من ربھم	
۵۶	فتح	وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات منھم	،،	مغفرۃ واجرا عظیما
۵۷	تغابن	ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا یکفر عنہ سیئاتہ	ویدخلہ جنات تجری	،،
۵۸	طلاق	لیخرج الذین آمنوا وعملوا الصالحات من الظلمات الی النور		،،
۵۹	،،	ومن یؤمن باللہ ویعمل صالحا	یدخلہ جنات تجری	
۶۰	انشقاق	الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات	،،	لھم اجر غیر ممنون

نمبر	سورۃ	لفظ آمنوا وعملوا الصالحات	جزائے جنت	جزائے مغفرت
۶۱	بروج	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ	〃
۶۲	والتین	إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	〃	لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ
۶۳	بینۃ	إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ	〃	أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ
۶۴	والعصر	إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ		〃
۶۵	مائدہ	لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا		
۶۶	〃	وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا		
۶۷	نور	وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ		
۶۸	قصص	ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا	〃	〃

فائدہ رہی یہ بات کہ لوگ شرک و کفر اور فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ بھی آخرت میں مانند ایماندار نیک عمل والونکے چین و آرام میں بلا برہو جائینگے اسلئے عمل کرنا نہ کرنا دونوں بات برابر ہے ایسی خیال فاسد پر عمل سے دست بردار ہو کے جو دل چاہے کرتے ہیں تو حق تعالیٰ اونکے زعم فاسد اور دعوی ناحق کے رد میں جابجا قرآن شریف میں تہدید بیان کی ہے از انجملہ فرمایا أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ اجْتَرَحُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ نَجْعَلَهُمْ كَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَوَاءً مَحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ کیا خیال رکھتے ہیں جنہوں نے کمائے ہیں برائیان کہ ہم کر دینگے اون کو برابر اونکے جو یقین لائے اور کئے بھلے کام ایک سا اون کا جینا اور مرنا برے دعوے ہیں جو کرتے ہیں فضیل سے منقول ہے کہ وہ پہونچے اس آیت پر پس شروع کیا بار بار پڑھنا اوسکا اور روتے تھے اور کہتے تھے یا فضیل لیت شعری من ای الفریقین انت اے فضیل کاشکے جانتا میں اپنے تئین کہ کون سے فریق میں سے ہوں دونوں فریقوں میں سے ایک شب ہارون رشید ہمراہ عباس کے فضیل بن عیاض کی ملاقات کے لئے نکلا اس حیثیت سے کہ دروازے پر پہونچا سنا کہ فضیل یہی آیت پڑھتے تھے پس رشید نے عباس سے کہا اگر ہم نصیحت چاہتے ہیں تو یہی کافی ہے پس جب فضیل سے پوچھا گیا تو فرمایا اے امیر المومنین ...

لو بخا من النار کیا نرم ہی یہ تاہے اگر بچے آتش سے اور نصیحت کی رشید نے بہت رویا اور ہدیہ دینا چاہا آپنے قبول نفرمایا (۲) اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِیْنَ کَالْمُجْرِمِیْنَ مَا لَکُمْ کَیْفَ تَحْکُمُوْنَ کیا پس کردینگے ہم مسلمانون کو مانند گنہگارون کے کیا ہوا تم کو کیسی بات ٹھراتے ہو اگرچہ دنیا مین مومن صالح پر مصیبتین پڑتے ہین مثل نقصان آبرو و عزت و جان و مال کے ان مصیبتون مین گنہگارون کے ساتھہ شریک ہوا گویا اون کے واسطے عبادت اور ریاضت کی قسم سے ہوا اسلیئے کہ انکا دنیا کی رنج مین شریک ہونا اللہ تعالے کے نزدیک انکے مرتبون کے ترقی کا سبب ہوتا ہے اور برابری درمیان تابعدار اور گنہگار کے آدمی کی طبع و دانست و بوجھ کے خلاف ہے پھر یہ خیال برابری زعم فاسد ہی (۳) اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا لَا یَسْتَوٗنَ کیا پس جو شخص کہ ہو ایمان والا مانند اُس شخص کے ہی کہ ہو نافرمان نہین برابر ہوتے شرف درتبہ و ثواب مین کیونکہ مومن صالح فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰی یعنے واسطے اونکے بہشتین ہین جنت الماوے نام بہشت سیدھی جانب عرش کے اور جو لوگ کہ فاسق ہین پس جاگہ رہنے کی اونکی دوزخ ہے (۴) اَمْ نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ کَالْفُجَّارِ کیا کرینگے ہم اون لوگون کو کہ ایمان لائے اور کام کیئے اچھے مانند مفسدون کے بیچ زمین کے کیا کرینگے ہم پرہیزگارون کو مانند بدکارون کے یعنے ایسا نہین ہونے کا ابوذر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جیسے کہ نہین چنے جاتے درخت خاردار سے انگور ایسے کوئی درخت خاردار سے انگور کا میوہ نہین پاتا ایسے ہی نہین پاتے بدکار منازل نیکون کے نظم تخم زاہر یکا ہر وآبے ہم بیاش نہ تاریکی یوم الحصاد از خلد باشی ؛ ونیکی کاری جز بر داری ابد ؛ روز محشر زا ہے عقل واہ ہے عتو ؛ ہیچ من یعمل القرآن خواندہ ؛ ہمچنین کابل جداو ماندہ ؛ ہست حکم پاک او شرایہ ؛ بلکہ ہم صالحان خیرا یرہ ؛ عجائب القصص مین ہی کہ لقمان کی آزادی کا یہ سبب تہا کہ خواجہ نے اونکو کہا کہ فلانی زمین مین کنجد بو دے تو خواجہ وقت اوراکی محصول کے برسر مزرعہ گیا دیکھا کہ مزرع جو ہی لقمان کو کہا کہ کیون ایسا کیا تو نے لقمان نے کہا مین نے اس سبب سے جو کے تصور کیا تہا مین نے کہ کنجد حاصل ہو دے خواجہ نے کہا کہ منشاء اس تصور باطل کا کیا ہے اونہون نے کہا کہ جو تم کو دیکہا مین نے کہ باوجود افعال ناقص امید اعمال

سعیکی امید رکہتے ہو کہ حضرت باری جل ذکرہ اوپر تمہارے رحمت کریگا اور روضۂ رضوان مین تم کو جگہ دیگا اندیشہ
کیا مین نے کہ اگر افعال ناپسندیدہ ہیچ مغفرت اور وصول جنت کے ہین تو ممکن ہی کہ کہنا دگے خواجہ کو اس حدیث
سے انتباہ حاصل ہوا اور اون کو آزاد کیا ؎ از مکافات عمل غافل مشو ؛ گندم از گندم بروید جو ز جو ؛ ایچنین
گفتہ ست پیر معنوی ؛ کاے برادر ہر چہ کاری بدروی ؛ ابو حازم کہتے تھے عجب ہی ایک قوم سے کہ عمل کرتے
ہین واسطے اس گھر کے جس سے ہر روز دور ہوتے ہین اور چھوڑ دیتے ہین عمل کو اوس گھر کے جس سے ہر روز نزدیک
ہوتے ہین (۵) وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ نہین برابر ہوتا اندھا اور دیکھنے والا اور نہ اندھیرا اور
نہ روشنی اور نہ سایا اور نہ دھوپ اور نہین برابر ہوتے زندے اور نہ مردے (۶) اور نہین برابر ہوتے دو دریا
جو یہ ہی شیرین پیاس کہونے والا آسانی سے گذرنے والا ہے گلے مین سے پانی اوسکا اور یہ کہاری ہی کڑوی
(۷) قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ تو کہہ کوئی برابر ہوتے ہین سمجھ والے اور بے سمجھ
مراد یہ کہ جیسے کہ نہین برابر ہوتے ہین عالم و جاہل اسیطرح نہین برابر ہین مطیع و عاصی۔ (۸)
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ اور برابر نہین نیکی نہ بدی کوئی سخت کلام
کرے یا برا معاملہ کرے تو اوسکے مقابل کر جو اس سے بہتر ہو ابن عباس سے ہی کہ کہا حکم کیا اللہ تعالی نے
مومنون کو ساتھ صبر کرنیکے وقت غضب کے اور ساتھ علم کے وقت جہل کرنے کیکی اور ساتھ عفو کے نزدیک
برای پہونچانے کیکے پس جب کرینگے یہ تو بچاوے گا اونکو اللہ شیطان سے اور جھک جاویگا اون کے لئے
دشمن اونکا کہ وہ دوست قرابتی ہے حاصل یہ ہے کہ کوئی برائی کرے تو تو اوسکے جواب و مقابلے مین سلوک
کر اوس سے یہ بڑی عالی حوصلگی کی بات ہی معنی اِدْفَعْ بِالَّتِيْ کے یہ ہین کہ دفع کر برائی کو ساتھ اوس
خصلت کے کہ وہ بہتر ہے جیسے کہ غضب کو دفع کر ساتھ صبر کے اور جہل کو ساتھ حلم کے اور برائی پہونچانیکو
کو ساتھ عفو کرنیکے (۹) لَا يَسْتَوِيْ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ برابر نہین ہین اہل دوزخ
اور اہل بہشت۔ اہل بہشت مطلب کو پہونچنے والے ہین۔ اہل دوزخ ہلاک ہونے والے ہین۔

اہل جنت کو آپس مین مبارکبادی اور سلام ہے	اہل دوزخ کو جھگڑا اور عذاب دوامی ہے
انکو لباس سندس و حریر کا ہوگا	اونکو لباس آتشین اور قطران کا ہوگا

یہ طعام و آب و شراب اور میوے جس قدر کہاوے پیئے ہضم ہو جاوے۔

یہ روشن مونہہ ازواج مطہرہ کے ساتہہ تختون پر خوشی کرتے ہوئے بیٹھے رہین گے

ان کا حسن روز بروز زیادہ ہوگا دیدار الٰہی سے مشرف ہون گے اور خوشنودی خدا حاصل کرینگے

یہ جوار انبیا صدیقین شہدا و صالحین مین چین و آرام سے حمد الٰہی اور شکر گذاری مین مصروف رہین گے

انکو کہین گے رفعت عنکم الاحزان والہموم۔ اوٹھائے گئے تم سے درد اور غم۔

اہل جنت کو یہ شرف ہے جو وقت کہ کہے ایک جنتی کسی چیز کو کُن یعنے ہوجا۔ فیکون پس وہ ہو جاتی ہے پس اوس سے بہت خوش ہوتے ہین

جو کوئی یہ رتبہ عالیہ چاہے تو اوسکو لازم ہے کہ حق تعالیٰ کی فرمانبرداری مین کسیطرح کی کجروی نکرے

اہل جنت کو بے طلب نعمتین عنایت فرمادین وسقٰہم ربہم شرابا طہورا۔ والحمد للّٰہ

وہ حمیم و غساق اور غسلین اور زقوم کھاوے اور پیوے اور انتڑیان کٹ کٹ کر عذاب مین رہے۔

وہ سیاہ رو غمگین طوق و زنجیر مین جکڑے ہوئے رہین گے

اونکا عذاب روز بروز زیادہ ہوگا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا فذوقوا العذاب و دیدار الٰہی سے مہجور ہون گے۔ اور نیز غضب الٰہی ہوگا

وہ ہمسایہ ہین شیاطین کے اور دوزخ مین ہمراہ ابلیس کے جائین گے اور گدھون کے سر لگا الدا سنگے

اون کو کہین گے داخل ہو تم دوزخ مین بیچ فکر اور غم اور درد کے ہمیشہ۔

اہل دوزخ کا یہ حال ہے کہ ہزار سال گریہ و زاری کرین تو بھی کوئی اون کی فریاد کو نہین پہونچتا ہے وہ کہین گے سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ ؎

اہل دوزخ جنت والون سے کہانا پانی مانگین گے محروم ہونگے بلکہ یہ کہا جائیگا اِخْسَؤُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ یعنی میری رحمت سے ناامید ہو جاؤ اور مجہسے مت بولو کہتے ہین کہ جب خدا تعالیٰ یہ حکم فرمائیگا تو سب دوزخی کتے بنجاوینگے اور بہونکنے لگینگے اللّٰہم احفظنا وقنا عذاب النار

(١٠) اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ کیا ایک شخص جو تابع ہے اللہ کے مرضی کا برابر
ہے اوسکے جو کما لایا اللہ کا غصہ اور جگہ اوسکی دوزخ ہے یعنے جو شخص اللہ کو ڈرتا ہے اور اوسکی مرضی کا تابع
ہوتا ہے برابر نہین اوسکے جو اللہ کی ناخوشی کا کام کرتا ہے هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللّٰهِ یہ لوگ درجون برہین نزدیک
اللہ کے یعنے فرمانبردار اور نافرمان اللہ تعالیٰ کے پاس برابر نہین اسکو ثواب عظیم ہے اور اوسکو عذاب الیم
(١١) اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ کیا جو کوئی
ہووے اوپر طریقہ روشن کے پروردگار اپنے سے مانند اوس شخص کے ہے کہ آراستہ کی گئی اوسکی نظر مین
بدکاری اوسکی اور مانند اونکے کہ پیروی کی خواہشون اپنی کی حاصل یہ کہ دونو برابر نہین ہوسکتے اس سے
معلوم ہوا کہ برے کامون کو اچھا جاننا کام کفار کا ہے مسلمانکو چاہئے کہ برے کام سے بہت آزردہ اور غمگین ہو
اسی لئے حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہے علامت
ایمان صحیح کی آپ نے فرمایا اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَآءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ یعنی جب خوش
کرے تجکو بھلائی تیری یعنے باامید ملنے ثواب کے اور بددل اور غمگین کرے تجکو برائی تب تو مومن صحیح ہے
یعنے پورا ہے فائدہ جبکہ آدمی گاہے ماہے نماز پڑھے یا بالکل چھوڑ دیوے یا سود خواری اور شراب خوری
یا زنا مین مبتلا رہے اور یہ باتین اوسکے دلکو غمگین نکرین تو وہ مومن نہین غمگین کے یہ معنی کہ جلد توبہ
واستغفار کرے نماز پنجوقتی حفاظت سے ادا کرے اور گناہون سے بیزار ہووے نہ یہ کہ گناہون پر اصرار
کرے اور عمل کرنا نکرنا دونو برابر سمجھے اور امید عفو کی رکھے تو یہ فریب شیطانی ہے (١٢) اَفَمَنْ
وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِيْهِ كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بھلا ایک
شخص جو ہم نے وعدہ دیا ہے اسکو اچھا وعدہ سو وہ اوسکو پانے والا ہے برابر ہووے اوس شخص کے جسکو
دیا ہم نے اسباب دنیا کی نعمت اوسکی چند روز مین زوال ہونے والی ہے اور انواع آفات اور دکھ درد
اسکے ساتھ لگے ہین پہلا شخص مومن مصدق ہے دوسرا فاجر حاصل یہ کہ دونو یکسان نہین ہین (١٣) اَفَمَنْ
يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى بھلا جو شخص جانتا ہے کہ جو کچھ اوترا تجکو
تیرے رب سے حق ہے برابر ہوگا اوسکے جو اندھا ہے (١٤) اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا

لہٗ نُوراً یمشی بہٖ فی النّاسِ کمن مثلہٗ فی الظّلماتِ لیس بخارجٍ منھا کیا جو شخص کہ تھا مردہ پس جلایا
ہم نے اوسکو ہدایت سے اور کیا ہم نے واسطے اوسکے نور چلتا ہے ساتھ اوسکے بیچ لوگون کے مانند اوس شخص کے
کہ صفت اوسکی یہ ہو کہ بیچ اندھیرون کے ہے نہین نکلنے والا اس سے (۱۵) قُل لا یستوی الخبیثُ والطّیّبُ
ولو اعجبک کثرۃُ الخبیثِ تو کہ نہین برابر ہوتا ہے ناپاک اور پاک اور اگرچہ خوش لگے تجکو کثرۃ ناپاک کی یعنے
موافق حکم شریعت جو ہاتھ لگے وہ پاک ہے تھوڑا بھی بہتر اور خلاف شرع جو ہاتھ لگے وہ ناپاک ہے اوسکی بہتایت
پر نظر نہ کرے بکری کا گوشت ایک سیر بہتر ہے خنزیر کے من بھر یہان حلال حرام رزق کا فرق بتلایا جان العزیز
کہ جس طرح ایمان وعمل صالح اور اوسکے ثواب مین قریب ستر آیت کے گذرے اسیطرح کفر و شرک و فسق
و فجور اور خدا و رسول کے حکمون کو نہین ماننے والے یا جھٹلانے والون کے حق مین آیات قرآنی بے شمار وارد
ہین اور تمامی قرآن مین اون کے لئے عذاب الیم عذاب عظیم عذاب مہین عذاب حریق عذاب رسوائی دنیا و آخرت
عذاب دائمی عذاب شدید عذاب اکبر عذاب پر عذاب اور لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگونکی
وارد ہے اور نہین حصہ واسطے اون کے بیچ آخرت کے اور نہ بولیگا اون سے اللہ اور نہ دیکھیگا طرف اون کے
دن قیامت کے اور نہ پاک کریگا اونکو اسطرح کے بیان عذاب سے مومنون کے دل کانپتے ہین اور روتے
ہین بزرگان دین قرآن سنکے روتے تھے اور خوف کی آیتون پر کمال تضرع وزاری کرتے تھے اب ایسے لوگ
ہین کہ مبلغ علم اونکا یہی ہو کہ اگر واعظ حقانی وعالم ربانی قرآن سے خوف دلاوے تو کہنے لگے کہ یہ آیت
کافرون کے شان مین ہے ہم کو کچھ اس سے علاقہ نہین حالانکہ جمہور علما کا اتفاق اسبات پر ہے کہ اعتبار
ساتھ عموم لفظ کے ہے نہ ساتھ خصوصیت سبب کے ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر مین لکھا ہے کان السلف
خائفین من قولہ تعالی ومن النّاس من یّقول اٰمنّا باللہ اگرچہ یہ آیت صریح منافقون کی شان
مین ہے لاکن بزرگان دین سب یون سے عبرت لیتے تھے بخاری مین ہے کہا ابن ملیکہ نے ادرکتُ ثلثین من
اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کلھم یخاف النفاق علی نفسہ یعنے مینے تیس صحابہ کو پایا کہ وے
سب اپنی ذات پر نفاق سے ڈرتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ سب اعمال صالحہ ہم سے ادا ہو سکتے نہین او س
کہتے مین کہ اون صحابہ کا یہ حال اسلئے تھا کہ انکے زمانے مین لوگون سے احکام دینی مین تغیر آگیا تھا

اور وے اوسکی منع کرنے پر قدرت نہین رکھتے تھے اور سکوت کیا تھا اور ڈرتے تھے کہ کہین وہ سکوت داخل
نفاق نہو ویذکر عن الحسن ما خافه الا مومن ولا امنه الا منافق حسن بصری سے منقول ہے
نہین ڈرتا نفاق سے مگر مومن اور نفاق سے ایمن اور بے فکر نہین رہتا مگر منافق حسن بصری سے کسینے
پوچھا کہ لوگ یون کہتے ہین کہ اب نفاق نہین رہا آپ نے فرمایا کہ بھائی اگر منافق مرجاوین تو راستون مین
تم کو وحشت ہونے لگے یعنے منافق اس کثرت سے ہین کہ اگر سب مرجاوین تو راستون مین کوئی چلنے والا
نرہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص دنیا مین دو زبان والا ہوتا ہے اللہ تعالی اوسکو آخرت مین منافقین
کے زمرہ مین کر دیتا ہے صحابہ و تابعین نے نفاق کی وہ تفسیر کی ہے جس سے کوئی شخص سوا صدیق کے خالی
نہین ہوتا حسن نے کہا اختلاف سر و علانیہ کا اور اختلاف زبان و دل کا اور اختلاف مدخل و مخرج کا نفاق
ہے بھلا اب کہو کون شخص ان امور سے خالی ہے حذیفہ رضنے کہا ہے آدمی کوئی کلمہ عہد نبوی مین کہتا اوس
کلمہ کی وجہہ سے منافق ہوجاتا اب مین ایک دنمین وہی کلمہ تمھاری زبان سے بیس بار سنتا ہون بعض
اہل علم نے کہا ہے علامت نفاق کی یہ ہے کہ جو کام تو کرتا ہے اوسکو دوسرے شخص سے تو مکروہ رکھے اور دوست
رکھے تو کسی شخص کو ذراسی جور پر یا دشمن رکھے تو کسی شخصکو ذراسی حق پر غرض مومن ہمیشہ نفاق سے ڈرتا
رہتا ہے نفاق دو طرح پر ہے ایک وہ نفاق ہے جو ایمان کی ضد ہے کہ باطن مین کافر اور ظاہر مین مسلمان ایسے
لوگ حضرت کے زمانے مین تھے دوسری قسم نفاق عملی ہے اسکا عموم اس زمانہ مین یہان تک ہوا کہ سچے مسلمان
بھی اوسمین گرفتار ہین الا ماشاء اللہ اور علامات نفاق ہی پھیل پڑے ہین **فائدہ** جب اعمال صالحات
کے بیان سے فراغت ہوئی تو اعمال سیئات اور اون کی خرابیون کو معلوم کرنا پر ضرور ہے اسلئے کہ بغیر
دریافت کرنے سیئات کے معاصی سے بچ نہین سکتا اور بسبب مبتلا ہونے کے گناہون مین مستحق جہنم کا ہوتا
ہے جاننا چاہیے کہ عبادت کے دو بڑے حصے ہین ایک عبادت کرنا دوسرا گناہون سے بچنا اور یہ آدھا حصہ
لیے پرہیز گناہون اور شبہات سے بندہ کے لیے اور ین آدھی عبادت نفل سے بہتر ہے کبائر سے بچنے کے سبب
صغائر معاف ہوتے ہین - **قوله تعالی ان تجتنبوا کبائر ما تنهون عنه نکفر عنکم**
سیئاتکم وندخلکم مدخلا کریما اگر بچوگے تم بڑے گناہون سے جنسے منع کیے جاتے ہو اوس سے

دور کرینگی ہم تمسی گناہان تمھاری اور داخل کرینگے تمکو جگہہ عزت کی ہین اور فرمایا وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ
رَسُوْلَہٗ وَیَتَعَدَّ حُدُوْدَہٗ یُدْخِلْہُ نَارًا۔ الآیہ۔ اور جو کوئی کرے نافرمانی اللہ کی اور اوسکے رسول کی
اور گذرجاوے حدون اوسکی سے داخل کریگا اللہ اوسکو آگ مین ہمیش رہنے والے بیچ اوسکے کبیرہ گناہ وہ ہے
جسپر قرآن یا حدیث مین صاف وعدہ ہووے دوزخ کا یا اللہ کے غصے کا یا عذاب یا لعنت یا حد مقرر
فرمائی اور تقصیر وہ کہ منع فرمایا اور کچہ زیادہ نہین علی رضؓ کہتے ہین اشد الذنوب عند اللہ ما استہان بہ صاحبہ یعنے
سخت ترین گناہ اللہ کے پاس وہ گناہ ہے جسکو سبک جانے مرتکب اوسکا۔ حدیث مین ہے
کہ مومن اپنے گناہ کو ایسا جانتا ہے کہ گویا ایک پہاڑ اوسکے اوپر آگیا اب سر پر گریگا اور منافق اپنی خطا کو ایسا
سمجھتا ہے جیسے ناک پر مکھی بیٹھی اوسکو اوڑا دیا بعض صحابہ نے بعض تابعین سے کہا تہا تم ایسے کام کرتے ہو
جو تمھاری نظرون مین بال سے بہی زیادہ باریک ہین یعنے بے حقیقت ہین کُنَّا نَعُدُّھَا عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صلے اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمُوْبِقَاتِ ہم ان کامون کو حضرت علیہ السلام کے زمانہ مین مہلکات سے سمجھتے تھے
حسن بصری سے کوئی گناہ صادر ہو اتہا جب نیا پیرہن تیار کرتے تو پہلے اس گناہ کو اسپر لکھتے پس آنسو
کہ ہوش اون سے جاتا اور بعض بزرگان دین ایسے تھے کہ جس جگہ اونسے معصیت صادر ہوئی ہوا وس جگہہ
کو دیکھتے ہی اون کے بدن مین لرزہ ہوتا سری سقطی نے کہا کہ مین ہر روز کئی بار آئینہ دیکھا کرتا ہون اس خوف
سے کہ کہین میرا مونھ سیاہ تو نہین فقیہ ابو اللیث نے فرمایا کہ آدمی ایک گناہ کے سبب دس خرابی مین گرفتار
ہوتا ہے پہلا یہ کہ غضب مین لاتا ہے اپنے خالق کو بسبب اوسکی نافرمانی کے (۲) خوش کرتا ہے ابلیس کو جو دشمن
اوسکا اور خدا کا دشمن ہے (۳) دور ہوتا جنت سے (۴) قریب ہوتا جہنم سے (۵) جفا ہے اپنے نفس عزیز پر
(۶) گناہون کی نجاست مین آلودہ کرتا ہے اپنے نفس کا جو اللہ نے اوسکو پاک پیدا کیا ہے ع چو پاک آفریدت
خداوند پاک ؛ کہ ننگ ست ناپاک رفتن بخاک ؛ (۷) ایذا دینا حفظہ کا وہ جو ہمین ایذا دیتے ہین آدمیکو
(۸) غمگین کرنا نبی علیہ السلام کو قبر شریف مین (۹) گواہی دینا زمین کا اور رات دن کا اور اعضا کا اور
کراما کاتبین کا او پر نفس کے ع در قیامت این زمین از نیک و بد ؛ کہ ز ما دیدہ گواہی ما دہد ؛ (۱۰) خیانت
ہے تمامی خلائق کی کیونکہ بسبب شومیت معاصی کے کمی ہوتی ہے مینہ کی پس ایک گناہ کا یہ حال ہو تو جو شخص ہمیشہ

اوسپر جو انواع و اقسام کی معصیت مین گرفتار ہوتے ہین **نظم** غرق دریای گنا ہے تا بکے ؛ در معاصی رو سیاہی تا بکے ؛ جد تو آدم بہشتش جاے بود ؛ قدسیان کردند بہرِ او سجود ؛ یک گناہ چون کرد گفتندش تمام مذنبی و مذنبی بیرون خرام ؛ تو طمع داری کہ با چندین گناہ ؛ داخل جنت شوی اے روسیاہ ؛ قولہ تعالے أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ كَلَّا إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ. آیا طمع کرتا ہے ہر شخص اون مین سے یہ کہ داخل کیا جاوے جنت مین تحقیق ہم نے پیدا کیا اونکو اوس چیز سے کہ جانتے ہین یعنے منی سے کہ ناپاک ہی ایسی چیز کب لائق بہشت کے ہے مگر جب ایمان سے پاک ہو حدیث شریف مین ہی کہ حقتعالے نے فرمایا کہ بہشت عدن اون لوگون کے واسطے ہے جو کسی گناہ کا قصد کرین اور میری عظمت یاد کرکے شرما وین اور اوس گناہ سے باز رہین بعض صوفیہ نے کہا اگر مجکو پوچھے کہ کون سی چیز تیرے پاس بہت عجیب ہے تو کہون گا مین قلب عرف اللہ ثم عصاہ یعنے وہ دل جسنے پہچانا اللہ کو پھر اوسکی نافرمانی کی ربیع بن خثیم نے کہا لو کانت الذنوب تفوح ما جلس احد الی احد اگر گناہ کو بو ہوتی تو نہ بیٹھتا کوئی شخص کسیکے پاس اور حدیث مین وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عجب ہے اوس سے جو پرہیز کرتا ہے کہانے سے بیماری کے ڈر سے كَيْفَ لَا يَحْتَمِي عَنِ الذُّنُوبِ مَخَافَةَ النَّارِ کیون نہین پرہیز کرتا ہے گناہون سے بسبب خوف دوزخکے بیچے معاذ رازی کہتے ہین الناس من خوف فضيحة الدنيا وقعوا في فضيحة الاخرة یعنے لوگ دنیا کی فضیحت کے اندیشہ سے آخرت کی فضیحت مین پڑتے ہین یہ بڑی مشکل کی بات ہی غرض ساری گناہون کو خواہ ظاہر کے ہو یا باطن کے چھوڑ دینا واجب ہی چنانچہ ارشاد ہے وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ سدی نے کہا ظاہر گناہ زنا کرنا ہے باطن چھپی آشنائی یاری ہی عکرمہ نے کہا ظاہر اثم نکاح کرنا ہے ذوات محارم سے یا ظاہر گناہ وہ ہی کہ اعضا سے ہوتے ہین اور باطن کے جو برے اعتقاد دل مین جمے ہین اور محبت اور آرزوہاے نفس دل مین بھرے ہین یا ظاہر کے گناہ وہ ہین جو لوگونکو معلوم ہوتے ہین اور باطن کے وہ جو درمیان خدا صاحب اور بندے کے رہتے ہین شومیت معاصے آدمی کو طاعت حق سے محروم کرتی ہی اور خواری لاتی ہی دل سیاہ ہوتا ہے فسق کا رستہ کفر سے ملا ہوا ہے گو کافر نہین کہلاتا موسی علیہ السلام جب بنی اسرائیل کے فاسق مرنے پر افسوس کیا تو اسپر یہ فرمایا فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ جب

بنی اسرائیل نے اپنے قول وفعل کو بدل ڈالا تو وہ فاسق ٹھہرے تو اللہ نے اونپر عذاب بھیجا طاعون
آیا ایک وقت مین ستر ہزار آدمی مرگئے یہ عذاب اونپر آسمان سے اوترا تھا بسبب اون کے ظلم کے چنانچہ
فرمایا فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا الآیہ اگر خدا تعالی بندے پر رحم نکرے تو گناہان آدمی کو کفر کی طرف لیجاوین
اسلیے ڈرنا چاہیے کیونکہ توفیق ہوگی اوس شخصکو جو گناہون مین گرفتار ہے کیونکہ نزدیک کرینگے ساتھ حالت
کے اوس شخص کو جو گناہون کی نجاست مین آلودہ ہے گناہون پر اصرار کرنے کے سبب عبادت کا مزا
نہین پاتا ہے اور نصیحت ولمین اثر نہین کرتی ہے اور دنیا کے کامون مین ہوشیار رہتا ہے اور برا خاتمہ ہوتا
ہے جسکے خوف سے اولیا اصفیا کے دل ٹکڑے ہوتے ہین پس اے بھائی ہشیار ہو اور گناہون کو زہر کے مانند
جان۔ گناہون پر آدمی عقوبت ظاہرہ کو نہ دیکھکر خیال کرتا ہے کہ یہان گناہ پر عجلت نہین ہوتی ہے
حالانکہ یہ بات نہین ہے بلکہ جو کوئی متمادی ہوتا ہے اور امن مین ہوکر اقدام معصیت پر کرتا ہے اوسکے
لئے تعجیل عقوبت کی ضرور ہوتی ہے قولہ تعالی فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ
شَیْءٍ حَتّٰۤی اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ف یعنے گنہگار کو
اللہ تعالی تھوڑا سا پکڑتا ہے اگر وہ گڑگڑایا اور توبہ کی تو بچ گیا اور اگر اتنی پکڑ مانے تو پھر بہلا وا دیا اور
خوبی کے دروازے کھولدئے جب خوب گناہ مین غرق ہوا تو بے خبر پکڑا گیا یہ ارشاد ہے کہ آدمی کو گناہ پر تنبیہ
پہونچے تو شتاب توبہ کرلے یہ راہ نہ دیکھے کہ اس سے زیادہ پہونچے تو یقین کرون غرض برے عمل سے
جلد توبہ کرلینا چاہیے ورنہ یہ برا عمل قبر مین حشر مین ساتھ رہے گا بلکہ آدمی پر سوار ہوگا اسیطرف
اشارہ ہے وَهُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ مین سب سے بڑا اور بھاری گناہ شرک ہی شرک یہ
اللہ جل جلالہ کے ساتھ شریک کرے خواہ اوسکی ذات مین جیسا نصاری قائل ہین کہ تین خدا ہین خواہ
اوسکی صفات مین جیسا اللہ کے طرح اورون کو حاضر وناظر غیب دان سمجھے پس نجومی سے شادی کی تاریخ
پوچھنی اور سفر یا حویلی کی بنا کے واسطے نیک وبد ساعت دریافت کرنی اسی شرک مین داخل ہے اسکو
شرک فی العلم کہتے ہین اور شرک فی القدرت یہ کہ اللہ کی طرح اورون کو قادر اور توانا جانے اور مشکل
وقت اونکو پکارے اونکی منتین مانے درمختار مین ہے وَاعْلَمْ اَنَّ النَّذْرَ الَّذِیْ یَقَعُ لِلْاَمْوَاتِ

وما یؤخذ من الدراھم والشمع والزیت ونحوھا الی ضرائح الاولیاء الکرام فھو
بالاجماع باطل وحرام مالم یقصدوا صرفھا الی فقراء الانام اور شرک فی العبادۃ
یہ کہ اسکی طرح اورون کو پوجے جیسے کسی زندے مردے کے آگے سجدہ کرنا زمین چومنی خانہ کعبہ کے سوا
کسی شئے کے گرداگرد گھومنا کتب فقہیہ مین غیر خدا کے لئے ان چیزون کی حرمت مرقوم ہی فی رد صنعا العلما
ان السجدۃ لا تحل الا للہ تعالی یعنے اللہ کے سوا کسیکو سجدہ کرنا حلال نہین وفی شرح المناسک
ولا ینحنی ولا یقبل الارض یعنے نہ کسیکے آگے جھکے نہ اوسکی زمین چومے وفی معراج الدرایۃ
لو طاف حول مسجد سوی الکعبۃ یخشی علیہ الکفر یعنے کعبے کے سوا اگر کسینے کسی مسجد کا بھی
طواف کیا تو اوسپر کفر کا خوف ہی ایسا ہی ہی مظہر العجائب مین اور شرک فی العادۃ یہ کہ عادت کے کامون مین
جو اسکی تعظیم چاہیئے وہ اورون کو کیجئے جیسے مشکل کی گھڑی اسد کو پکارنا اور ہر کام کے پہلے اوسکا
نام لینا اور کھیتی سود اگری مین تھوڑی بہت اوسی کی نیاز نکالنی اور مشکل کا مونپر اوسکی نذر ماننی اوسکے
نام کا جانور ذبح کرنا ایس مصیبت کے وقت جو لوگ اورون کو پکارتے ہین امام ضامن کا بازو پر پیسا
باندھتے ہین شیخ سدو کا بکرا ذبح کرتے ہین اسی شرک کا نتیجہ ہی موضح القرآن مین ہی شرک فقط یہی نہین
کہ کسیکو سوا ے خدا کے پوجے بلکہ شرک حکم مین ہی کہ اور کا مطیع ہووے فرمایا اللہ تعالی نے وان اطعتموھم
انکم لمشرکون اور اگر تم نے کہا مانا اون کا تحقیق تم ہی البتہ مشرک ہو اور موضح القرآن مین تحت مین
آیہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ کے ہے کہ اللہ شرک نہین بخشتا تو مشرک فرمایا حکم مین شریک کرنے کو
یعنے سوا ے دین اسلام کے اور دین کا حکم پسند رکھے اور اوسپر چلے پس جو دین ہی سوا ے اسلام کے
سب شرک ہی اگرچہ لوجنہین شرک نہ کرتے ہون انہے رسوم وعادت بیدینون کی بامید نفع ونقصان سب
شرک ہی جیسا شادی وغمی وزچگی اور وقت سفر اور رواجی فاتحہ وکندوری وغیرہ مین قیودات واہیہ
کرتے ہین اور برے عقیدے دلمین جمائے رہتے ہین اوسی پر چلتے ہین اوسی پر مرتے ہین رحمت کرے
علماے ہندوستان پر کہ اونھون نے شرک کی برائی مین بہت سی کتابین لکھین پر جاہلون کو کون
سمجھا سکتا ہے اللہ توفیق دیوے قرآن مین شرک کی برائی اور عذاب جابجا مصرح ہے از انجملہ فرمایا

جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ نے اوپر اوسکے بہشت شرک البتہ ظلم ہے بڑا۔
جب آدمی شرک کرتا ہے تو قریب ہوتا ہے آسمان کہ پھٹ جاوے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑین پہاڑ
کانپکر اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس گویا گر پڑا آسمان سے آسمان سے گرنا کنایہ اس سے کہ وہ مشرک
ایمان کی بلندی پر سے کفر کے نشیب مین گر پڑا اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا
گمراہی دور اور جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق باندھ لیا اوسنے گناہ بڑا نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ شریک نہ کیجو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو
اگرچہ قتل کیا جاوے اور جلایا جاوے اکثر عورات شرک مین مبتلا رہتی ہین کتنا سمجھا ہین سمجھتی ہین جنت
اپنے پر حرام کرتے ہین خدا تعالی اونکو ہدایت دیوے ریا بھی شرک ہے مگر ارادہ آخرت کا نہین رکھتا
آسمان و زمین مین ملعون ہوتا ہے ریاکارون کو قیامت کے دن چار نامون سے پکارینگے کہ اے کافر اے
فاجر اے مکار اے زیان کار اور پھر کہین گے تیری کوشش نکمی ہوئی اور تیرا ثواب برباد گیا آج تیرا
کچھ حصہ نہین ہے اوسی سے ثواب طلب کر جسکے لئے تو نے عمل کیا تھا ۷ کلید در دوزخ است آن نماز،
کہ بر روے مردم گذاری دراز، بدعت سیئہ۔ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جسنے ہمارے
اسلام مین وہ چیز نکالی جو اوسمین نہین ہے وہ مردود ہے جو کوئی عامل بدعت سیئہ ہے وہ بالاوے ملعون
یعنے ادین اسلام
و مردود ہوگا اہل بدعت سے صوم و صلوۃ و حج و زکوۃ قبول نہین وہ اسلام سے ایسا نکلجاتا ہے جیسا
بال آٹے سے ہر بدعت سے بچنا واجب ہے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس نے نکالی اسلام مین
کوئی چال بری اوسپر گناہ ہے اس چال کا اور گناہ اسکا جو کوئی چلے اوسپر بغیر اوسکے کہ اون لوگونکا
گناہ گھٹے۔ حدیث مین تارک سنت پر لعنت آئی ہے اہل بدعت سے اتفاق بحث کا ہو تو سنتون سے سوال
کرنا چاہیئے ورنہ وہ کبھی عاجز نہون گے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کسی بدعتی کی عزت آبرو کی
اوسنے گویا اسلام کے ڈھانے پر مدد کی اس زمانے مین بری بدعتین حکم مین واجب کے ٹھہر گئے ہین یعنے
کیسا ہی بھلا آدمی ہو جب تک اپنی شادی و غمی مین بدعت کے کام نکرے تب تک دلکو تسلی نہ ہوے اگر اتفاقا
بدعت سے بچ جانے تو دین بھر اوداس بیٹھا ہے مگر جسکا دل نور اسلام سے روشن ہوگا وہ البتہ

بدعتون سے بہت بچتا ہے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ بدعت کفر سے کمتر ہے اور کبیرہ گناہ سے زیادہ ہے عجب ہی علماے زمانہ حنفیہ و شافعیہ سے ہن نواحی کہ نماز و روزہ کے مسائل مین بال کی کھال نکالتے ہین مگر کیسی ہی بری بدعتون جو شادیون او رغمی مین رائج ہین اوس سے اعراض کرتے ہین جو عالم احکام شریعت پر تقید کرتے ہین اوس سے اکثر لوگ عداوت رکہتے ہین ایسے عالم کو بیدین ٹہراتے ہین تاکہ اپنے بدعتون مین خلل نہ پڑے اور جو عالم بدعتون اور گناہون کے کامون سے روک ٹوک نکرین ایسون سے محبت رکہتے ہین اور اپنے خیرخواہ سمجھتے ہین اللہ نیک سمجھ نصیب کرے خلاصۃ الفقہ مین بدعت کی مذمت مین ایک فصل ہی جو آدمی اوسکو دیکہیگا بدعت سے بہت بچیگا قولہ تعالی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَاءَ سَبِیْلًا. زنا کے نزدیک مت ہو تحقیق زنا عمل بد ہی اور راہ بد ہی اعمش نے کہا اے گروہ مسلمانون کے بچو زنا سے زنا مین چھ خصلتین ہین زنا کے سبب رزق کم ہوتا ہے اور برکت جاتی ہے عمر گہٹتی ہی اور محتاجی ہوتی دنیا مین رونق چہرہ کی جاتی رہتی ہی آخرت مین اللہ کا غصہ اور برا حساب اور عذاب دوزخ ہے اور وہ پھیلتی ہی ایک دفع کا زنا ستر برس کے نیک عملون کو ناچیز کرتا ہے اور دوزخ مین سانپ بچہو اوسکو گہیر لینگے جو حرام کی طرف نظر بھر دیکہیگا حق تعالی اوسکی آنکہون کو جہنم کی چنگاریون سے بہریگا جو بیگانی عورت کا ہاتھ پکڑے گا قیامت مین آگ کے طوق و زنجیر ہاتھ مین گردن کے ساتھ پہنا ہوا آوے گا جو لڑکے کو شہوت سے بوسہ دے اوسکے موہنہ مین آتش کی لگام دینگے تذکرہ قرطبی مین ہی کہ ایک شخص کو مرنے کے قریب کہا گیا کہ کہہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اوسنے کہا کہہ نہین سکتا ہون اوس سے پوچھا گیا مَا کُنْتَ تَصْنَعُ تیرا عمل کیا تہا اوس نے کہا عمر بھر مین ایکبار زنا مین مبتلا ہوا تھا اوس دوسرے ایک شخص کو ایسا ہی کہا گیا اوسنے جواب دیا نَظَرْتُ یَوْمًا اِلٰی مَحَاسِنِ امْرَاَۃٍ یعنے نظر کیا مین نے ایکدن طرف خوبصورتی ایک عورت کے خیال کرو اے بھائیو کہ عمر بھر مین ایک بری نظر کے سبب موت کے وقت کلمہ زبان پر نہ آسکا کیا حال ہوگا اونکا جو ناچ کراتے ہین آپ بہی دیکھتے ہین اور لوگون کو دکہاتے ہین اور اس معاصی زنا کے لئے علانیہ دعوت دیتے ہین دیوثی صفت اختیار کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زنا کی کئی قسمین لکہا گیا ہے ابن آدم پر حصہ اوسکا زنا سے وہ اسکو ضرور پاویگا آنکہون کا زنا نظر ہے کان کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات کرنا ہے ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے پانو کا زنا چلنا ہے دل چاہتا ہے

سچا کرے یا جہوٹا مسلم کا لفظ یہ ہے کہ دہن کا زنا بوسہ ہے جس طرح امور مذکورہ ساتہہ اجنبیہ کے حرام ہین اسیطرح ساتہہ خوبصورت لڑکون کے حق تعالی نے زانی اور زانیہ کو سو چوٹ قمچی کی مارنے کا حکم فرماکر یہ ارشاد کرتا ہے وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ اور نہ آوے تم کو ان پر ترس اللہ کے حکم چلانے مین اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اور دیکھین اون کا مارنا کچہ لوگ مسلمان یہ حکم اُن زانیون کا ہے جو غیر محصن ہو اگر مرد والی عورت یا عورت والا مرد ہو تو سنگساری ہے یہان تک کہ مرجاے زانی سے زنا کے وقت ایمان اوسکا دور رہتا ہے اور حق تعالی اوس پر غضبناک ہوتا ہے اور قیامت مین زانی کی شرمگاہ سے ایسی بوے بد پھیلے گی کہ اوسکے سبب اہل دوزخ فریاد کرینگے اور بعد شرک کے کوئی ایسا بڑا گناہ نہین۔ بعضے لوگ غریب خدمتگار عورتون کو کنیزک شرعی کے خیال باطل سے زنا مین مبتلا رہتے ہین ایسی صحبت حرام ہے اوس عورت کی جو قحط وغیرہ مین خرید لیتے ہین یہ شرعی کنیز نہین ہین غلبہ اور استیلا کفار پر شرط ہے ایسا ہی ہے جامع التفاسیر کی سورۂ معارج مین خواجہ معین الدین سنجری کے ملفوظات مین ہے جو لوگ کہ صحبت حرام سے غسل کرتے ہین موافق تعداد ہر ہر بال کے کہ اون کے بدن پر ہین حق تعالی ایک برس کے گناہ اون کے نامۂ اعمال مین لکھتا ہے اور جو قطرہ پانی کا کہ اونکے بدن سے ٹپکتا ہے ہر ایک سے ایک ایک شیطان پیدا کیا جاتا ہے اور اون شیاطین سے جتنے برے عمل کہ سرزد ہونگے اون سبکی سزا اوسی شخصکو ملیگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نگاہ کو اور فروج کو نگاہ رکہو ورنہ خدا تمھاری صورتون کو بگاڑ دیگا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی ایمان رکھتا ہے اللہ پر روز آخرت پر وہ خلوت نکرے ساتہہ کسی عورت کے اسطرح پر کہ نہو درمیان اسکے اور اوس عورت کے کوئی محرم اور اگر بھڑ جاوے کوئی آدمی کسی سور سے جو مٹی و کیچڑ مین بہرا ہوا ہے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ کندہا اسکا کسی عورت کے کندہے سے بھڑ جاوے جو اوسکے لئے حلال نہین ہے حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب ظاہر ہوا زنا و ربا کسی گانو مین تو حلال کرلیا اونہون نے اپنی جانون پر خدا کے عذاب کو مرد والی عورت سے زنا کرنا ایسا بڑا گناہ ہے جسکی بخشش کی امید نہین جب تک کہ اوسکا خاوند نہ بخشے نزن ہمسایہ سے زنا کرنا بہت بڑا گناہ ہے اللہ دن قیامت کے اوسکی طرف نہ دیکھیگا اور فرماویگا جاؤ دوزخ مین ہمراہ جانے والون کے ساتون آسمان زمین بوڑہے زناکار پر لعنت کرتے ہین اللہ تعالی نے چار عورتین حلال کئے اول مہر سے اور دو آدمی کے

گواہ سے نکاح ثابت ہوتا ہے باوجود اس آسانی کے کیا کمبختی ہے جو زنا مین گرفتار ہون نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بڑا ڈر مجکو اپنی امت پر عمل قوم لوط کا ہے یعنے لواطت لوطی ملعون ہے جب بغیر توبہ کے مرتا ہے تو قبر مین مسخ
ہوکر سور ہوجاتا ہے یہ قول ابن عباس کا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو تم پاؤ کہ وہ عمل قوم لوط کا
کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول دونون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصون سے شہادت لا الٰہ
الا اللہ کی قبول نہین ایک راکب ومرکوب (۲) راکبہ ومرکوبہ (۳) بادشاہ ظالم اس امت مین عورتون
کی بڑی خرابی ہے کہ چپٹ بازی مین مشغول ہوتی ہین فاحشہ عورتون سے بہت دور رہو مین بلکہ اون کے روبرو
نہ آوین قولہ تعالی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ
مِنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے
گندے کام ہین شیطان کے سو ان سے بچتے رہو شاید تمھارا بھلا ہو شراب نجس ہے نجاست غلیظہ اسکا حلال جاننے
والا کافر ہے مسلمان کو اوسکی قیمت ڈالنی حرام ہے اور بیع اوسکا حرام ہے اسکے پینے والے کو حد واجب ہے گو
نشہ نہ لاوے پیا اوسکا حرام ہے تھوڑی ہو یا بہت حدیث مین ہے کہ حق جل شانہ نے اپنی سوگند یاد کرکے
فرمایا ہے کہ جو شخص ایک چلو شراب پئیگا ضرور اوسکو دوزخیون کا پیپ پلاؤن گا اور فرمایا حضرت علیہ السلام
نے اگر شراب پینے والا اسی حالت مین مرجاوے یعنے توبہ نکرے تو اللہ تعالی کے سامنے اوسکا حال بت پرست
کا سا ہوگا اور جو ہمیشہ شراب پیوے اسپر جنت حرام ہووے تفسیر حسینی مین ہے کہ اس آیت شریف مین حرمت خمر کی
دس دلیل ہین (۱) یہ کہ خمر کو جوے کے ساتھ بیان کیا جوا تو حرام ہے جو چیز اوسکے قرین ہے وہ بھی حرام ہے (۲)
حقتعالی نے خمر اور بت پرستی کو ایک لڑی مین کھینچا شرک تو تمام حرام کی سر ہے پس خمر بھی حرام ہے علی
ہذا القیاس خمر کو پلید وعمل شیطان اور اوس سے بچنے کے لئے حکم فرمایا (۶) فلاح ورستگاری کو اوسکے
اجتناب سے متعلق فرمایا (۷) یہ کہ وہ سبب دشمنی ہے (۸) یاد خدا سے باز رکھنے والی ہے (۹) سبب منع ہے نماز
سے اوسکے ترک کا حکم فرمایا ام سلمہ سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عن کل
مسکر ومفتر ہر ایک نشہ لانے والی اور سستی کرنے والی چیز سے اس سے ثابت ہوا کہ سیندی تاڑی
اور گانجہ اور مدک اور بھنگ اور افیون سب حرام ہین اور جوا شرط بدنا ہے کسی چیز پر جس مین جیت

سود خوار کی مذمت مین

اور ہار ہو وہ محض حرام ہی اور ایک طرف کی شرط حرام نہین باقی جو کھیل کہ اونمین شرط بدنی رواج ہی اگر بغیر
شرط کہیلے تو جوا نہوا لکن شیطان اوس بہانہ سے روکتا ہی اللہ کی یاد سے اور نماز سے میری مراد قمار
ہی کسیطرح کا ہو جوا کھیلنے سے اسلئے منع کیا ہی کہ اوسمین اکل مال بباطل ہوتا ہے شطرنج کھیلنا گناہ ہے
حدیث مین ہی اللہ ہر دن تین سو ساٹھ بار طرف اپنی خلق کے نظر کرتا ہے مگر لاعب شطرنج پر دوسری حدیث
مین سلام کرنے سے شطرنج باز پر منع فرمایا ہے علی رضہ نے کہا تم اگر چنگاری کو لو یہان تک کہ بجھ جاے بہتر ہے
اس سے کہ اسکو ہاتھ لگاؤ ابو موسی اشعری کہتے ہین لاعب شطرنج گنہگار ہی طیبی نے مشکوة کی شرح مین
لکھا ہی انصاب پتھر تھے اون کی پرستش کرتے تھے اور جانور کو اون کے پاس ذبح کرتے تھے اور جو پتھر ہو
یا درخت یا اور کوئی شئ جسکو استادہ کرتے ہین اور اون کی تعظیم کا اعتقاد کرتے ہین تو وہ نصب ہی ان قولون سے
معلوم ہوا کہ محرم مین علم جو استادہ کرتے ہین انصاب مین داخل ہین اس بت پرستی سے بچنا چاہیے اس
زمانہ مین یہ بری بدعت عبادت ٹہر گئی اسکے قیام مین بڑا اہتمام کرتے ہین صدہا کفر اور شرک اور بڑے بڑے
گناہون کے مرتکب ہوتے ہین کسکی طاقت کہ اس معصیت سے منع کرے اور کون مانے اکثر لوگون کے دلمین
یہ بات جم گئی کہ یہ رونق اسلام ہی خدا تعالی ہدایت دیوے حق تعالی نے سود کو حرام فرمایا در را زہر شرح
فقہ اکبر مین ہی جس نے حلال جانا اوس معصیت کو جسکی حرمت کا ثبوت دلیل قطعی سے ثابت ہو تو پس وہ کافر ہی
كَالرِّبَا فَاِنَّ حُرْمَتَہ ثَبَتَتْ بِالدَّلِيْلِ الْقَطْعِيِّ وَهُوَ قَوْلُہ تَعَالٰى اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا
یعنے مانند بیاج کے پس حرمت اوسکی ساتھ دلیل قطعی کے جو مذکور ہوئی یعنے اللہ نے حلال کیا بیع کو اور
حرام کیا ربوا پس جس نے بیاج کہا یا حلال جانکر تو البتہ کافر ہوتا ہے اور اوسیکی طرف اشارہ ہی قول اوس
تعالی کا وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ حضرت علیہ السلام نے فرمایا سود کے
گناہ ستر ٹکڑے ہین اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّہ سب سے ہلکا یہ کہ آدمی ماسے زنا کرے لبشارة الفساق مین
یہ لکھا ہے کچھ اوپر ستر باب ہین اور شرک مثل اوسکی ہی معلوم ہوا سود خوار و مشرک کا ایک حکم ہے یہ بہت بڑی
بشارت ہی واسطے اہل ربا کے کہ ہرچند کلمہ پڑہین نماز و روزہ حج و زکوة بجا لاوین مگر مثل مشرک کے ہون
حق تعالی نے بیاج کہانے والون کے حق مین طرح بطرح کی مذمت فرمائی جیسا کہ حاشیہ ہدایہ مین کفایہ

مرقوم ہو از انجملہ (۱) تخبط (۲) محق (۳) حرب (۴) کفر (۵) خلود فی النار تفصیل یہ کہ حق تعالی نے سود خوار کے حق مین
فرمایا یَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ یعنے میدان قیامت مین دیوانہ کی طرح رہیگا اور محشر کے لوگ سود خوار ہی
کرکے پہچان لینگے (۲) يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ گھٹاتا ہے اللہ سود اور بڑھاتا ہے خیرات یعنے
اوسکی برکت چھین لیتا ہے اور اوسکو تلف کرتا ہے اور خیرات مین برکت دیتا ہے او حضرت علیہ السلام نے فرمایا
سود سے مال اگرچہ زیادہ ہو لیکن انجام کار کم ہوجاتا ہے عبد الرزاق نے معمر سے روایت کی ہو کہ ہم نے سنا
ہے کہ سود کہانے والے پر چالیس برس نہین گذرنے پاتے کہ اوسکا مال کم ہوجاتا ہے لاکن لوگ سر دست کی خوشی عیشے
کی رغبت کرتے ہین اور آخرت سے غافل اسیواسطے سب ملے جلے ہوکے کھاتے ہین ابو ہریرہ روایت کرتے ہین البتہ
لوگونپر ایک زمانہ آئیگا کوئی اون سے باقی نہ رہیگا مگر سب سود خوار ہوجائینگے اگر کوئی شخص سود نہ کھاویگا تو اوسکا
غبار تو پہونچیگا اور ایک روایت مین بخار ہو مرقات مین ہو کہ مراد غبار اور بخار سے اسکا اثر ہے باین طور کہ سود
لینے والا یا تو گواہ ہوگا یا تو کاتب یا تو سود کی کوشش کریگا یا تو اوسکی ضیافت کہائیگا یا تو اوسکا ہدیہ قبول
کریگا (۳) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ پھر اگر تم نہین کرتے جو حکم ہوا ترک
ربوا کے باب مین تو خبردار ہوجاؤ لڑنے کو اللہ اور اوسکے رسول سے اسمین مومنون کے لئے بڑی تہدید ہے
اور جو اللہ و رسول سے لڑے کبھی اوسکا بھلا نہووے کیونکہ اللہ کے ساتھ جنگ کرین تو دوزخ ہو اور
رسول کے ساتھ شمشیر سو چاہئے کہ اوس سے باز آوین (۴) کفر (۵) خلود فی النار وَاتَّقُوا النَّارَ
الَّتِيْٓ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ اے ایمان والو مت کھاؤ سود اور بچو اس آگ سے جو تیار ہوئی ہو واسطے
کافرون کے فرمایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیت بڑے خوف کی ہو قرآن مین اسلئے کہ اللہ نے
مومنونکو دوزخ سے ڈرایا جو کافرون کے لئے تیار ہو اس آیت مین تنبیہ ہے کہ دوزخ بالذات کافرون کے
لئے اور بالعرض عاصیون کے لئے بنی ہو اور اسمین اشارہ ہو طرف اسکے جو کوئی سود پر قائم رہا ہو کفار کے
ہمراہ اس آگ مین رہے گا جو اونکے لئے مقرر ہے اور فرمایا وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ
فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جو کوئی پھر کرے یعنے نہی ہونے پر بھی اوسکو بیع کے مانند حلال سمجھکر کہاوے تو وہی
ہین دوزخ کے لوگ وے دوزخ مین سدا رہینگے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ سود خوار بشکل مدہن

سگ و خوک کے محشور ہوگا اسلئے کہ وہ واسطے ربا خواری کے حیلہ نکالتے تھے جس طرح کہ اصحاب سبت نے واسطے شکار ماہی نے حیلہ نکالا تھا آخر اللہ نے اونکو مسخ کردیا بندر سور بنا دیا حدیث مین ہے وہ قرض جس سے دینے والے کو نفع ہو ربا ہے اس زمانہ مین بیاج کا رواج بہت ہوگیا کسینے ان شہرون کو دار الحرب ٹہرایا اور بیاج کو جواز بتلایا اکثر لوگ تو چند روپے قرض دیتے ہین اور مدت تک زمین گروی کا غلہ کہاتے ہین پھر اپنا قرض بھی لے لیتے ہین اسیطرح سکونت کے گھر مین نفع پاتے ہین اور چھٹی لاٹری جو صریح حرام ہے اوسکا معاملہ کرتے ہین اور تکیہ کلام ان معاملے والون کا یہ ہے یا تو جائز ہے یا اختلاف ہیرا اونکی یہی ہے جو اوپر گذری خوب جانو شریعت مین یہ سب معاملے حرام ہین واللہ الموفق قولہ تعالی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فرمایا اللہ تعالی نے حرام کیا میتہ مردہ اور لہو اور گوشت سور کا اور جسپر نام پکارا اللہ کے سوا کا جب کوئی تعظیم و تقرب کے ارادے سے کسیکے نام پر کوئی جانور چھوڑا تو وہ حرام ہوا ذبح کے وقت اللہ کا نام لین یا نہ لین جو جانور غیر خدا کے نام پر ذبح ہو یا غیر خدا کے تعظیم پر وہ مردار ہے تفسیر آیات الاحکام مین ہے دوسرے مفسرین مَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ کی معنی مَا رَفَعَ الصَّوْتُ بِهِ عِنْدَ ذَبْحِهِ کہے ہین اوسکی وجہ یہ ہے کہ نزول آیت کے زمانہ مین مشرکون کی عادت تہی کہ جب کوئی جانور کسیکے نام پر ذبح کرتے تو ذبح کے وقت بہی اسکا نام لیتے بخلاف مسلمان مشرکون کے کہ وہ کفر اور اسلام مین خلط کرتے ہین ظاہر مین گو ذبح وقت نام خدا کا لیتے ہین پر مقصود اس سے تقرب بغیر خدا جانتے ہین اسلئے اونکا ذبح کے وقت نام خدا تعالے لینا کچہ اعتبار نہین میرے استاد مولوی مفتی سید غلام رسول البیض رحمۃ اللہ علیہ فتاوی البیض مین لکہتے ہین و اگر جانورے را بنام بزرگے بقصد تقرب وے بذبح آن نذر کند چنانکہ درین زمان اکثر عوام میکنند و معاوضہ آن جانور از گوشت ادائے نذر خود نمے شمارند خوردن آن جانور منذور لغیر اللہ حرام است اگرچہ بتسمیہ ذبح کردہ شود لاکن اگر کوئی کسی جاندار کو واسطے ذبح لغیر اللہ کے مقرر کرے پہر اوسی وقت ذبح قصد تقرب غیر خدا دل سے دور کرے اور خالصا للہ اوسکو ذبح کرے تو اب اوسکی نیت باطل ہوگی اور وہ جانور حلال ہوگا کیونکہ اسباب مین معتبر وقت ذبح ہے خلاصہ یہ کہ جو چیز واسطے غیر اللہ کے ٹہرائی گئی

صحبت و ادا اہل البدع

تو بھی داوس لپکار کے جبتک کہ اوس نیت وارادے سے توبہ نکرے کھانا اوسکا حرام ہوجاتا ہے خواہ وقت ذبح
ایسے جانور کے نام غیراللہ کا لیوے یا نہ لیوے یا اللہ پاک ہی کا نام کیون نہ لیوے اگر بقول بعض کے نام خدا
سے ذبح کرنے کے سبب حلال جانین تو حرمت وحلت مین شبہ ہوگیا اور حرمت کو غلبہ ہوتا ہے اور شبہ سے
بچنا ضروریات دین سے ہے قولہ تعالی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاکُلُوْنَ
فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا یعنے وہ لوگ جو کھاتے ہین مال یتیمون کے ظلم سے سواے اوسکے نہین کہ کھاتے ہین بیچ
پیٹون اپنے کے آگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹھینگے کچھ لوگ قبرون سے اون کے مونھ سے آگ
کے شعلے نکلتے ہونگے پوچھا یہ کون ہین فرمایا وہ لوگ ہین جو ظلم سے مال یتیمون کا کھاتے ہین حاکم کی حدیث
مین آیا ہے کہ کھانے والا مال یتیم کا بہشت مین نہ جاویگا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ لَا تَاکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ
الآیہ اے ایمان والو نہ کھاؤ مال ایکدوسرے کے آپس مین ناحق اور نہ پہنچاؤ اونکو حاکمون تک کہ کھا جاؤ
کاٹکر لوگون کے مال مین سے مارے گناہ کے اور تم کو معلوم ہے گناہ سے مراد جھوٹی گواہی یا جھوٹی قسم
مدعا یہ کہ ظالمون کو رشوت دیکر آدمیون کا مال فساد اور غیبت اور چغلخوری سے نہ کھاؤ یہ حرام ہے اس
آیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوجہ شرعی مال کھانا حرام ہے اور کھانا مال بیوعات فاسدہ و وجوہ محرمہ کسب
سے گناہ کبیرہ ہے اسی باب سے ہے جھوٹی گواہی دیکے اوسکے عوض مین کھانا اور عاریت کا انکار کرنا اور
رشوت کا کھانا اور کم کرنے والا پیمانہ و وزن کا اور فروخت کرنیوالا شئے عیب دار کا عیب چھپا کر اور چھیننا
اور چوری اور خیانت اور جھوٹی قسم کھا کے مال لینا اور اجرت کسب مصور اور کاہن اور زانیہ اور نائحہ اور
دلال دغاباز اور اسی قسم سے ہے وہ جو لیتے ہین یا بطور ستھرا ولعب لیتے ہین جیسے مال قمار وملاہی یہ سب
حرام ہے ابن عباس نے فرمایا ہے کہ جسکے پیٹ مین حرام کا کھانا ہو اللہ تعالی اوسکی نماز قبول نہین فرماتا
ہے پھر جو لوگ ضیافت نکاح و ولیمہ اور فاتحہ وغیرہ مین سود سے پیسا لیکے خرچ کرتے ہین بعد جاننے اس
کیفیت کے وہ کھانا بھی درست نہین جو لوگ کہ دنیا مین فراغت سے کھاتے ہین اور آخرت سے غافل ہین
اونکا بڑا نقصان ہے اون کے حق مین خدا تعالی کا ارشاد ہوا اَذْہَبْتُمْ طَیِّبٰتِکُمْ فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا یعنے تم نے
اپنی آرزون کو دنیا مین پورا کیا اور اون سے نفع اوٹھا چکے اس سبب سے سخت عذاب کا بدلا پاؤ گے جو

کھانے پر بغیر رضامندی صاحب طعام کے داخل ہونا جائز نہین حدیث مین ہی جو داخل ہوا بغیر دعوت کے وہ
داخل ہوا چور بنکر نکلا لٹیرا ہوکر۔ روایت ہے کہا ابوشعیب انصاری نے جب پانچ آدمیون کی دعوت کی
چار صحابی پانچوین حضرت تو ایک آدمی حضرت کے ساتھ اور بھی چلا گیا تب حضرت نے فرمایا کہ یہ شخص ہمارے
ساتھ لگا چلا آیا ہے تو اگر چاہے تو اسکو بھی کھانا کھانے کی اجازت دے اور اگر تو چاہے تو یہ پلٹ جاوے
ابوشعیب نے کہا بلکہ مین اسکو بھی اجازت کھانے کی دیتا ہون قولہ تعالی وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ
جَہَنَّمُ۔ اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کر کر تو اوسکی سزا دوزخ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
اعانت کی قتل مومن پر اگرچہ آدھی بات سے ہو وہ ملیگا اللہ سے اور لکھا ہوگا درمیان اوسکے دونون
آنکھون کے کہ یہ ناامید ہی رحمت خدا سے بڑا گناہ بعد شرک کے یہی قتل نفس ہے یا زنا اور فرمایا ساری دنیا
کا زوال خدا پر آسان ہی کسی مومن کے ناحق قتل کرنے سے اور اگر سارے آسمان و زمین والے خون مین
کسی مومن کے شریک ہونگے تو اللہ اون سبکو جہنم مین داخل کریگا جو کوئی کسیکو زہر پلاوے یا دوا سے مارے
اوسکی سزا بھی دوزخ ہے حضرت نے فرمایا کہ جس نے اپنے آپکو پہاڑ پر سے گرا کر مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آگ مین
اونچے مکانون سے ہمیشہ گرا کریگا پڑا رہیگا اسمین سدا اور جو زہر پیکر اپنی جان مارے گا تو اوسکے ہاتھ
مین زہر رہے گا دوزخ کی آگ مین ہمیشہ اوسکو پیا کریگا مدام اور جو اپنی جان کو لوہے کے ہتیار سے ماریگا
تو وہ ہتیار اوسکے ہاتھ مین ہوگا دوزخ کی آگ مین سدا اپنے پیٹ مین اوسکو بہونکا کریگا ہمیشہ **ف**
یعنے جس چیز سے اپنی جان ماریگا دوزخ مین اوسپر اوسی چیز کا عذاب ہوا کرے گا اگر جان مارنے کو وہ شخص
حلال جانتا تھا تو سچ مچ ہمیشہ دوزخ مین رہے گا اور اگر حلال نہین جانتا تھا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین
رہیگا لمبی مدت کو ہی سدا بولتے ہین نادان مرد عورت کسی بیماری کے سبب یا ننگ و عار کے سبب پانی مین
ڈوب جاتے ہین زہر پی جاتی ہین اپنے کو ہلاک کر کے دنیا و آخرت مین خراب ہوتے ہین۔ حدیث قدسی مین ہی اللہ تعالی
نے فرمایا اے میرے بندو حرام کیا ہے مین نے ظلم اپنی جان پر اور تمپر بھی حرام کیا ہو سو تم ظلم مکرو اور حضرت علیہ الصلوۃ
والسلام نے فرمایا بچو تم ظلم سے بے شک ظلم اندھیرا ہے دن قیامت کے ظالم کی دعا قبول نہین ہوتی اور اوسکے
شفاعت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکرینگے توریت مین ہی مَنْ ظَلَمَ خَرِبَ بَیْتُہٗ یہ مضمون

قرآن مین بھی موجود ہے فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةً بِمَا ظَلَمُوا اور ظالمون سے الگ رہنے کو ارشاد فرمایا
ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ظالمون کو مہلت دیجاتی ہے پر اللہ اون سے غافل نہین وَلَا
تَحْسَبَنَّ اللهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُونَ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکے پاس کوئی مظلمہ کسی برادر
مسلمان کا ہو آبرو یا کسی اور چیز کا تو وہ آج یہان اوس سے معاف کرالے پہلے اس سے کہ کوئی دینار و
درہم وہان نہوگا بلکہ جو عمل صالح اسکا ہوگا وہ بمقدار ظلم لیکر مظلوم کو دینگے اگر ظالم کے حسنات نہون گی
تو اوسکے سیئات ظالم کو دینگے مفلس وہی ہے جو دنیا مین بہت نیکیان کماوے اور قیامت کے دن اوسکے
مدعیان اوسکی نیکی چھین لین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہمراہ ظالم کے اوسکے مدد کے لئے چلا وہ اسلام سے
نکل گیا حضرت نے فرمایا مَنْ دَعَا لِظَالِمٍ بِالْبَقَاءِ فَقَدْ اَحَبَّ اَنْ يُعْصَى اللهُ فِي اَرْضِهٖ جس نے
دعا کی ظالم کے بقا کے لئے پس اوسنے دوست رکھا یہ کہ نافرمانی کرے اللہ کی اوسکی زمین مین سو اوسکے
لئے دعا کرنا جائز نہین ظالم وہ ہین جو لوگون کو ستاتے ہین اور گناہون مین ڈوبے رہتے ہین پر اونکو
اس ظلم سے کچھ خبر و اثر نہین موت سے پہلے اوسکا اثر ظاہر ہوگا یعنے قریب ہے کہ خراب ہو جائینگے دنیا مین
اور آخرت مین اونکے لئے دوزخ ہے حدیث مین ہے جَوْرُ سَاعَةٍ فِي حُكْمٍ اَشَدُّ مِنْ مَعَاصِي سِتِّيْنَ
سَنَةً یعنے ظلم ایک ساعت کا حکم مین سخت ہے گناہ ساٹھہ سال کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گالی
دینا مسلمان کا فسق ہے اور زبان درازی کرنا اوسکی آبروریزی مین اور لعنت کرنا گناہ کبیرہ ہے اور مثل
قتل کرنیکے ہے اور حضرت نے فرمایا کسی مسلمان کو حلال نہین کہ وہ مسلمان کو ڈراوے جسنے ڈرایا کسی مومن
کو تو حق ہے اللہ پر کہ امن نہ دے اوسکو ڈر سے دن قیامت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے زخمی
کیا پشت کو کسی مسلمان کے ناحق ملیگا وہ اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا مسلم کی حدیث مین ہے اللہ
عذاب کریگا اون لوگون کو جو عذاب کرتے ہین لوگون کو دنیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا
ڈرانا ظلم عظیم ہے جسنے نظر کی طرف کسی مسلمان کے ڈرانا ہے اوسکو ناحق تو ڈراوے گا اللہ اوسکو دن
قیامت کے جسنے اشارہ کیا طرف اپنے بھائی کے کسی ہتیار سے تو لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے یہانتک
کہ باز آوے اگرچہ وہ اوسکا حقیقی بھائی ہو اور ملعون ہے وہ شخص جو نقصان پہنچاوے مومن کو یا مکر کیا

زبان درازی و لعنت

ڈرانا اور مارنا مسلمان کا ظلم عظیم ہے

اوس سے ملعون مین ضار مومنا او مکر بہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عذر کیا نزدیک اپنے بھائی مسلمان
کے پہر اوسنے قبول نکیا اوسکو تو اوسپر گناہ ہے برابر صاحب مکس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کے
بہتر دروازے ہین ادنی اونکا یہ ہے کہ آدمی مان سے زنا کرے سب سے زیادہ ربا یہ ہے کہ بھائی مسلمان کی
آبرو مین زبان درازی کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے آدمی کو یہ بات شر سے کہ وہ اپنے بھائی
مسلمانکو حقیر کرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ذکر کیا کسی شخص کا کچہ جو اوسمین نہین ہے تاکہ اوسپر عیب
لگاوے قید کریگا اوسکو اللہ آگ جہنم مین یہان تک کہ اوس قول کا نفاذ لاوے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ حلال نہین کسی مسلمان کو کہ جدا کرے کسی مسلمان کو تین رات سے زیادہ جبتک یہ دونو جدا رہینگے
حق سے الگ ہین پہر جس نے پہلے ملاپ کیا وہ اوسکے لئے کفارہ ہوا اگر اوسکے سلام کا جواب نہ دیا تو فرشتے
اوسکو جواب دیتے ہین شیطان اسکو جواب دیتا ہے اگر دونو اس جدائی پر مر گئے تو ہرگز بہشت مین نجاوینگے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پکارا کسی شخصکو ساتھہ کفر کے یا عدو اللہ کہا تو یہ کہنا اوسپر
پھر کر آتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظاہر کیا عیب اپنے بھائی مسلمان کا ظاہر کریگا
اللہ عیب اوسکا یہان تک کہ رسوا کریگا اوسکو اندر اوسکے گھر کے حدیث ابی برزہ اسلمی مین آیا ہے کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے گروہ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین زبان سے اور نہین داخل
ہوا ایمان اون کے دل مین مت غیبت کرو تم مسلمانون کی اور نہ لگو تم پیچھے اون کی عیب جوئی کے
جو کوئی تلاش کریگا عیب مسلمانون کے تلاش کریگا اللہ اوسکے عیب اور جسکا عیب اللہ نے تلاش کیا
تو رسوا کریگا اوسکو گھر مین حقتعالی نے غیبت کو مردار کھانے کی تشبیہ دی اسلئے کہ جیسا مردار سے پرہیز
کرتے ہین اور اوسکو کھانا حرام جانتے ہین ویسا ہی غیبت سے پرہیز کرو اور حرام جانو قولہ تعالی
اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِہْتُمُوْہُ یعنے بہلا خوش لگتا ہے تم مین کسیکو کہ کہاوے
گوشت اپنے بھائی کا جو مردہ ہو سو گھن آئے تم کو اوس سے تعلیق مسیحا ہی کہ کافر حربی کی غیبت مین دو قول
ہین ایک مین جائز اور ایک مین جائز نہین پس کیا گمان ہے تیرا اے عزیز اون مسلمانون سے جو نماز پڑھتے
ہین محبت و اتباع سنت مین کوشش کرتے ہین کب ایسے لوگ کی غیبت روا ہو سکتی ہے مفقط فریب شیطانی ہے

کہ اختلافی مسائل کے پیرایہ مین اتفاقی حرام کے مرتکب کرتا ہے الغیبۃ اشد من الزنا صحیح حدیث ہے
سبب اوسکا یہ ہے کہ زنا کو ہر کوئی برا جانتا ہے اور اوس سے توبہ کرتا ہے بخلاف غیبت کے کہ علانیہ مجالس
مین غیبت ہو رہی ہے اور کوئی برا نہین جانتا جب دو شخص ملتے ہین تو ضرور عبث غیبت مین مبتلا ہوتے
ہین حدیث مین ہے غیبت یہ ہے کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرے تو کہ ناگوار گذرے اوسکو پھر اگر وہ غیبت
اوسمین ہو تو غیبت ہے ورنہ بہتان ف یعنے سچ سے بات کا نام تو غیبت ہے اور اگر جھوٹی بات ہے تو اوسکا
نام بہتان ہے خلاصہ مطلب یہ کہ جس چیز کو آدمی سنکر برا مانے وہی غیبت ہے خواہ اوسکے نسب کا نقصان
ہو خواہ بدن کا خواہ اوسکے قول اور فعل کا خواہ اوسکے دین کا خواہ اوسکی غیبت زبان سے کرے
خواہ اشارہ سے کہ یہ سب حرام ہے لیکن ظالم کی غیبت حاکم کے روبرو اور فاسق کی جو بے پردہ گناہ
کرتا ہے اور ناقص لقب جو مشہور ہو جیسا اندھا بہرا چپڑا تو درست ہے اسیطرح حاکم ظالم اور مبتدع کہ
بلاوے لوگون کو اپنی بدعت کی طرف اور سچ ظاہر کرنے حال ظالم کے اور ظاہر کرنا منکرات کا آگے
محتسب کے اور اظہار حقیقت کا آگے مفتی کے واسطے طلب فتوے کے اور ظاہر کرنا حال چور کا اور باپ
استاد از راہ تاسف کے ذکر کرنا تاکہ وہ اوس سے باز رہے یہ بھی جائز ہے ابن عباس سے منقول ہے
الغیبۃ ادام کلاب الناس یعنے غیبت سالن ہے لوگون کے اون کتون کا جو آدمی کی شکل پر
ہین حضرت علیہ السلام نے شب معراج مین دیکھا کہ غیبت کرنے والون کو ناخن تھے تانبے کے تو چھیلتے
منہ اپنے اور سینے اپنے غیبت کے سبب قبر مین بڑا عذاب ہوتا ہے جامع التفاسیر مین ہے ابن مسعود
سے کہ کہا جس شخص کے پاس کوئی مومن غیبت کیا گیا پس مدد کی اوسنے اوسکی جزاے خیر دیگا
اوسکو اللہ بسبب اوسکے دنیا و آخرت مین جس نے نہ مدد کی جزاے بد دیگا اوسکو اللہ دنیا اور آخرت
مین اور غیبت کرنے والی کی بخشش نہین ہوتی یہان تک کہ بخشے اوسکو وہ کہ جسکی غیبت کی ہے
اور اگر غیبت اوسکو پہونچی نہین ہے تو کفایت ہے ندامت اور استغفار اللہ تعالی سے اپنے لئے اور
اوسکے لئے امید ہے کہ تخفیف ہو جاوے گناہ ہین جو غیبت کرتے ہین اون کی نیکیان جسکی غیبت
کی اون کے نامہ اعمال مین لکھے جاتے ہین اور غیبت کرنیوالے کے نامہ اعمال مین بدیان ثبت ہوتی ہین

قوله تعالی ان بعض الظن اثم مقرر بعضی بہت گناہ ہی قوله تعالی وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا وہ لوگ کہ ایذا دیتے ہین مسلمانونکو اور مسلمان عورتونکو بغیر اوسکے کہ کچھ برا کیا ہو پس تحقیق اوٹھایا اونھون نے بہتان اور گناہ ظاہر قوله تعالے وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الایہ یعنے جو لوگ عیب لگاتے ہین قید والیون کو پھر نہ لائے چار مرد شاہد تو مارو اونکو قمچی سے اسّی چوٹ اور نہ مانو اون کی کوئی گواہی کبھی اور وہی لوگ ہین بے حکم اس زمانے مین بعض جاہل اپنی عورتون کو اے فاحشہ یا قحبہ یا چھنال یا زانیہ کر کے خطاب کرتے ہین اور پاک دامن مرد و عورت پر بہتان باندہتے ہین ایسے لوگون پر لعنت اوترتی ہے اور وہ لوگ قابل حد مارنیکے ہین

(م۔ بہتان بندی) (ع۔ قذف محصنات)

حدیث مین ہی ان قذف المحصنة لیهدم عمل مائة سنة یعنے جو لوگ پاکدامن عورتون پر عیب لگاتے ہین تو سو برس کا عمل اون کا نیست و نابود ہوتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمام جنت مین نجاویگا نمیمہ سے عذاب قبر کا ہونا صحاح مین آیا ہی بلکہ ثلث عذاب قبر اسی نمیمہ سے ہوتا ہے اور ثلث غیبت سے اور ثلث پیشاب کی پاکی نکرنے سے

(ع۔ چغلخوری)

قوله تعالی لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ ٹھٹھا نکرین ایک لوگ دوسرون سے استہزا کرنے والون کے لئے آخرت مین ایک دروازہ جنت کا کہولین گے پھر کہین گے آؤ آؤ جب وہ کرب و غم سمیت آوے گا بند کر دینگے پھر دوسرا دروازہ کہولکر بلائین گے کہ آؤ آؤ وہ کرب و غم سمیت آویگا اوسکو بھی بند کر دین گے یہان تک وہ نا امید ہوکر نہ آوے گا

(ع۔ سخریہ)

قوله تعالی وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور ایک دوسرے کو لقب بد سے نہ پکارو برا نام ہے فاسقی پیچھے ایمان لانے کے اور جسنے توبہ نہ کی پس وہ جماعت وہی ہین ظالم یعنے برا نام ہے یہ کہ کہے کسیکو اے فاسق یا کافر یا یہودی کہتے اسے گدہے اے سور اور مانند اون کے بعد ایمان لانے اوسکے اور بقول بعض کے معنے یہ ہین کہ جو کوئی بعد نہی کے ٹھٹھا کرنے اور غیبت کرنے اور لقب بد کے ساتھ پکارنے سے باز نرہے تو فاسق ہی پس یہ کام نکرو تا مستحق اسم فسوق کے نہو ٹھٹھا کرنا اور نقل کرنی کسیکے قول و فعل کی بطور اوسکے بطریق ٹھٹھے کے حرام ہے اسلئے کہ اسمین آزردہ کرنا مسلمان کے دل کا ہے مسئلہ جو مسلمان کو ایسے الفاظ کہے ان سب صورتون مین تعزیر دیا جاوے اور فرق حد اور تعزیر مین یہ ہے کہ حد شارع کیطرف

(ع۔ بلقب بد پکارنا)

مقرر ہوتی ہے اور تعزیر رائے حاکم پر موقوف ہوتی ہے قولہ تعالی وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ الآیۃ
اور اوس سے ظالم کون جس نے منع کیا اللہ کی مسجدون مین کہ پڑہے وہان نام اوسکا اور دوڑا اون کے اجاڑنے
کو اب اس زمانے مین مسلمانون کو مسجدون سے منع کرتے ہین اور جماعت مین تفرقہ ڈالتے ہین یہ اللہ کے غضب کا
باعث ہے قولہ تعالی فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ تو نہ بیٹھ بعد نصیحت کے بے انصاف
قوم کے ساتھ شان نزول یہ ہے کہ جسوقت مسلمان مشرکون کے ساتھ مل بیٹھتے تو مشرکون نے قرآن شریف
کی تکذیب یا مسخری آیتون کی کرنی اسپر یہ حکم ہوا کہ اون سے الگ ہوجاؤ اب غور کرائے عزیز اس آیت کے
مطلب پر اور فقہا رحمہم اللہ کے بہترین قیاس پر کہ اس آیت کو اون مجلسون کی حرمت پر دلیل لاتے
ہین جہان کہین کہ راگ باجے نقارے و شہنائی وغیرہ مزامیر سے ہون تو گویا ایسی مجلسون مین
بیٹھنے والا قرآن شریف کی تکذیب کرنے والون مین شامل ہوتا ہے دعوۃ الداع مین ہے حدیث اَمَرَنِیْ
رَبِّیْ بِمَحْوِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ وَالصَّلِیْبِ وَاَمْرِ الْجَاهِلِیَّۃِ اور دوسری حدیث مین ہے اُمِرْتُ
بِهَدْمِ الطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ یعنے حکم کیا گیا ہون مین واسطے نیست و نابود کرنے طبل اور مزمار کے اور
فرمایا اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِیْرَ اِن حدیثون سے معلوم ہوا جو حکم چلیپا اور جاہلیت اور بتون
کا ہے وہی حکم اِن باجون کا ہے حرمت و محق و محو مین اور یہ دو لفظ ایک معازف دوسرا مزامیر شامل
ہین جملہ انواع ساز و سرود کو کوئی باجا ان سے باہر نہین رہتا ہے جیسے نوبت نقارے تاشے مرفنے
دائرہ رباب مجیرے جہانجین سارنگی طبلہ بین باجا وغیرہ انتہے۔ اکثر لوگ کہتے ہین کہ بعض علما قطع
دوسرے امور کے باجون کی حرمت مین بہت زور شور سے بیان کرتے ہین اس سے کچھ ایمان نہین جاتا
اور کئے علما ہین ایسی مجلسون مین آجاتے ہین کہاتے پیتے ہین کیا اونکو اوسکی حرمت کی خبر نہین جواب
اسکا یہ ہے کہ جب اللہ نے سرور عالم کو واسطے رحمت اور ہدایت عالم کے روانہ کیا اور باجون وغیرہ مزامیر کے مٹانے
کا حکم فرمایا تو ہم کو اس بدعت سیئہ کے مٹانے مین بڑا ہی اہتمام ضرور ہے اور حرمت اوسکی نصوص ظاہر
سے ہے پس جو کوئی شریعت کے ایک حکم کا انکار کرتا ہے تو گویا کلمہ لا الٰہ الا اللہ کو باطل کر دیا یہ منقول ہے
امام محمد رح سے اور عامی ہی ایسی مجلس مین محمد آجاتا گناہ ہے یہ جائے کہ علماء علما ایسے مجلسون

جانا اور بیٹھنا عیب دین ہی اور کھولنا دروازہ معصیت کا ہی اوپر مسلمانون کے ہدایہ مین ہی وَلَا یَقْعُدُ لِاَنَّ
فِیْ ذٰلِکَ شَیْنَ الدِّیْنِ وَ فَتْحَ بَابِ الْمَعْصِیَةِ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ غرض ہمارے زمانے مین جو شادیون وغیرہ مین
باجا نوبت نقارہ شہنائی مجیرہ وغیرہ جو بجاتے ہین اسکی حرمت مین کسی ایک عالم کو بھی اختلاف نہین پس ایسے
امور سے خاص و عام کو بہت بچنا چاہیے احادیث مین ذکر مزامیر کہین شراب اور بیاج کے ساتھ کہین بت پرستی
کے ساتھ واقع ہوا ہے چونکہ مزامیر مین شہوت اور نفس پرستی ہی تو بت پرستی سے بھی اسکا فتنہ و فساد زیادہ
ہوتا ہے ۵ مادر بتہا بت نفس شماست ؛ زانکہ آن بت مار واین بت اژدہا ست ؛ ابو علی رودباری رحمہ
اوس شخص کے باب مین پوچھا کہ ملاہی سنتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ مجکو حلال ہی اسلئے کہ مین ایسے درجہ پر پہونچا ہون
کہ خلاف احوال مجھپر اثر نکرے آپنے فرمایا البتہ پہونچا ہے پر دوزخ طرف پہونچا ہے تفسیر آیات الاحکام مین ہدایہ
سے منقول ہی کہ جو مسلمان دعوت کے مقام مین جاوے اور اوس مقام مین بازی یا راگ ہو یہ حال اوسکو پہلے
ہی سے معلوم ہو تو اسمقام مین نجاوے اور جو نہین جانتا اور گیا تو اگر منع پر قادر ہو تو منع کرے اور جو قادر نہو تو
اگر ایسا ہی بزرگ ہے کہ لوگ اوسکی اقتدا کرتے ہین چلا آوے اور کہانا نکھاوے اور اگر بزرگ نہین ہے تو
اگر بازی وغیرہ دسترخوان مین ہے تو نہ بیٹھے اور جو وہان سے دور ہو تو بیٹھنا اور کہانا درست ہے یہ بات بھی
یاد رہے کہ حضرت علیہ السلام نے فاسقون کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے تو امت پر واجب ہے کہ
آنحضرت کے حکم کو مانے اور طحطاوی اور عالمگیری مین ہے وَلَا یُجِیْبُ دَعْوَةَ الْفَاسِقِ الْمُعْلِنِ لِیَعْلَمَ اَنَّہٗ
غَیْرُ رَاضٍ بِفِسْقِہٖ یعنے فاسق معلن کی دعوت قبول نکرے تا معلوم کرے کہ تو اسکے فسق سے راضی
نہین قولہ تعالی وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا اور جو کوئی چور ہو مرد یا عورت تو کاٹ
ڈالو اون کے ہاتہ سزا اون کی کمائی کی تنبیہ اسکی طرف سے مدارک مین ہی کہ ہاتھ کاٹنے سے داہنا ہاتھ مراد ہے
دس درم سے کم چرایا تو ہاتھ کاٹنا واجب نہین ہاتہ بند دست کا نام ہے جس قیمت سپر مین ہاتہ چور کا عہد نبوت
مین کاٹا گیا تہا اوسکی قیمت دس درم تہی رہزنون کو ہر قسم کی جزا ہے اونکو قتل کرے یا سولی چڑھائے یا کاٹ
اون کے ہاتہ اور پاؤن مقابل کا یا دور کرے اوسملک سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہاتا پیتا
ہے برتنون مین سونے چاندی کے وہ اپنے پیٹ مین آگ جہنم کی بہرتا ہے چاندی سونے کا زیور عورتنکو درست ہے

مرد کو نہین اگرچہ لڑکا ہو چاندی سونے کے برتن مین کہانا پینا عورت مرد دونون پر حرام ہی نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دکھائے گئے مجکو گناہ میری امت کے نہین دیکھا مین نے کوئی گناہ بڑا اوس سے کہ
قرآن یاد ہو پہر اوسکو بہول جاوے دوسری حدیث یہ کہ بہولنے والا قرآن کا ملیگا اسسے دن قیامت
کے اجذم ہوکر یعنے مجذوم یہانپر بڑی وعید ہے اونکو جو یاد کرکے بہول جاتے ہین اسلئے واجب ہے کہ
تا بمقدور دور کرتا رہے قرآن سے تہوڑا یاد ہو یا بہت بہولنے کے سبب اس وعید مین داخل ہوتا ہے
اکثر لوگ قرآن کے سورے یاد کرتے ہین پہر سستی کے باعث بہول جاتے ہین۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس نے ڈالا پاخانہ اپنا راہ پر مسلمانون کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون اور سارے
لوگون کی یہی حکم ہے کنارہ نہر پر جہان وضو کیا جاتا ہے یا پانی پیا جاتا ہے یا سایہ مین نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا عامہ عذاب قبر بول سے ہوتا ہے اور فرمایا بچو پیشاب سے پہلا حساب بندہ کا قبر مین
بابت اسی بول کے ہوگا سو جبکہ حکم بول کا یہ ہے تو پاخانہ کی طہارت مین قصور کرنا بالا ولے کبیرہ
ٹھیرے گا آبدست لینے مین بہت احتیاط کرے اچہی طرح کلوخ لیکے خوب دہووے۔ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو کوئی آیا پاس حائض کے اوسکی فرج مین یا کسی عورت کے دبر مین یا کسی کاہن کے پاس
گیا تو وہ منکر ہوا اوس چیز کا جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اوتری ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
ترک کیا نماز کو عمدًا وہ کہلا کافر ہوگیا ترک نماز عمدًا بلا کسی عذر و مانع شرعی کے کفر ہے مسلمان ایک وقت
کی نماز چہوڑنے سے یہان تک کہ وقت اوسکا نکلجاوے کافر ہو جاتا ہے۔ جس نے محافظت نہ کی نماز پر وہ
حشر ساتھ قارون و فرعون و ہامان و ابی بن خلف کے ہوگا قولہ تعالی فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ
سَاهُونَ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ وہ لوگ ہین جو نماز کو وقت نماز سے تاخیر کرکے پڑہتے
ہین ویل کہتے ہین شدت عذاب کو یا ایک دشت ہی جہنم مین اگر سارے پہاڑ دنیا کے اوسمین رکہے جاوین
سبکے سب اوسمین پگہل جاوین غرض وقت ٹال کے نماز پڑہنے والون کو بڑا عذاب ہوگا نبی صلے اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بڑا چور وہ ہے جو نماز کو چراتا ہے پوچہا نماز کی چوری کیا ہے فرمایا تمام نکرنا رکوع و
سجدہ کا یا سیدھا نکرنا پشت کا رکوع و سجود مین ابن مسعود سے روایت ہے اگر تم نماز گہرون مین پڑہو

[Margin notes: حرام برتن سونے چاندی مین — قرآن یاد کر کے بہول جانا — پاخانہ پھرنا راستہ مین — پیشاب سے نہ بچنا — حائض سے صحبت — ترک نماز — قضا نماز — نماز چوری]

اور مسجدونکو چھوڑ دوگے تو تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو ترک کروگے وَلَو تَرکتُم سنّۃ نبیکم
لکفرتم معلوم ہوا کہ صحابہ ترک سنت کو کفر جانتے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے چاہا کہ حکم اقامت
نماز کا دون پھر کسی ایک شخصکو امر کرون کہ وہ لوگون کو نماز پڑھائے پھر کچہہ لوگون کو اپنے ہمراہ مع ہیزم
کے طرف اون لوگون کے لیجاؤن جو حاضر جماعت نہین ہوتے اون کے گھر آگ سے جلادون نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لوگ باز آوین ترک کرنے جمعہ سے ورنہ مہر لگا دیگا اللہ اون کے دلونپر پھر وہ غافلون مین سے
ہوجاوینگے اور تارک تین جمعہ کو منافق فرمایا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر جانے گذرنے والا سامنے
سے نمازی کے کہ اوسپر کیا گناہ ہے تو کھڑا رہنا چالیس برس تک بہتر ہے واسطے اوسکے اس گذرنے سے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پامال کیا حلقہ قوم کو بغیر اونکے اذن کے وہ عاصی ہی جو پاؤن رکہے گا گردن پر
لوگون کے دن جمعہ کے یعنے صف چیر کر آگے گہسے گا اوسکو پل بناوینگے دن قیامت کے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کیا نہین ڈرتا ایک تم مین کا اس بات سے کہ جب اوٹھاوے سر اپنا رکوع یا سجدے سے
قبل امام کے بیکہ کر دے اللہ اوسکے سر کو گدہے کا یا کردے صورت اوسکی گدہے کی صورت اور امامت
کرنا آدمیکا ایسی قوم کے لئے جو اوس سے کراہت کرتی ہے ایسے شخص پر لعنت ہوتی ہی اور اوسکی نماز بہی مقبول
نہین ہوتی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وصل کیا صف کا وصل کریگا اوسکو اللہ اور جس نے
قطع کیا صف کو قطع کریگا اوسکو اللہ تعالی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہی زائرات قبور کو اور اونکو
جو قبرون پر مسجدین بناتے ہین اور چراغ جلاتے ہین طواف قبور اور استلام کرنا اونکی طرف نماز پڑھنا کبائر ہین
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طیرہ شرک ہے دو بار اسیطرح فرمایا ترک کرنا سفر کا اور پھر آنا اوس سے
بدفالی کی وجہہ سے کبیرہ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ عَلَّقَ فَقَدْ اشْرَكَ جس نے کوئی شے
بدنپر لٹکائی اوسنے شرک کیا رقیہ کرنا تعویذ باندھنا کفار سے حرام ہے ایک آدمی حضرت علیہ الصلوۃ والسلام سے
بیعت کرنے کو آیا تہا اوسکی بیعت نہ لی پوچہا کیون کہا اوسکے بازو پر تمیمہ ہے اوسنے توڑ ڈالا تب بیعت
لی اہل علم موافق قول الجمیل کے تعویذ یا گنڈا باندھتے ہین یہ درست ہے اور جو رقیہ کہ مفہوم المعنی ہے
اور اوسمین ذکر اللہ کا ہے وہ مستحب تبرک ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکلا آدمی ناپاک حرم سے

پھر رکھا پاؤن اپنا رکاب مین پھر کہا لبیک تو پکارتا ہے ایک پکارنے والا آسمان سے لَا لَبَّيْكَ وَلَا سَعْدَيْكَ تیرا زاد وراہ حرام ہی تیرا نفقہ حرام ہی تیرا حج گناہ ہی اسمین کوئی نیکی نہین طبرانی - اکثر لوگ باوجود قدرت کے دنیا کے کام کاج مین مشغول رہتے ہین اسیطرح عمر گذر جاتی ہی ناگہان اسیر مرگ ہوکر چلے جاتے ہین - یہودی یا نصرانی کیطرح مرجاتے ہین ترک کرنا حج کا باوجود قدرت کے مرنے تک گناہ کبیرہ ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے افطار کیا ایکدن رمضان سے بغیر رخصت اور مرض کے قضا نہین کرتا اوسکو روزہ رکھنا سارے زمانہ کا اگرچہ صائم الدہر رہے اور روزہ رکھنا عیدین اور ایام تشریق مین منع ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے سامنے میرا ذکر ہوا اوسنے درود نہ بھیجا وہ مرگیا تو دوزخ مین گیا اللہ نے اوسکو دور ڈالا معلوم ہوا کہ تارک درود عمداً وقت ذکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم مستحق بعد و سحق و ناکا ہوتا ہے - نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی گنجائش پائے قربانی کرنے کی پھر نکرے تو وہ ہماری عیدگاہ مین نہ آئے اور فرمایا جس نے بیچی کہال قربانی کی اوسکی قربانی نہوی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو مدینے کے رہنے والون سے برائی کا قصد کریگا گلا دیگا اللہ اوسکو آگ مین جیسے نمک پانی مین گلتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت پہنو تم ریشم کو جو کوئی پہنے گا اوسکو دنیا مین وہ نہ پہنے گا اوسکو آخرت مین نسائی کا لفظ یہ ہی وہ نہ جاویگا بہشت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کے ہاتھ مین سونے کی انگوٹھی دیکھکر اوسکو اتار لیا اور پھینکدیا اور فرمایا یعمد احدکم الی جمرۃ من نار فیجعلها فی یدہ یعنے تم سے کوئی ارادہ کرتا ہی آگ کی چنگاری کا پھر اوسکو اپنے ہاتھ مین رکھتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ازار ٹخنے سے نیچے لٹکے وہ دوزخ مین ہی - زکوۃ فرض ہی حق سبحانہ نے زکوۃ نہ دینے والیکا نام مشرک رکھا ہی وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین زکوۃ سے مثل اہل ردت کے قتال کیا تھا احادیث مین ترک زکوۃ پر طرح طرح کے عذاب کا وعدہ آیا ہی مثلاً مال زکوۃ گنجا سانپ بنکے گلے کا ہار ہوگا یا ذبیر لگانے والا اوا سے زکوۃ مین ملعون ہی یا تارک زکوۃ سب کے پہلے جہنم مین جاویگا جو شخص زکوۃ نہین دیتا ہی اوسکی نماز بھی قبول نہین ہوتی ہی یا زکوۃ نہ دینے والے منافق مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہونا ہے یا گرم کرکے زکوۃ نہ دینے والون کے سینے پر ایسا داغ دینگے کہ پھیپ کے

ترک روزہ
منع روزہ
ترک درود
ترک قربانی
ایذاء اہل مدینہ
پوشش ریشم
پہننا انگشتری سونا
ازار لٹکانا
ترک زکوۃ

بار نکل جائے اور پیٹھ پر داغ دین گے کہ سینہ کے پار ہوجاوے داغ دینے کا بیان آیہ یَوْمَ یُحْمٰی عَلَیْهَا
فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُکْوٰی بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ الآیہ ابوہریرہؓ کی حدیث مین ہی کہ
آگ کے تختے بنا کر جہنم مین اوس سے پہلو ماتھے پیٹھ کو داغ دینگے تخصیص ان تین اعضا کی اسلئے ہی کہ
مالدار پہلے فقیر کو دیکھکے تیوری چڑھاتا ہی پھر بازو پھیرتا ہی اور زیادہ الحاح کرنے سے فقیر کی پیٹھ پھیر کے
چلا جاتا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو اللہ نے مال دیا ہی اور وہ اوسکی زکوۃ نہین دیتا قیامت کے
دن وہ مال اوسکا ایک گنجا سانپ بنایا جائیگا جسکی آنکھون پر دو سیاہ نقطے ہونگے وہ اوسکے گلے کا ہار
ہوگا اور اپنے دونو جبڑون سے اوسکو پکڑ کر کاٹے گا کہ مین تیرا مال اور تیرا خزانہ ہون پھر حضرت نے یہ آیت
پڑھی وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ
لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا آیہ جس مال کی زکوۃ نہین نکالی جاتی ہی وہ مال برباد ہوجاتا ہی نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا آگ سے عذاب کرنا لایق نہین ہی مگر رب النار کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واللہ مومن نہین
جسکا ہمسایہ اوسکے آفات و شر سے امن مین نہین ہی تین بار نفی ایمان کی فرمائی اور فرمایا جو کوئی ایمان
رکھتا ہو اللہ اور دن آخرت پر وہ ایذا نہ دے ہمسایہ کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ظلم سے لیا
ایک بالشت زمین کو اوسکو سات زمین تک کا طوق ہوگا یعنے سات زمین کا طوق اوسکے گلے مین ڈالکر تکلیف
اوٹھانے کو دیوین گے بغوی نے کہا سات زمین تک اوسکو خسف کرینگے پھر قطعہ زمین اوسکے گلے کا ہار ہوگا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے خیانت کی شریک کی امانت وعاریت مین تو مین اوس سے بری ہون
دوسری حدیث مین ہی جس نے خیانت کی امانت مین مین اوسکا خصم ہون اور فرمایا مطبوع ہوتا ہی
مومن ہر خلق پر مگر خیانت و کذب پر خیانت منجملہ علامات نفاق ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی آدمی
خیر کا کام کرتا ہی ستر برس پھر جب وصیت کرتا ہے جور کرتا ہے اوسکا خاتمہ برے عمل پر ہوتا ہے وہ آگ مین
جاتا ہی یعنے ثلث سے زیادہ کی وصیت کرے یا سب یا بعض مال کا اقرار واسطے اجنبی کے کرے یا آپکو
قرضدار ٹھہرائے اور قرضدار نہو تاکہ میراث ورثہ کو نملے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قطع کیا میراث
کو جسے اللہ نے فرض کیا تھا قطع کریگا اللہ میراث اوسکی جنت سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے

کچہ بندے ہین جنسے اللہ دن قیامت کو نہ بات کرے گا نہ اون کی طرف دیکھیگا اون کے لئے عذاب الیم ہی پوچھا وہ کون ہین فرمایا بیزار ہونے والے اپنے ما باپ اور بیزار ہونے والا اپنے ولد سے یعنے انکار کرنے والا اپنے نسب سے اور منکر اپنی اولاد کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین مردم ذو وجہین ہین کہ اونکے پاس کچہ لاتا ہے اور اونکے پاس اور کچہہ احادیث مین ہی ذو وجہین دنیا مین دن قیامت کے دو منہہ آگ کے رکھتا ہوگا یا دو زبانین ہونگی آگ کی امام غزالیؒ نے کہا ہی ذو لسانین وہ شخص ہی جو درمیان دو دشمنون کے آجاتا ہے اور ہر ایک سے موافق اوسکی مرضی کے گفتگو کرتا ہے ظاہر مین نیکون کے لباس مین رہنا اور باطن مین حرام کامون کیطرف مشغول ہونا گناہ کبیرہ ہی ثوبان کی حدیث مین آیا ہے مین جانتا ہون اون قومون کو اپنی امت مین سے جو آوینگے دن قیامت کو اعمال لیکر برابر جبال تہامہ کے چمکتے ہوئے اللہ اونکو ہباءً منثورا کردیگا یعنے اون کے ثواب کو برباد کر دیگا بسبب مخالفت باطن ساتھہ ظاہر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین طعام ولیمہ ہی جس مین تونگر لوگ بلائے جاوین اور مساکین ترک کئے جاوین جس نے قسم کھائی غیر خدا کی وہ کافر ہوا یا مشرک جس نے قسم مین یہ کہا کہ مین اسلام سے بری ہون اگر کاذب ہی تو ویسا ہی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک آدمی کو کہ کہتا ہی انا اذا یہودی فرمایا واجب یعنے جہنم واجب ہوگئی غرضکہ خدا کے سوا قسم کھانا ایمان کا برباد کرنا ہی قولہ تعالیٰ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنِ - وَاِنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحَابُ النَّارِ اسراف خرچ کرنیوالے بھائی ہین شیطانون کے اور بیجا خرچ کرنے والے دوزخ والے ہین اسمین بڑی وعید ہی اون لوگون پر جو ناچ راگ رنگ اور مزامیر اور آتشبازی مین اور بیہودہ کامون مین پیسے خرچ کرتے ہین اور خیال نہین کرتے کہ حق تعالیٰ نے کس کس جگہ قرآن شریف مین مسرفین کی مذمت فرمائی ہی سچ ہی یہ لوگ نہ قدر قرآن شریف کی جانتے ہین نہ حکم خدا اور رسول مانتے ہین وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ خرچ کرنا مال کا گو ایک ہی پیسہ کیون نہو حرام مین گناہ کبیرہ ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے احتکار کیا طعام وہ گنہگار ہوا اور محتکر ملعون حاکم کی روایت مین یون ہی جو شخص داخل ہوا کسی شے مین نرخ سے مسلمانون کے گران کرتا ہی نرخ کو اونپر تو حق ہی اللہ پر یہ کہ ڈالے اوسکو جہنم مین سر اوسکا نیچے ہوگا مراد احتکار سے روکنا غلہ کا

واسطے تنگی نرخ کی حکمت تحریم جسکا زمین دفع ضرر ہی عام لوگون سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
کوئی مزدور مقرر کیا اور اوسکی مزدوری نہ دی تو حق تعالی قیامت کے دن اوسکا خصم ہوگا اور فرمایا تم
دو مزدوری مزدوراون کو پہلے اوس سے کہ اوسکا پسینہ خشک ہو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حائل
ہوئی جسکی شفاعت کسی حد مین حدود خدا سے اوسنے ضد باندہی اللہ سے طبرانی کا لفظ یہ ہی وہ ہمیشہ
غضب خدا مین ہی یہان تک کہ باز رہے سیکھنا سکھانا جادو کرنا گناہ کبیرہ ہی حدیث مین ہی ساحر کی حد
قتل کرنا ہی بے شبہہ انواع سحر کے کفر ہوتے ہین توڑ دینا بیعت کا گناہ کبیرہ ہے خواہ بیعت امام ہو یا بیعت
توبہ اسلئے کہ وہ درحقیقت توبہ شکنی ہی فرمایا اللہ تعالی نے وَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ
پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہی اپنے برے کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم مین سے نہین ہے
جو لوگون کو مارتا ہی گریبان کو پھاڑتا ہی جاہلیت کی طرح جلاتا ہے نوحہ کرنے والیان نوحہ کرینگے اہل نار کی
جس طرح کہ کتے بھونکتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو عادتین ہین لوگون مین وہ دونو کفر ہین ایک
طعن کرنا نسب مین دوسرے نوحہ کرنا مردہ پر حضرت نے فرمایا یعذب المیت ببکاء اهله علیه نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر کوئی ایک چنگاری پر بیٹھے وہ کپڑے جلا کر کھال تک کھینچے تو یہ بہتر ہی اوسکے لئے قبر پر بیٹھنے
سے علم سیکھنا واسطے دنیا کمانے کے یا مقابلہ کرنے علماء سے تو اللہ تعالی اوسکو دوزخ مین داخل کریگا اور
جو کوئی سوال کیا گیا علم سے پھر اوسنے چھپایا تو دن قیامت کے اوسکو آگ کی لگام لگائی جاوے گی سب سے زیادہ
عذاب اوس عالم کو ہوگا جسکو اسکے علم نے نفع نہ دیا یا حدیث موضوع دیدہ و دانستہ رواج دینا موجب دخول نار
ہے من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار حدیث مین ہی جو بے حاجت مانگتا ہی وہ گویا انگارا
کھاتا ہے اور جو زیادتی مال کے لئے سوال کرتا ہی وہ گویا آگ کی چنگاری مانگتا ہی اب وہ چاہی تھوڑی لے یا
زیادہ حضرت نے فرمایا جو کوئی اسبات کا ذمہ وار ہو کہ وہ لوگون سے کوئی سوال نکرے گا تو مین اوسکے لئے
بہشت کا ذمہ وار ہوتا ہون تین صورت مین سوال جائز ہی ایک وہ جو کسیکا ضامن ہو (۲) وہ جسپر
کوئی آفت آئی ہو (۳) وہ جسکو فاقہ ہو۔ اللہ کے نام سے سوال کرنے اور نہ دینے والے پر لعنت آئی ہی
مومن کو چاہئے کہ ضرور کچھ دیدے تاکہ لعنت سے بچ جائے قولہ تعالی یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کا

تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ ای ایمان والو نہ باطل کرو تم اپنے صدقون کو بسبب مَن واذیٰ کے مَنّ کے معنی ہین کہ اپنے احسان گنگر بتاوے کہ مین نے تیرے ساتھ یہ کیا وہ کیا لوگون سے کہے کہ مینے فلانے شخص سے ایسا ویسا احسان کیا اذیٰ یہ ہی کہ زبان درازی کرے گالی دے شکوہ شکایت کرے قولہ تعالیٰ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ تکبر کرنا حرام ہی متکبرون کے دل پر اللہ کی طرف سے مہر لگ جاتی ہی کوئی وعظ اون مین اثر نہین کرتا اسیواسطے مالدارون مین متواضع بہت کم رہتے ہین اور اکثر غفلت وغرور مین مصعب بن زبیر نے کہا مجھے آدمی پر تعجب آتا ہے تکبر کرنے سے کہ دو بار تو وہ جائے بول سے نکلا ہی پھر جبار آسمان کا معارضہ کرتا ہے حدیث ۔ جس کے دلمین برابر دانہ رائی کے تکبر ہے اللہ اوسکو جہنم مین اوندھے موںھہ ڈالیگا حدیث جو کوئی شخص فخر کا لباس پہنتا ہے کہ لوگ اوسکو دیکھین تو اللہ طرف اوس شخص کے نظر نہین کرتا جبتک کہ اوسکو اتار نہ ڈالے قولہ تعالیٰ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۔ حدیث ۔ تم بچو حسد سے حسد کھا لیتا ہی حسنات کو جس طرح آگ لکڑی کو کھا لیتی ہی یا گہاس کو اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے لوگ ہمیشہ خیر سے رہین گے جبتک کہ باہم حسد نکرین حسد ہی کے سبب سے قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اتبک جہان خون ناحق ہوتا ہے اوسپر بھی ایک وبال چڑھتا ہے حدیث مین ہی کہ حق تعالیٰ نے فرمایا رحم سے کیا تو راضی نہین ہی اس بات پر کہ مین صلہ کرون اوسکا جو تیرا صلہ کرے اور قطع کرون اوسکو جو تجھکو قطع کرے قاطع رحم جنت مین نہ جائیگا اور قاطع رحم کا عمل مقبول نہین ہوتا جس کسی قوم کے اندر کوئی قاطع رحم ہوتا ہی اوس قوم پر اللہ کی رحمت نہین اترتی قاطع رحم پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہی باوجود اس تہدید کے جہان دیکھو قطع رحم کرتے ہین دوستون سے عداوت مین رہتے ہین رحم کرے اللہ اوس بندے پر جو کہ حکم خدا و رسول سمجھکر دوستون سے نیک سلوک کرتے ہین اور اون کے عداوت و برائی سے اعراض کرتے ہین اور دیئے لیتے ہین یہ بڑی عمدہ نیکی ہی اور افضل صدقہ ۔ نافرمانی والدین اور ستانا اونکا گناہ کبیرہ ہی نافرمان ماں باپ کا جنت مین نہ جائے گا نہ اللہ نظر کریگا قیامت کے دن طرف اوسکے اور قبول نہین کرتا اللہ اوس سے نفل نہ فرض طبرانی مین آیا ہی کہ ایک مرد سے مرتے وقت کلمہ نہ کہا جاتا تھا جب اوسکی ماں سے قصور اوسکا معاف

ہے کہا کان کلا نعبد الناس ... اہتم اللہ من فضلہ ۱۲ ... ان تفسدوا فی الارض وتقطعوا ...

کرایا تب اوسکے مونہہ سے کلمہ نکلا حضرت نے فرمایا الحمد للہ الذی انقذہ من النار قولہ تعالیٰ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ
الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ مالک بن دینار کی کنیز
جو اس صفت کی تہی مرتے وقت دو پہاڑ آگ کی دیکھے کہ اوس سے بڑا عذاب پاتے تہے بعض اہل علم ایک بیمار
کے پاس گئے اور تلقین شہادت کی کرتے تہے وہ کہہ نہین سکتا تھا اور کہتا کہ ترازو کی زبان میری زبان پر ہے
وہ مجھے بولنے نہین دیتے اونھون نے قسم دیکے کہا کیا تو وزن مین کمی کرتا تھا اوسنے کہا واللہ نہین مدت تک
کی خبر نہ لیتا کہ پورا ہے یا کم سو جبکہ یہ حال عدم تعہد بجات پر ہے تو کم تولنے والے کا کیا حال ہوگا۔ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لیا مال لوگون کا بارادہ تلف کرنے کے تو تلف کردیگا اللہ اوسکو دیر لگانا تونگر کا
ادائے قرض مین بعد مطالبہ کے بلا عذر گناہ ہے حدیث مین ہے يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ۔ یعنے
بخشا جاتا ہے واسطے شہید کے ہر گناہ سوائے قرض کے پس قرض کے ادا کرنے مین جلدی کرے اور جو شخص ادائے
مہر کی نیت نہ رکہے بلکہ دغا کی نیت کرے تو وہ زانی ہے مطل یعنے ٹالنا ظلم حضرت سے ایک مرد نے کہا کہ مجکو کچہ نصیحت
کیجئے حضرت نے فرمایا کہ غصہ نکیا کر تین بار حضرت نے یہی فرمایا جو غصہ خدا کیواسطے ہو وہ بہتر اور جو اپنے نفس
کیواسطے ہو وہ برا ہے ؎ گفت عیسے را یکے ہشیار سر ٭ چیست در ہستی زجملہ صعب تر ٭ گفت اے جان صعب تر
خشم خدا ٭ کہ ازان دوزخ ہمی لرزد چو ما ٭ گفت از خشم خدا چہ بود امان ٭ گفت ترک خشم خویش اندر زمان
مجلس مین بیٹھکر بغیر ذکر خدا و درود کے اوٹھ جانا ایسا ہے جیسے مردار گدہے پر سے کوئی اوٹھے قیامت کے
دن اونپر حسرت ہوگی حضرت علیہ السلام نے فرمایا جو دوست ہوا لوگون کا بسبب اوس امر کے جسکو وہ
دوست رکھتے ہین اور خلاف کیا اللہ کا تو جبدن قیامت مین اللہ سے ملیگا اللہ تعالیٰ اوسپر غضبناک
ہوگا شماتت حرام ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظاہر نکر تو شماتت واسطے اپنے بہائی کے کہ رحم کرے
اللہ اوسپر اور مبتلا کردے تجکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو عورتون مین عدل و برابری نکری تو
آوے گا وہ شخص دن قیامت کے اور آدہا دھڑ اوسکا ساقط ہوگا ندینا شوہر کا حق واجب زوجہ
جیسے مہر و نفقہ اور ادا کرنا بی بی کا حق شوہر کو جیسے تمتع بغیر عذر شرعی کے گناہ کبیرہ ہے حضرت علیہ السلام
نے فرمایا کافی ہے آدمی کو یہ گناہ کہ ضائع کردے اونکو جنکو قوت دیتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ناحق غصہ کرنا

مداہنت ۹
شماتت ۹
ترک عدل

ندادن نفقہ ومہر ۱۲

جس نی جہانکا گھر مین کسی قوم کے بغیر اذن کی تو حلال ہی اونکو کہ اوسکی آنکھین پہوڑ ڈالین اور جو کان لگاوے
کسی قوم کی بات سننے کے واسطے اور اوسکا سننا اونکو برا لگتا ہو یا اوس سے بہاگتے پہرتے ہون تو اوسکے
دونون کانون مین پگھلا شیشہ پلایا جاویگا دن قیامت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
اعانت کی کسی خصومت پر ناحق وہ اللہ کے غصے و خفگی مین ہی جبتک کہ باز نہ آوے خصومت باطل اور
جدال گناہ ہی بڑا دشمن لوگون مین خدا کو وہ شخص ہی جو بڑا جھگڑالو ہو جہوٹی گواہی برابر شرک کے ہے۔
قولہ تعالی فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّوْرِ اور فرمایا وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ
حق تعالی کا حکم ہے کہ گواہی کو نہ چھپاوے جسنے پوشیدہ رکھا گواہی کو وقت طلب کے وہ مثل شاہد زور کے
ہے حدیث مین ہی نہ جنبش کرینگے پاؤن جہوٹے گواہ کے یہان تک کہ واجب کریگا اللہ اوسکے لئے آتش جہنم
کو حضرت علیہ السلام نے فرمایا تم بچو کذب سے کذب راہ دکھاتا ہے فجور کی فجور راہ دکھاتا ہے نار کی بندہ
ہمیشہ جہوٹھ بولتا رہتا ہے اور ارادہ جہوٹ کا کرتا ہے یہان تک کہ نزدیک اللہ کے جہوٹا لکھ لیا جاتا ہے
ابن عباس نے کہا مَنْ اٰذٰى فَقِيْهًا فَقَدْ اٰذٰى رَسُوْلَ اللهِ صلے اللہ علیہ وسلم۔ جسنے اذیت دی عالم
کو سو اوسنے اذیت دی رسول کو جس نے اذیت دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس اذیت دی اللہ
عزوجل کو فَقَدِ اسْتَوْجَبَ اللَّعْنَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ پس مستحق ہو لعنت کا دنیا و آخرت مین اہانت
علم و علما کی اور حافظون کی گناہ کبیرہ ہی اور کسی صحابی کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہی بوڑھے مسلمان کو عالم و دیندار کو
حقیر کرنا نفاق ہی حضرت علیہ السلام نے اسما بنت ابوبکر سے فرمایا لَا تُوْعِیْ فَيُوْعِیَ اللهُ عَلَيْكِ یعنے
بخیل مت بن اور مال کو جمع نکر راہ خدا مین دیا کر خدا بھی تجکو دئے جاوے گا اور اگر تو روکے گی تو خدا بھی
روکے گا کہا حضرت ابوبکر نے بخیل نہین بچتا ایک چیز سے سات مین سے یا تو مر جاتا ہے سو وارث اسکا ہوتا
ہے وہ شخص کہ خرچ کرے اسکا مال اور صرف کرے غیر حکم اللہ تعالی کے مین یا غالب کر دیتا ہے اللہ اوسپر
کسی بادشاہ ظالم کو سو لیتا ہی وہ مال اوس سے ذلت او سکو دیکر یا پیدا کرتا ہے اوسمین شہوت کہ خراب کرے
وہ اسمین مال اپنا یا بنا رعمارت مین صرف کرتا ہے یا پہنچے اوسکو مصیبت دنیا کے مصیبتون سے ڈوبنے
سے یا جلنے سے یا چوری سے اور جو استاد ون کے ہے یا پہونچے اوسکو بیماری ہمیشہ کی خرچ کرے مال اپنا اوسکے

علاج مین یا گاڑدے اسکو کسی جگہ مین پھر بھولے اوسکو پھر نہ پاوے - حضرت علیہ السلام نے فرمایا بڑا ڈر
مجکو میری امت پر اتباع ہوا یعنے پیروی خواہش نفسانی کی اور طول امل ہی لاکن اتباع ہوا راہ
حق سے روکتا ہے قولہ تعالی وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ اور لاکن طول امل پس
بہلاتا ہے آخرت کو حضرت علیہ السلام نے فرمایا جب فاسق کی مدح کی جاتی ہی تو خدا کو غصہ آجاتا ہے عرش
ہلجاتا ہے کبائر ذنوب مین وہ کبائر برے سمجھے گئے ہین جن کے مرتکبین پر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت
کی ہی اون گناہون سے بچنا اور توبہ کرنا نہایت ضرور ہے توزیع المعاصی والطبقات مین ستر گناہ سے زیادہ
مذکور ہین یہان بعض اون سے بیان کیے جاتے ہین از انجملہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہی اس شخص پر
جو سود کھاتا ہے اور دوسرے کو کھلاتا ہے اور گواہ اور کاتب سود بنتا ہے - لوطی پر جو پاس کاہن کے آئے وہ جو
حالت حیض مین جماع کرے وہ جو میت پر نوحہ کرے اور مصیبت کے وقت کپڑے پھاڑے وہ عورت جو بستر
شوہر سے الگ ہو جس نی کوئی جانور واسطے غیر اللہ کے ذبح کیا وہ جو چوری کرتا ہے وہ شخص جو صحابہ کو گالی دیتا
ہے وہ شخص جو راہ گذر مین پاخانہ پھرتا ہے - وہ شخص جو جورو کو خاوند پر بگاڑتا ہے وہ جو ہتیار سے طرف
اپنے بھائی کے اشارہ کرتا ہے تارک صلوۃ - تارک زکوۃ - وہ شخص جو اپنا نسب غیر پدر سے جوڑتا ہے وہ عورت
جو بے اجازت شوہر کے گھر سے باہر جاتی ہی - وہ شخص جو تارک امر بالمعروف ونہی عن المنکر ہے باوجود امکان کے وہ شخص
جو شراب پیتا ہے اور جو معاملہ شراب سے علاقہ رکھتے ہین سب پر لعنت اوترتی ہی وہ جو زن ہمسایہ سے زنا کرتا
ہے اوس ایک زنا کا گناہ برابر دس زنا کے ہوتا ہے وہ شخص جو رشوت لیتا ہے اور لعنت کی اوسپر جو دوڑتا ہے
درمیان رشوت لینے والے اور دینے والے کے وہ جو علم دین کو چھپاتا ہے وہ جو اناج کو بامید گرانی نرخ
باوجود حاجت خلق کے روک رکھتا ہے وہ جو کسی مسلمان کو حقیر کرتا ہے وہ شخص جو دین مین کوئی بدعت نکالتا
ہے بدعتی کو جگہ دیتا ہے وہ عورتین جو قبرون کی زیارت کرتی ہین وہ جو بیاہی عورت کو تہمت زنا
کی لگاتا ہے وہ جو قطع رحم بلا موجب شرعی کرتا ہے وہ جو قرآن کو چھپاتا ہے یعنے اوسکا حکم ظاہر نہین کرتا
وہ شخص جو کسی مسلمان سے مکر کرتا ہے یا اوسکو نقصان پہونچاتا ہے بوڑھا آدمی جو زناکار ہی وہ شخص جو
حی علی الصلوۃ سنکر حاضر مسجد نہین ہوتا وہ جو ایذا دے ہمسایہ کو وہ جو حضرت کی سنت کو ترک کردے اور

وہ جو اپنی عورت پر غیرت نکرے بگاڑنے والا علامات حدود ارض جو اندھے کو راہ سے بھٹکا دے محلل و محلله پر لعنت آئی ہی عمر رضہ نے دونوں کو زانی کہا ہے یعنے عورت مطلقہ کو آگے کے مرد پر حلال کرنے کے لئے نکاح کرنے والا اور اوس سے راضی ہونے والا دونو ملعون ہین جو حکم مین عدل نہین کرتا اوسپر لعنت ہے حدیث مین ہی الکبائر حب الدنیا و اکبر الکبائر سوء الظن باللہ - قیمت کو بڑھا دینا تاکہ غیر دہوکا کھاوے اور بیع غیر کی بیع پر شراء غیر شراء پر اور دہوکا دینا بیع مین منع ہی مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے غلہ کی ڈھیر مین ہاتھ ڈالا گیہون کو گیلا پایا فرمایا اوسکو اوپر کیون نکیا جو ہمین دہوکا دے وہ ہم مین سے نہین ہی اسیطرح پانی کا دودہ مین ملانا منع ہی اور جانور کا دودہ نہ دوہنا تاکہ زیادہ شیردار معلوم ہو حدیث مین ہی مکر دغا بازی اور خیانت دوزخ مین ہی یعنے جو یہ فعل کریگا دوزخ مین جاے گا دو آدمی وقت قضاے حاجت بات نہ کرین نہ ایکدوسرے کے ستر کو دیکھین بعض عورتین قضاے حاجت کے لئے دو تین ملکر جاتے ہین یہ کام موجب دشمنی خدا ہے ٹہرے پانی مین موتنا حرام ہے تہوکنا قبلہ کی طرف منع ہے جو کوئی ایسا کریگا اوسکا تہوک اوسکے دونون آنکھون کے بیچ مین دن قیامت کے ہوگا جس گھر مین کوئی تصویر یا کتا یا جنب ہوتا ہے وہان فرشتے نہین آتے ہین - تصویر بنانا حرام ہے جو تصویر اپنی کہنچواتے ہین اونکا حکم اور مصورین کا حکم ایک ہی طرح پر ہے کیونکہ رضا بالکفر بھی کفر ہوتی ہی جو کوئی کتا پالتا ہے ہر دن اوسکے اجر مین سے دو قیراط برابر کم ہوتا ہے - کھیت کی حفاظت اور شکار کے لئے درست ہے مرغون کا لڑانا بکرون کا لڑانا حرام ہے اسیطرح حرام ہے سونیکی انگوٹھی اور ریشمی لباس اور خضاب سیاہ - اور منع فرمایا نبی علیہ السلام نے کہڑے رہکے کھانے پینے سے اور فخر کرنیسے ساتھ مساجد کے پیشاب اور پاخانہ کے وقت قبلہ رو ہونے سے اور جانورونکے سوراخون مین پیشاب کرنیسے پیشاب اور پاخانہ بند کر کے نماز پڑھنے سے بچے پہلے صف مین کہڑے رہنے سے قبر پر کوئی شے لکھنے سے اور چلنے سے مرد کے درمیان دو عورتون کے فاسقون کی دعوت قبول کرنے سے اور بیٹھنے سے درمیان دہوپ چہانو کے اور مال کے ضائع کرنے سے اور کہانا کہانا جو صد اور ریا کیلیے کہلاتے ہین اور جاندار چیز کو تیر کا نشانہ بنانا حرام ہے - متعہ حرام ہے اور جمع کرنا نکاح مین ایک عورت کو اور اوسکی پہوپہی کو اور بھانجی اور خالہ کو حرام ہے - غصے کی حالت مین درمیان دو کے فیصلہ نکرے عورتونکو سفر …

مگر محرم کے ساتھ محرم وہ مرد ہے جس کے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست ہووے جیسی باپ بھائی
چچا بھتیجا بھانجا بیٹا نواسہ پوتا۔ تین دن سے زیادہ سوگ کرنا عورت کو حلال نہین مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے
اور دس دن سوگ فرض ہی نہ کم کرے اس سے نہ زیادہ۔ آرزو کرنی موت کی منع ہی۔ کچی پیاز کھا کر مسجدون کے
طرف نہ جاوے۔ گھرون کو قبر نہ ٹہراوے یعنے ذکر و نماز سے معمور رکھے۔ دو آدمی کے درمیان نہ بیٹھے مگر اونکے
حکم سے اور جب دو آدمی ہون تو ایک کے کان مین کچھ پوشیدہ بات نہ کہے کیونکہ دوسرا بدگمان ہوگا۔
کھڑے ہوکر پیشاب نکرے سوتے وقت آگ نہ چھوڑے بجھاوے شب جمعہ و روز جمعہ نماز و روزے کے لئے
مخصوص نکرے۔ سائل کو نہ جھڑکے مسجدون مین آوازونکو بلند نکرین آپ اپنی تعریف نکرے جذامی کی
طرف تیز نظر سے نہ دیکھے کسی سے سوال نکرے مردون کو گالی نہ دیوے اور نہ مرغ کو اور نہ بت کو۔ پانی مین سے
مچھلی کو خرید نکرے کیونکہ یہ فریب ہے کھانے کو نہ سونگھے فاسق کی صحبت نہ رکھے قبر کی طرف نماز نہ پڑھے
حالت حیض و جنب مین قرآن نہ پڑھے قبور پر نہ بیٹھے نہ اطاعت کرے مخلوق کی بیچ معصیت خالق کی۔ اور
نہین جائز ہی نذر کرنی ساتھ معصیت اللہ کے تین روز سے زیادہ مسلمان سے خفا نہ ہو۔ منگنی پر کسی کی منگنی
نکرے معصیت کے سبب گھر مین نہ بیٹھے یہ سب احکام کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق سے ماخوذ ہین اور
ہلدی یعنے چوب زرد جو گوبر مین لگاتے ہین کھانا اوسکا مکروہ ہے اور کھانا گیہونکی روٹی کا جس مین سیندھی
ڈالکر خمیر کرتے ہین مختلف فیہ ہے فتوی حلیت پر ہے تقوی یہ کہ نہ کھاوے اور لڑکونکو سونے روپے کے زیور
اور ریشمی کپڑے پہنانا درست نہین اور گناہ پہنانے والو نپر ہے اور شافعی مذہب مین یہ دونو بچونکو جائز ہے
اور افیون کھلانی بھی بچونکو حرام ہے۔ تمام روز اور تاریخین خدا کی طرف سے جاننی چاہئین اور ساتھ
کسی چیز کے کہ عوام مین مشہور ہے سعید ہونا نہ چاہئے اور سعادت و نحوست ایام اور تواریخ کی جو مشہور
ہے کچھ حدیث و اثر سے ثابت نہین۔ منڈانا داڑھی کا حرام اور چھوڑنا اوسکا بقدر ایک مٹھی کے واجب ہے
اور کترانا لبون کا سنت ہے پس ترک کرنا سنت کا قریب حرام کے ہے۔ الحاصل جو لوگ اعمال صالحے
بجالاتے ہین اور اعمال سیئہ سے اجتناب کرتے ہین بڑے نیکبخت ہین باوجود اسیات کے دوسرونکو
بھی حق بات کی وصیت کرتے ہین وتواصوا بالحق اور وصیت کرتے ہین آپس مین ایکدوسرے کو ساتھ

حق کی یعنی ایمان توحید قرآن اور درست اعتقادون کے اور بھلے کامون اور نیک باتون کا حکم کرتے ہین اور
برے کامون سے منع کرتے ہین اور حکم کرتے ہین عبادت کا اور اتباع کتاب وسنت اور بے رغبتی دنیا مین
اور رغبت بیچ آخرت کے ربیع بن انس نے کہا ہی حَقٌّ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یدعو کالذی دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان ینذر بالذی انذر یعنے متبع
رسول پر حق ہی کہ جس طرح حضرت علیہ السلام نے دعوت کی اور عذاب آلہی سے ڈرایا ہی اوسیطرح یہ بھی کرے
یہ کام اہل علم کا ہے۔ حق کے معنی ثابت وسزاوار و درست وراست و واجب و راستکاری اور وہ کام
جو البتہ واقع ہووے اور نام ہے ناموں سے اللہ جلشانہ کے حدیث مین ہی قلب الْمُؤْمِنِ مصنع علے
الحق یعنے دل مومن کا مائل کیا گیا ہے طرف حق کے لاکن فاسقون کو حق سے کراہت رہتی ہی لَقَدْ جِئْنَاکُم
بِالْحَقِّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَکُمْ لِلْحَقِّ کَارِھُوْنَ فرمایا حق تعالی نے ہم لاتے ہین تمھارے پاس سچا دین پر تم
بہت لوگ سچی بات سے برا مانتے ہو ابوذر کہتے ہین مجکو وصیت کی میرے خلیل نے کئی اچھی خصلتون کی
ایک یہ کہ نہ ڈرون مین راہ خدا مین کسی شخص کی ملامت کرنے سے دوسری یہ کہ حق بات کہون گو تلخ
ہو اور فرمایا جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ الْبَاطِلُ آیا حق اور جاتا رہا باطل تحقیق باطل ہی نابود اور فرمایا
قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ یعنے آیا سچا دین اور ہلاک ہوا باطل اگرچہ حق بات بری معلوم
ہوتی ہی پر انشاء اللہ تعالی ثابت کریگا حق کو اپنی باتون کے ساتھ اگرچہ کراہت رکھین گنہگار وَیُحِقُّ
الْحَقَّ بِکَلِمَاتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ اور مٹاوے اللہ جھوٹھ کو اور ثابت کرتا ہے سچ کو بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
عَلَی الْبَاطِلِ فَیَدْمَغُہٗ بلکہ ڈالین گے ہم یعنے غالب کرین گے ہم حق کو یعنے ایمان کو باطل پر یعنے کفر
پر پس سر کچلیگا حق باطل کا حق سے مراد قرآن ہی اور اسلام اور ذات سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ
واشرف التسلیمات فرمایا حق تعالی نے وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰہُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ اور خدا تعالی کہتا ہے بات
سچی اور وہ دکھاتا ہے راہ وَاللّٰہُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَھُوَ یَھْدِی السَّبِیْلَ بعد سننے اتنے دلائل کے پھر آدمی
حق چھوڑ کے غیر حق کو پسند کر کے ضلالت و گمراہی اختیار کرتا ہے تو اب اوسکے حق مین ارشاد ہوتا ہے
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلَالُ ایسی ہی حدیث مین وارد ہے [illegible]

اندھے سے اندھا پن گمراہی ہے بعد ہدایت کے بھائیو حق ظاہر ہونے کے بعد یہ گمراہی کیسی ہے ہان گمراہون کے دلمین
گمراہی کا مزا ہوتا ہے چنانچہ ابن عباس نے فرمایا اِن الضلالة لها حلاوة فی قلوب اهلها وے وہ لوگ
ہین الذین اتخذوا دینهم لهوا ولعبا جنہون نے پکڑا دین اپنا تماشا اور کھیل اَفَمَن زُیّن له سُوء
عمله فرآه حسنا کیا پس وہ شخص کہ زینت دیا گیا واسطے اسکے برا عمل اوسکا پس دیکھا اوسکو اچھا ایسے
لوگون کے حق مین ارشاد ہے لقد حق القول علی اکثرهم فهم لا یؤمنون البتہ تحقیق ثابت ہوئی ہے
بات عذاب کی اوپر بہتون اونکے کے پس وہ نہین ایمان لاتے جب حق تعالی نے گمراہی اور باطل کامون کی
اتنی مذمت فرمائی تو اہل حق حق پر ثابت رہنے اور گمراہی اور بدعتون سے بچنے مین بہت کوشش کرتے
ہین اور مصیبتین اوٹھاتے ہین جس کے دلمین حق کی تاثیر نہین وہ لوگ عرس میلون مین یا ماہ محرم مین
یا شادی غمی مین خلاف شریعت کرتے ہین نمازون کو چھوڑتے ہین کھیلبازی اور بدعتون مین مشغول رہتے
ہین ایسے لوگون کو بڑی تنبیہ ہے آیات مذکورہ مین سوا اونکو لازم ہے کہ ان آیتون مین فکر کرین اور اپنے گناہون
اور کج فہمی سے توبہ کرین اور صراط مستقیم کہ راستہ شریعت اور اتباع سنت کا ہے اوسپر قائم رہین اور افراط
اور تفریط کہ ہر باب مین مذموم ہے اوس سے بچیو مثلاً ایمان کو نجات مین اسقدر موثر جانئے کہ اصلا معصیت
کا خوف باقی نہ رہے یا ایمان کو اسدرجے ساقط التاثیر سمجھیں کہ گناہ سے وہ زائل ہوتا ہے یا عاصی ایمان
کو کافر بے ایمان کی طرح مخلد فی النار اعتقاد کرین اور دین کی حرارت مین افراط یہ ہے کہ ہر کسی سے ادنے
امور مین جھگڑا کرین۔ اور ترک مستحب کے واسطے غصہ کرے اور اوسکو کافر کہے اور تفریط اوسمین یہ ہے
کہ بے نمازیون سے بے تکلف صحبت رکھے اور کچھ دلمین کراہت نہ لائے اور صاحب بدعت کی تواضع تعظیم
کرے اور صرف مین افراط یہ ہے کہ اسراف کرینگے اور تفریط یہ ہے کہ بالکل بخیل بنجاوے جو آدمی کہ حق کہتا ہے
سب اوسکے دشمن ہوتے ہین اور بلانا طرف حق کے بدون صبر کے ہو نہین سکتا حق سے امر بالمعروف اور صبر
اجتناب منکر سے اوسی پر قول اوس تعالی کا وأمر بالمعروف وانه عن المنکر واصبر علی ما
اصابک دلالت کرتی ہے یہ آیت کہ حق بات بہت مشکل ہے اور محنت اور مصیبت اوسکے لئے لازم ہے اسواسطے
وصیت صبر کی اور ثواب بقدر محنت ہے جس نے نصرت کی دین کی نصرت کریگا اوسکی اللہ ولینصرن الله

امر بالمعروف و نہی عن المنکر [illegible]

مَن یَقضہٗ امر بالمعروف ونہی عن المنکر بقدر امکان بجالا وے اس عمل مین بڑی برکت ہے اسمین استحکام
دین وسنت ہی آمر معروف کا نام احادیث مین مفتاح الخیر ہے سہ درین زمانہ باطل کسیکہ حق گوید ؛ برای
خویش چو منصور ریسمان تابد ؛ جان اے عزیز کہ اصول دین تین چیزین ہین فعل مامور ترک محظور صبر علی المقدور
یہ وہی تین چیزین ہین جن کی وصیت لقمان نے اپنے فرزند کو کی تہی ۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
کوئی دیکہے تم مین سے منکر کو تو چاہیے کہ تغیر کر دے اوسکو اپنے ہاتہہ سے اگر نہ کر سکے تو اپنی زبان سے اور
یہ بہی نکر سکے تو دل سے یہ ضعف ایمان ہی اور صحبت اہل منکر کو ترک کرے ورنہ اونکے عذاب مین شریک ہووے
سے آن یکے با پیر خود گفت کہ من ؛ نہی منکر میکنم اندر زمن ؛ لیک مے ترسم کہ از اہل حسد ؛ آفتے در روزگار
من رسد ؛ گفت گر اینکار بہر حق کنی ؛ از بلا ہاے دو عالم ایمنی ؛ مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ نے فرمایا
کہ امر بمعروف فرائض اور کبیرہ گناہون مین اور شعائر اسلام مین اور سختی کے ساتہہ کیا چاہیے جو لوگ اہل
کرتے ہین صحبت اونکی نہ رکہے اور دشمن اونکا ہونا چاہیے اور مستحبات مین کہ سلف یا خلف نے اختلاف کیا ہے
تو امر معروف ونہی منکر مین پہونچا دینا اس حدیث کا ہے اور بس سختی اوسمین خوب نہین ہی یہان مولانا کے
قول سے یہ بات ظاہر ہے کہ حنفیہ وشافعیہ ومحدثین آپس کے مسائل خلافیہ مین اپنی سند اور حدیث پہونچا دیجے
نہ یہ کہ فتنہ فساد برپا کرے اور بغض وعداوت مین عمر گذارے یہ بڑے نقصان کا سبب ہی اسمین دین
برباد ہوتا ہے اللہ تعالی نیک سمجہہ نصیب کرے ۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے جہان بیجا حرکت ہوتی
ہے وہان بیٹہنا اور بازپرس نکرنا درست نہین ہی کیونکہ یہ بازپرس کچہہ اوسکی عمر اور روزی کو کم نکر دیگی ۔
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے افضل جہاد کلمہ ہی نزدیک سلطان جابر کے یا امیر جابر کے امر بالمعروف و
نہی عن المنکر کے ترک کو باوجود قدرت کے مداہنت کہتے ہین اور اسکا بڑا وبال آیا ہے سہ گر نہی
منکر برآید ز دست ؛ نشاید چو بے دست وپایان نشست ؛ اور حضرت علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حق تعالی
نے جبرئیل کو حکم فرمایا کہ فلانی بستی کو اولٹ دے اونہون نے عرض کیا کہ یا اللہ اوسجگہہ فلانا شخص ہے کہ کبہی
پلک مارنے تک گناہ نہین کیا کیونکر اولٹ دون فرمایا اولٹ ہی دے فان وجہہ لم یتمعر فی ساعۃ
قط کہ وہ دوسرون کا گناہ دیکہکر اون سے کبہو ترش رو نہین ہوا اور حق تعالی نے یوشع بن نون علیہ السلام

[illegible] مذمت مین اون علما کے جو نہی عن المنکر نہین کرتے ہین

وحی بہیجی کہ مین تیری قوم مین سے لاکھ آدمی ہلاک کرونگا چالیس ہزار نیک اور ساٹھہ ہزار برے۔
عرض کیا کہ بار خدایا نیکون کو کیون ہلاک کریگا ارشاد ہوا اسواسطے کہ دوسرون سے اونہون نے دشمنی
نہ کی اون کے ساتھہ کہانے پینے اور نشست و برخاست اور معاملہ کرنے سے پرہیز نکیا جب بنی اسرائیل معاصی
مین گرفتار ہوئے علمانے اونکو منع کیا جب اُنھون نے نہ مانا تو اونکے ساتھہ مجالس مین بیٹھنے لگے ہم نوالہ
ہم پیالہ ہوگئے اللہ نے بعض کے دل بعض پر مارے زبان داؤد و عیسے پر اونکو لعنت کی قولہ تعالی
لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوا
وَكَانُوا يَعْتَدُوْنَ اور فرمایا لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ
السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُوْنَ. کیون نہین منع کرتے اون کے درویش اور ملا گناہ کی بات کہنے سے
اور حرام کہانے سے کیا بُرے عمل ہین جو کر رہے ہین ابن عباس نے کہا قرآن مین کوئی آیت توبیخ مین
اس آیت سے زیادہ سخت تر نہین ہے علی مرتضی نے خطبہ پڑھا اللہ کی حمد و ثنا کی پہر کہا اے لوگو اگلے لوگ
تم سے جو ہلاک ہوگئے اس رکوب معاصی کے سبب سے ہوئے اونکو مشائخ و علمانے منع نکیا جب وہ بڑھ گئے
عقوبات نے اونکو پکڑ لیا تم امر بمعروف و نہی عن المنکر کرو قبل اسکے کہ جو آفت اونپر آئی تہی وہ تمپر آوی
اور جان لو کہ امر بمعروف و نہی عن المنکر نہ قاطع رزق ہی نہ مقرب اجل۔ اللہ پاک نے علما کو ڈرایا اونپر
غلظت و شدت بہ نسبت فاعلین معاصی کے زیادہ کی حدیث مین ہی جب زنا ربا کسی بستی مین ظاہر ہوتے ہین تو
وہ لوگ عذاب خدا کو اپنے جانون کے لئے حلال کر لیتے ہین اور فرمایا حضرت علیہ السلام نے قسم ہے خدا کی
تم حکم کرو معروف کا منع کرو منکر سے ورنہ نزدیک ہی کہ بھیجیگا اللہ تم پر عذاب اپنی طرف سے پہر اگر تم دعا بہی
کروگے تو قبول نہوگی جو شخص کسی ایسی قوم مین ہی کہ وہ قوم گناہ کرتی ہی اور یہ باوجود قدرت کے اس
گناہ کو مٹاتا نہین تو اللہ مرنے سے پہلے اون سب پر عذاب ڈالیگا متقی لوگ باوجود قدرت کے گنہگارون کو
بد کامون سے نہ روکین تو آخرت کے عذاب مین دونو شریک ہین اگر دنیا مین عذاب اوے گا تو سب برباد
ہون گے خواہ متقی لوگ بدکامون سے راضی ہون یا ناراض جیسے کشتی اگرچہ اکثر مضبوط ہو ڈوبتی ہے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نہی عن المنکر یعنے خلاف شرع کام سے لوگونکو روکنا واجب ہی اسواسطے کہ

برے کام جب کثرت سے ہوئے تو اونمین سب کی بربادی ہی ابو ہریرہ رض کہتے ہین ہم نے سنا ہے کہ آدمی دن قیامت کے آدمی سے اولجھے گا اوسکو پکڑیگا وہ کہیگا مین تجکو نہین پہچانتا تجہسے مجہہ سے کچہہ واسطہ نہین ہے یہ کہیگا تو مجکو خطا و منکر سے منع نہین کرتا تھا اور حضرت نے فرمایا جب زمین مین گناہ کیا جاتا ہے جو شخص وہان حاضر ہوتا ہے مگر اوس گناہ کو مکروہ جانتا ہے یا انکار کرتا ہے تو مانند اوس شخص کے ہے کہ جو وہان سے ہی سے حاضر نہ تھا اور جو آدمی وہان موجود نہین ہی مگر اوس گناہ سے راضی ہی وہ اوس شخص کی طرح پر ہے جو کہ وہان حاضر تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی تم مین اپنی جان کو حقیر نہ سمجہے کہا کیونکر فرمایا اللہ کا حکم اپنے اوپر دیکھے جس مین کچہ بول سکتا ہے پہر نہ بولے اللہ تعالی دن قیامت کے اوس سے کہیگا تجکو کس نے روکا تھا کہ تو فلان فلان امر مین بولتا وہ کہے گا مین لوگون سے ڈرتا تھا اللہ فرماوے گا سب سے زیادہ مستحق ڈرنیکا تو مین تھا بعض صحابہ سے ہے جو وقت کہ آدمی منکر پر انکار کرنیکی طاقت نہ رکہے تین بار یہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا مُنکَرٌ جو وقت کہ یہ کہا تو اوسکا ذمہ ادا ہوا حدیث انس مین خطبا و علماے بے عمل کے لئے یہ سزا آئی ہی کہ اون کے ہونٹ مقراض نار سے کترے جاوینگے اور دوزخ مین اونکے پیٹ کی آنتین باہر نکلے ہونگے وہ جس طرح گدہا چکی کو لیکر پہرتا ہے یہ اون آنتون سمیت چکر کھاویگا اس شکو حق تعالی کا یہ ارشاد ہے وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ یعنے لازم ہی کہ تم مین ایکگروہ کا یہ پیشہ ہو کہ لوگون کو خیر کی طرف بلائین اور اچہے کامون کا حکم دین برے کامون سے باز رکہین غرض ایسے لوگونکو اللہ عز و جل نے وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ کرکے فرمایا اور پیغمبرون کی شان مین بہی یہی فرمایا إِنَّهُم مِّنَ الصَّالِحِينَ بیان سے امر معروف کا بڑا بلند درجہ معلوم ہوتا ہے سعادت سرمدی مین علی بن سعید سے روایت ہے مَا جَمِيعُ أَعْمَالِ الْبِرِّ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ عِنْدَ الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنكَرِ إِلَّا كَنَفْثَةٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ یعنے نہین ہین تمامی نیک اعمال اور جہاد مقابلے مین امر بالمعروف او نہی عن المنکر کے مگر مانند روی کے گالے کے بیچ دریاے عمیق کے تذکرۂ قرطبی مین ہی کہ حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کو دو ننگے فرشتے ہر طرف سے پکڑے ہین پس آیا امر بالمعروف او نہی عن المنکر اوسکا اور چہڑا لیا دونون نے اوسکے ہاتھ سے اور ملا دیا اوسکو ہمراہ ملائکہ رحمت کے جب

فضیلت امر بالمعروف

سب لوگ برے کامون سے انجان ہون تو سبکے سب عذاب الٰہی مین گرفتار ہون گے اور شرف و بزرگی اس امت کی انہی دو بات کے سبب سے ہے چنانچہ فرمایا کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ ہو تم بہتر امت جو نکالی گئے ہو واسطے لوگون کے حکم کرتے ہو ساتھ بھلائی کے اور منع کرتے ہو برائی سے اور حضرت موسے علیہ السلام کی قوم مین ایک جماعت ہے کہ ہدایت کرتی ہے ساتھ حق کے اور عدل کرتی رہی ساتھ اوسکے یعنے تابع حق ہی حق کے موافق حکم دیتی ہے چنانچہ حق تعالی نے فرمایا وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤی اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ یَعْدِلُوْنَ اس جماعت سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین ملاقات کی اور دس سورۃ قرآن کی اونپر پڑہین اونہون نے حضرت پر ایمان لاکر کہا یا رسول اللہ موسے نے وصیت کی ہے سلام پہونچانے کی آپ نے جواب دیا اور حکم کیا حضرت نے نماز اور زکوٰۃ کا ابھی وہ قوم ہماری قبلہ کیطرف نماز پڑھتے ہین زکوٰۃ دیتے ہین اور نماز جمعہ قائم کرتے ہین اونہین کے وصف مین یہ آیت ہے یہ قصہ معالم و حسینی مین ہے لاکن ترجمان القرآن مین اس قصہ کو صحت سے دور بتلاتے ہین اور وضع سے نزدیک واللہ اعلم اگر کوئی کہے کہ حق تعالی فرماتا ہے عَلَیْکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ اس سے معلوم ہوا کہ آپ عمل کرلینا دوسرون کو کہنا کچھ واجب نہین تو جواب اسکا یہ ہے کہ معنی آیت کے یون ہے لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ یعنے جب تم سب احکام کو جو تم پر واجب ہین بجالاؤگے تو دوسرون کی تقصیر سے تمکو ضرر نہوگا جیسے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی سعید بن المسیب نے کہا جب تو نے امر بمعروف و نہی عن المنکر کیا تو اب کسیکا گمراہ ہونا تجکو ضرر نکرے گا جبکہ تو راہ یاب ہو گیا بہت سے سلف بھی اسکے قائل ہین اگر امر معروف خلق سے اوٹھ جائے تو شرع کے سب احکام باطل ہو جائین دیگر یہ کہ حضرت نے عبد اللہ بن عمر بن العاص کو فرمایا اَلْزَمْ بَیْتَکَ وَامْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ وَعَلَیْکَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِکَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَامَّةِ ترمذی یعنے تو گھر کے اندر بیٹھ رہ اور زبان کو سنبھال جو کچھ جانتا ہو کر جو کچھ نجانتا ہو اوسے چھوڑ خاص اپنے کام مین مشغول ہو اورون کے کام سے دست بردار ہو اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ لوگون پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی کا دین سلامت نرہیگا مگر یہ کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگے اسیطرح زمانہ فساد مین یہ ارشاد ہے کہ سکوت

لازم کرا اور اپنا دروازہ باندھا اور اپنے گناہون پر رویا کر اس سے معلوم ہوا کہ کسی پر امر معروف نکرین جواب
سے ہی اگر عاجز ہے تو معذور ہے فقط دل سے انکار کرنا واجب ہی حدیث ابی سعید سے معلوم ہوا کہ جو شخص امر
منکر کو دل سے ہی برا جانے وہ ضعف ایمان والا ہے پہر جسکو دل سے ہی انکار نہوا اوسکے ایمان کا کچہ ٹہکانا
ہی نہین حدیث مرفوع انس بن مالک مین آیا ہے حضرت سے کہا کب کسوقت امر معروف و نہی عن المنکر ترک
کر دیا جاوے فرمایا جب ظاہر ہو تم مین وہ جو ظاہر ہوا تھا امتون مین پہلے تم سے پوچہا وہ کیا تہا فرمایا اَلْمُلْكُ
فِي صِغَارِكُمْ وَالْفَاحِشَةُ فِي كِبَارِكُمْ وَالْعِلْمُ فِي رُذَالِكُمْ - رواہ ابن ماجہ یعنے جب لڑکون کی
حکومت ہو بڑون مین زناکاری پہلے علم کمینون مین ہو زید نے کہا یعنے فاسقون مین قولہ تعالی مَنْ عَمِلَ
صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ جس نے کی بہلائی سو اپنے واسطے اس سے کوئی یہ نہ سمجہے کہ کسیکی برائی سے اسکے غیر کو ضرر
نہین بلکہ بدکار کو بازی سے سو کے ورنہ یہ بہی اوسکے وبال مین گرفتار ہونگے جیسے لوگون نے امر بالمعروف چہوڑا
تب سے یہی حال ہو گیا ہے کہ نہ کسیکی دعا قبول ہوتی نہ کسیکو خدا کی طرف سے مدد ملتی ہی ہر طرف سے ناامیدی کا
ہجوم ہے ذلت و خواری کی دہوم چنانچہ آیا ہے کہ ابو ہریرہ رضہ نے سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہے ظالم نہین ضرر کرتا
مگر اپنی جان پر پس کہا ابو ہریرہ نے قسم ہے اللہ کی یعنے اور کو بہی ضرر کرتا ہے یہان تک کہ حبارے البتہ مرتا ہی
گہونسلے اپنے مین دبلے پن سے بسبب ظلم ظالم کے روح البیان مین ہی وَلَوْ قِيلَ لِرَجُلٍ لِمَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ
قَالَ مُرَاجَّہ کارہت يُخَافُ عَلَيْهِ الْكُفْرُ اب جان کہ معروف وہ ہی جو موافق قرآن و حدیث کے ہووے اور
ہر امر حسن جو شرعًا و عقلًا خوب ہی اور منکر وہ جو مخالف اوسکے ہووے قسم کفر اور گناہون سے اور وہ چیز کہ شریعت
و سنت مین ناپسند ہو یا ضلالت و بدعت ہے یا وہ چیز جسپر اللہ کا عذاب اوسپر مقرر ہووے اور ہر امر قبیح جو
شرعًا و عقلًا برا ہو غرض وصیت بالحق سے بہلا برا معلوم ہوتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِئْسَ الْعَبْدُ
عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيرَ الْمُتَعَالَ الحدیث * برا بندہ ہے وہ بندہ اپنے تئین اچہا جانا او
سے اور تکبر کیا اور بہول گیا خدا نے بزرگ بلند قدر کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور بہول گیا
خداوند جبار متکبر کو برا بندہ ہے وہ بندہ کہ بہول گیا کام دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا مقبرو نکو
اور بوسیدگی بدنکو خاک مین برا بندہ ہے وہ بندہ کہ فساد کرتا الا اور حد سے بڑھ گیا اور بہول گیا اپنے ابتدا

معروف و منکر کی تعریف کا بیان

حال کو۔ برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طمع اور امیدواری خلق سے اور حرص کھینچ لی جاتی ہی اوسکو دنیا دارون کے
دروازہ پر اور لیجاتی ہے جدہر چاہتی ہی برا بندہ ہے وہ بندہ کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہے اوسکو اور لیجاتی ہی
راہ دین سے۔ برا بندہ ہے وہ بندہ کہ رغبت دنیا مین اور حرص اوسکے حاصل کرنےمین خوار کرتی ہی ان سببون سے
جو حدیث شریف مین مذکور ہوئے آدمی کا دل سخت ہوتا ہے اور طرح طرح کے خیالات بیہودہ کے تصور مین عبادت
سے دست بردار ہوتا ہے اور سمجہتا ہے کہ آدمی گہاس پات یا اور حیوانون کے مانند ہے جب مر جائیگا نیست و نابود
ہو جائیگا نہ اوسپر حساب ہے نہ عذاب۔ یا حق تعالی کو ہماری عبادت کی کیا حاجت ہی اور ہمارے گناہ
سے کیا رنج و اذیت ہے وہ بادشاہ ہے ہماری عبادت سے بے پروا ہے یا حق تعالی کی صفتون سے بے خبر
ہو کر کہتے ہین کہ خدا رحیم کریم ہے جس حال پر ہونگے ہمپر رحم ہی فرما دے گا یا ہم ایسے درجے پر پہونچے ہین
کہ گناہ ہمارا کچہ نقصان نہین کر سکتا یہ دعوی باطل ہی انبیا تو اپنی چوک اور لغزش سے روتے اور توبہ
کرتے تہے اس احمق نے کاہی سے جانا کہ شیطان کے مکر مین یہ نہین پہنسا ہے اور کیونکر سمجہا کہ اسکا درجہ انبیا
اور صحابہ کے مرتبہ سے بڑا ہے یا اسکی عقل ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا سے بڑہ گئی جو وہ عبادت کرتے تھے
اور خلائق کو عبادت کی طرف بلاتے تھے اور تمامی مسلمان سارے جہان کے عبادت کرتے ہین پہر جو آدمی ان
سب کے خلاف مین خود پسندی کرے اور خلاف دین اسلام اپنا مذہب و ملت ٹہراوے اور عبادت سے الگ
ہووے تو جانے اوسکی جہنم ہے اور آخرت مین بڑے نقصان والون سے ہوگا فرمایا حق تعالی نے ایحسب الانسان
ان یترک سدی کیا خیال کرتا ہے آدمی کہ چہوڑا رہے گا بے قید کہ جانورون کی طرح کہائے پئے اور سووے
حلال و حرام مین تمیز نکرے اور فرماتا ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لا ترجعون
سو کیا تم خیال رکہتے ہو کہ ہم نے تم کو بنایا کہیلنے کو اور تم ہمارے پاس پہر نہ آؤگے۔ کنوز الحقائق کے
احادیث مین ہی کہ اچہا آدمی وہ ہی جو کہانا کہلاتا ہے اور سلام کرتا ہے اور نہین قبول کرتا ہے لوگون سے کوئی چیز
بہترین مسلمان وہ ہین جو ہاتہ اور زبان سے اون کے لوگ سلامت رہتے ہین بہترین مومن قناعت کرنیوالے
ہین اور رغبت نکرنے والے دنیا مین اور بدترین مومن طمع کرنیوالے ہین۔ اور اچہا آدمی وہ ہے جس سے
لوگون کو نفع حاصل ہوتا ہے اور جس سے امید نیکی کی ہوتی ہے اور جو اپنے گہر والون مین اچہا ہے اور جس کے

بیخبر بندون کے حالات مین

اخلاق نیک ہین اور جو قرض ادا کرنے مین بہتر ہی اور وہ جو ایسا عمل کرتا ہے کہ بعد موت کے کام آوے اور جو
قرآن کو سیکھے اور غیرون کو سکھاوے اور اچھا آدمی وہ ہی کہ تہجد کی نماز پڑھتا ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابن عمر
کے حق مین فرمایا نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ یعنے بہتر آدمی ہی عبد اللہ اگر نماز پڑہے رات
کی خدا تعالیٰ کے نزدیک پیارا وہ عمل ہی جو مدام ہوتا ہے اگرچہ تہوڑا ہی ہو اور نہایت پسند کلام خدا کے
نزدیک چار ہین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ چاہیئے کہ اکثر اوقات

حق اللہ جل شانہٗ

پڑھا کرے اور حق اللہ جل شانہ کا یہ ہی کہ اوسپر ایمان لاوے اور شرک نکرے اوسکے دین مین کجروی نکرے
عمل ریا سے خالص کرے اوسکے حکمون کو بجالاوے نافرمانی سے بچے اقرار کرے اوسکی نعمت کا اور شکر ادا
کرے اوسکا اور محبت رکہے اوسکے فرمانبردارون سے اور دشمنی رکہے اوسکے نافرمانون سے اور رجوع لاوے

حق رسول علیہ السلام

طرف اللہ جل شانہ کے خوشی وغمی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق یہ ہی کہ آپکی تصدیق کرے
اور تعظیم کرے آپ کی اور آپکے ذکر سے رطب اللسان رہے اکثر اوقات درود پڑھے اونکی سنتون پر چلے
اور بدعت سے بچے اور دوست رکہے اونکو زیادہ تر اپنی جان سے اور فرزند اور ما باپ سے اور پاک جانے
آپکو ہر عیب ونقصان سے جو نہ لائق رسالت کے ہووے اور محبت رکہے اونکی اہلبیت اور صحابہ سے اور علماء
وصلحا اور اہل حدیث اور سادات سے سادات کو دیکہکر ویسا ہی خوش ہو جیسے کوئی اپنے محبوب کو دیکہکر خوش

حق قرآن شریف

ہوتا ہے حق قرآن شریف کا یہ ہے کہ اوسکی تلاوت ادب کے ساتھ کرے اور اوسکے مطالب کو غور کرے متشابہ
کا ایمان لاوے محکم پر عمل کرے جو کوئی کہ چھ مہینے مین ختم قرآن نکرے فردا ے قیامت مین قرآن
اوسکا دشمن بنے اور بعض چالیس روز کہتے ہین جو لوگ سال بہر مین ختم قرآن نہین کرتے اونہون نے قرآن
شریف کی کچہ قدر نہ جانی۔ حق علما یہ ہے تعظیم علما کی اور تصدیق اونہون کی واجب ہی اوس بات مین جو
موافق دین کے نقل کرین اور تمسک ساتھ حدیث وقرآن کے کرین نہ اوس بات مین جو مخالف دین کے

حق علما

کہین اور ساتھ ہوائے نفس و محبت دنیا حیلہ آموزی و فتنہ اندازی کرین جان لے کہ علما وارث انبیا کے
ہین جبتک کہ میل نکرین طرف دنیا کے پس جبکہ رغبت کرین دنیا کی طرف پس وہ چور ہین دین وایمان کے
رہزن ہین علمائے حق گو سے لوگ الگ رہتے ہین بلکہ اونپر تہمت باندھتے ہین مولانا مدوم اونکی تسلی کیلئے

ارشاد فرماتے ہین **نظم** گر دوستہ اہلیہ ترا منکر شوند ٭ تلخ کے گردی چو ہستی کان قند ٭ گر دوستہ احمق
ترا تہمت نہند ٭ حق برائے تو گواہی میدہند ٭ جو لوگ کہ عالم حق گو کی تعظیم و تکریم نہین کرتے ہین اونمین
مسلمانی نہین ہے ولنعم ما قال ؎ دران مردم مسلمانی مجوئید ٭ کہ عالم را ز جاہل کم شمارند ٭ مسلمانونکا
حق یہ ہے کہ مقدور بہر اونکو فائدہ پہونچاوے اونکو رنج نہ دے اور اون کے واسطے وہ چیز چاہے جو اپنے
واسطے چاہتا ہے اور حرمت اونہون کی مال مین اور آبرو مین اور نفس مین نگاہ رکہے اور چشم حقارت سے
مسلمانونکو نہ دیکہے اور ہاتھ اور زبان سے ایذا نہ دیوے اور اون کے حقوق کی رعایت کرے کسیکے ساتھ
تکبر نکرے غماز کی بات کسی مسلمان کے حق مین نہ سنے نہ فاسق کی ۔ تین دن سے زیادہ کسی آشنا سے ترک
کلام نکرے ہر ایک کے ساتھ بہلائی کرے وہ نیک ہو خواہ بد ۔ بوڑھون کی تعظیم کرے اور بچون پر رحم کرے ۔
سب مسلمانون کے ساتہہ ملنسار اور کشادہ پیشانی رہے وعدہ خلافی نکرے ہر ایک کی تعظیم اوسکے مرتبے کے موافق
کرے ۔ دو مسلمان آپس مین خفا ہون تو اون مین صلح کرنے کی کوشش کرے تمام عیبون اور پوشیدہ
برائیون کو چھپائے تہمت کی راہ سے دور رہے کسیکی سعی کرنے مین دریغ نکرے کوئی کسیکی شکایت کرے تو
اوسکو دفع کرے فقیرون کے ساتہہ صحبت رکہے اور امیرونکے پاس بیٹھنے سے حذر کرے مسلمانون کا دل خوش
کرنیکا اور اونکی حاجت روائی کرنیکے لئے کوشش کرے جس سے ملاقات کرے پہلے سلام و مصافحہ کرے
چہینکنے والے کا جواب دے اور بیمار پرسی کرے جنازہ کے ساتھ جاوے زیارت قبور کرے جب یہ مسلمانون
کے حقوق ہون تو ماں باپ اُستاد اور قرابت والے اور دوست وغیرہ کی حقوق کی بہت رعایت کرنا چاہیے
اب ہم چند ضروری حق باتون کو لکھتے ہین ۔ سب سے پہلے عقیدۂ شرک و بدعت سے پاک رہے حلال کہاوے
حرام سے سود سے رشوت سے بچے ڈاڑھے بڑھائے موچہونکو پست کرے ریشمی لباس اور سونے کی انگوٹھی
اور ازار ٹخنے کے نیچے پہنے جمعہ اور جماعت مین حاضر ہوئے عمامہ باندسے ٹوپی پر بس نکرے نمازون کو
آہستگی و عاجزی سے پڑھے ایسی نماز پڑھے جس مین لذت پاوے جسکو لذت نہ ملے اپنی غفلت پر رووے
رمضان شریف کے روزے رکہے ذرا سی عذر سے چہوڑ نہ دے کہ پہر ویسی فضیلت نہ ملے گی گو کہ قضا رکہے
روزے کو جہوٹ و فحش و غیبت اور لڑائی اور جہگڑے سے بہت بچائے کہ ان باتون کے سبب ثواب مین بڑا

نقصان ہوتا ہے مال ہو تو حساب دیکھکر واجبی زکوۃ ادا کرے دوستونکو اور فقیرونکو دینے کے سبب زکوۃ موقوف
نکرے ضرور حساب کے موافق دیوے ورنہ بڑا عذاب ہوگا۔ طاقت ہو تو حج کو جاوے اوسمین ڈھیل نکرے کثر
لوگ تاخیر کرتے کرتے گنہگار ہو کر بغیر حج کرنے کے مرتے ہین اور بعد حج کے دلکو بہت نرم کرے اور عبادت پر مواظبت
اور گناہون سے بہت بچتا رہے بہت سے لوگون کو ہم نے دیکھا کہ بعد حج کے دل اونکا سخت ہوگیا بدعتون
مین مشغول ہوگئے۔ ما باپ اور دوستونکو خوش رکھے اور اون سے اچھا سلوک کرے اور ہمسایہ کو کسیطرح کا
رنج ندیوے بلکہ اونپر بالمقدور احسان کرے اور مسافر مہمان سائل فقیر اور مسکین پر احسان کرے کچھ ہو سکے
تو نرمی سے پیش آوے اور اونکے لئے سعی و سفارش کرے زبان کو غیبت جھوٹھ چغلی بہتان طعن و لعن
و تکفیر اور گالی گلوج اور بدزبانی اور سخت گوئی سے بچاوے کسیکے حق کو تلف نکرے کسیکی زمین اپنے مین
نہ ملائے اور دواعی زنا سے بہت بچے تکبر سے نہ چلے تواضع و وقار کے ساتھہ رہے اور جاہلون سے الگ
رہے اور راستون مین نہ بیٹھے اگر ضرورت ہو تو نیچے نظر رکھے اذیت کی چیز کو راستے سے دور کرے ہر ایک کو
سلام کرے اور جواب سلام پکار کے دیوے اور ہر حال مین شریعت کے احکام پر قائم رہے ایسا نہ ہو کہ
کبھی نماز وظیفہ پڑھے کبھی چھوڑے کبھی حلال و حرام کی تمیز مین کوشش کرے کبھی سبکو برابر سمجھے
یہ بری صفت ہے حق تعالی فرماتا ہے فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ پس سیدھا رہ جس طرح سے حکم کیا گیا ہے۔
استقامت وہ ہے کہ مضبوط رہے امر و نہی پر اور شرک نکرے اور عمل پاکیزہ خالص اللہ کیلئے کرے اور فرائض کو
ادا کرے اور گناہون سے بچے غرض بہترین عمل استقامت ہے ایسے لوگ پر نہ ڈر ہے اور نہ وہ غم کھاوینگے
علامت استقامت کی یہ ہے کہ ہووے مانند پہاڑ کے نہین گلاتی ہے اوسکو گرمی منجمد نہین کرتی اوسکو برودت نہین
حرکت دیتی اوسکو باد نہین لیجاتی اوسکو سیل پس یہی حال ہے مستقیم کا کہ کسیکے احسان کے سبب نہین
میل کرتا ہے طرف غیر حق کے اور جسوقت کہ بدی کرے طرف اوسکے کوئی انسان نہ باعث ہووے وہ بدی
یہ کہ کہے بغیر حق کے غیر اسکے کہ ہوائے نفس اوسکو نہ پھیرے اسکے امر سے جو چاہتا ہے کہ اسباب دنیوی نہ باندھ
سکے اوسکو اسکی طاعت سے۔ عورتونکو چاہئے کہ نامحرمون سے زینت اور مواضع زینت کو دکھاویں
نظر نیچے رکھین نامحرم کو نہ دیکھین اور بے اجازت شوہر کے گھر سے نکلین نہ اوسکے مال و آبرو مین خیانت کرین

نہ کاہن سے پوچھین نہ اوسکی تصدیق کرین نہ عرس میلون مین جاوین نہ صاحب قبر کی نذر ٹھہراوین مرد کی
ناشکری اور مرد کو اور بچون کو کوسنے باز رہین اور غیبت اور شکایت کسیکی نہ کرین بیماری اور مصیبت مین بہت
صبر کرین کوئی لفظ بے ادبانہ جناب باری مین نہ کہین نہ مرد کے بچھونے سے علیحدہ رہین مرد کی نافرمانی نکرے اور
نمازون کی حفاظت کرین گہرون مین تصاویر نہ رکہین کتے نہ پالین روپے اور سونے کے باسن استعمال
نکرین اور پڑوسیون کو نہ ستاوین - ایک شخص کو قریب موت کے کلمہ کی تلقین کرتے تہے اوسنے کہا مین کلمہ
کہنے کی طاقت نہین رکہتا ہون لانی کنت اُوذِی جیرانی بلسانی جس عورت کا رونا اللہ کے خوف سے
زیادہ ہوگا وہ آخرت مین بہت ہنسے گی اللہ نے حال سے اہل جنت کے خبر دی اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ
شادیون مین کفار کی رسمون سے بچین ناچ اور باجا نوبت نقارہ و مجیرا و شہنائی اور آتشبازی اور سہرا
اور رسم ہلدی و مہندی و تیل و کنگن یہ سب حرام ہین اور ریشمی لباس اور زیور مرد کو حرام ہے ایسا ہی
کنگن و سہرا باندھنا حرام ہے جس مجلس مین نوشاہ حرام لباس پہنے ہوئے ہو تو وہان بیٹھنا نہ چاہیے۔
گو کہ ملاہی و مزامیر نہو اسواسطے کہ امام احمد ایک مجلس مین چاندی کی سرمہ دانی دیکہکر اوٹھکر چلے گئے مگر
محفل مین کوئی مسخرہ ہے کہ جھوٹ اور فحش بک بک کر لوگون کو ہنساتا ہے وہان بھی بیٹھنا نہ چاہیے۔ اور
جنازے کے آگے مولود پڑھنا اور شامیانہ کا تکلف کرنا اور قبرون پر پہولون کا شامیانہ کھڑا کرنا اور
غلاف ڈالنا اسراف اور مکروہ ہے ضیافت کرنی روز سوم کہ وہ غمی کا دن ہے ممنوع ہے اور چراغ جلانا
قبرون پر غیر مشروع اور طریق مسنون یہ ہے کہ صدقہ کرے ولی میت قبل گذرنے شب اول کے جو کچھ
میسر آوے اسلئے کہ شب اول میت پر سخت دشوار ہوتی ہے پس رحم فرماتا ہے اللہ تعالی ساتھ برکت
صدقہ کے اور مستحب یہ ہے کہ ایک ہفتہ برابر صدقہ دیوے اور بعض روایات مین آیا ہے کہ چالیس روز
اور میت صدقے کی بہت محتاج رہتی ہے صدقہ سے میت کو بڑا فائدہ ہے وہ جو رواج ہے کہ سوم و ہفتم
و بستم و چہلم بتاریخ معین قیودات واہیہ کے ساتھہ کرتے ہین اور اکثر حصہ برادری مین تقسیم ہوتا ہے غربا محروم
ہوتے ہین تو یہ سب امور محض بے اعتبار و فضول ہین کہ میت کو اوس سے فائدہ نہین ایسے رواجی
فاتحہ مین اکثر اوقات مال یتیمون کا صرف ہوتا ہے سب دوست ملکر کہاتے ہین اور یتیم بچے محتاج ہوجاتے ہین

ایسے امور سے پرہیز کرے بازارون کے منکرات یہ ہین کہ خریدار سے جہوٹھ کہین مال کا عیب چھپائین ناپ ترازو گز درست نہ رکھین اور مال مین دغا کرین منکرات مساجد یہ ہین کہ مثلاً کوئی شخص نماز پڑھے اور رکوع و سجود اچھی طرح نکرے اس بلا مین فقط امی لوگ ہی شامل نہین بلکہ بعض علم والے بہی سیطرح جلدی کرتے ہین یا قرآن اسطرح پڑھے کہ ایک لفظ بہی صاف نہ نکلے یا دنیا کی باتین کرنیکے لئے جمع ہون یا قصے کہین اشعار پڑھین لڑکے دلوانے مسجد مین آئین اور شور مچائین اور مسجد مین تہ لڑین جہگڑین نہ آوازون کو بلند کرین نہ کسیکو مسجد سے منع کرین یہ ظلم ہے مسجد کی آرائش مین زیادتی کرنا اور اس سے فخر کرنا اور نمازون کے لئے جمع نہونا علامات قیامت سے ہے ایسا ہی عرس میلون کے تماشے کے لئے نماز کو کوتاہ کرنا چنانچہ ماہ رمضان مین بعض اولیا کا عرس ہوتا ہے اور وہان ناچ راگ اور لہو ولعب اور آتشبازی موجود رہتی ہے سو ایسی جگہ جانے کے لئے لوگ تراویح کی نماز چہوڑ کر جاتے ہین یا ایسا اتفاق کرتے ہین کہ ادسرو خلاف عادت تراویح کو آدہے یا پاؤ جز مین مختصر کرتے ہین عبادت پر معصیت کو مقدم کرتے ہین اور دنیا کو آخرت پر یہ لوگ آخرت سے غافل ہین۔ منکرات گورستان یہ ہین کہ اوسجاے عبرت اور تذکر آخرت مین ناچ اور راگ ورنگ اور لہو ولعب مین مشغول ہون اور آتشبازی اور چراغ بے حاجت روشن کرنا اور باجا و نوبت نقارہ شہنائی بجانا اور مردون اور عورتون کا اجتماع ہونا فی الجملہ یہ سب منکرات اس زمانے مین پائے جاتے ہین یہ سب حرام ہین۔ یہان تک ہم نے شریعت کے مسائل جو بیان کئے ہین جو چاہے مانے جو چاہے نہ مانے اسپر یہ ارشاد ہے وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ غرض پوری پوری نجات اور نفع پانے والے وہ لوگ ہین جو ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہین ساتھ حق کے وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور وصیت کرتے ہین آپس مین ایک دوسرے کو سہارنے کی طاعت پر اور باز رہنے معصیت سے یا وصیت کرتے ہین صبر کی یا ادا و فرائض اور قائم کرنے احکام الٰہی کے روایت ہے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو عمل والے حاضر ہون گے اور اون کے اعمال نماز اور روزہ اور صدقہ اور حج سب ترازو مین تولے جاوینگے اور پورا پورا ثواب عنایت ہوگا مگر جب مصیبت والے آوینگے تو اونکے لئے نہ ترازو کہڑی ہوگی نہ اعمال نامہ کہولا جاویگا اور ثواب اونپر ایسے ہی ڈالا جاویگا جیسے بلا ڈالی گئی تہی

بازارون کے منکرات ‖ منکرات مساجد ‖ فضیلت صبر اور صابرین کی اوسطے بلا ہی نرجائم العصر

اوسوقت جن لوگون کو دنیا مین عافیت رہی تھی یہ تمنا کرینگے کہ کیا خوب ہوتا جو ہمارے جسم مقراضون سے
کاٹے جاتے اور ایسا ہی ثواب ہم کو عنایت ہوتا جیسا اہل مصائب کو ملا اسی بنا پر یہ آیت قرآن مجید مین ہے
اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ نیکیون کا ثواب سوائے
صبر کے کسی مقدار خاص اور حسنات کے موافق ہوگا اور صبر کا ثواب بے حساب ہوگا۔ صبر کو حق تعالی نے نماز
پر مقدم فرمایا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اور یہی اپنی رفاقت مخصوص
ساتھ ارباب صبر کے گردانی کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ یعنے اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہے اور کسی جگہ
ایسا نہ فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُصَلِّیْنَ یعنے اللہ تعالی نمازیون کے ساتھ ہے یا روزہ دارون یا زکوۃ
دینے والون کے ساتھ ہے اور فرمایا ہے اَلصَّبْرُ وَصِیَّةُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ یعنے صبر وصیت ہے اللہ کی
زمین مین جو اوسکو نگاہ رکھے نجات پائے اور جو کوئی اسکو ضائع کرے ہلاک ہوا اور صابرین کے لئے
ایک آیت مین ہدایت اور رحمت اور صلوۃ اکٹھی فرمائین جو اورون کے واسطے نہین اولٰئِكَ عَلَیْهِمْ
صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ صبر کے سبب سختیون سے نجات۔ حسن عاقبت
دوستی خدا تعالی اور بہشت مین بڑے درجے اور بزرگی حاصل ہوتی ہے جب یہ معلوم ہوا کہ دنیا و آخرت
کی بھلائی صبر ہی پر منحصر ہے تو لازم ہے کہ اس خصلت کو عمدہ جانے اور اوسکے حاصل کرنے مین بہت
کوشش کرے کسی شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا کہ صبر
کرنا اور سخاوت اور فرمایا اَلصَّبْرُ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انصار پر
داخل ہوئے تو اون سے پوچھا کہ تم ایماندار ہو سب چپ ہو رہے پھر عمر رضنے عرض کیا کہ ہم ایماندار
ہین آپ نے فرمایا کہ تمہارے ایمانکی پہچان کیا ہے تو انصار نے عرض کیا کہ نعمتون پر شاکر رہتے ہین
اور مصیبت پر صابر اور حکم الہی پر راضی آپنے فرمایا کہ قسم ہے خدائے کعبہ کی تم ایماندار ہو اور فرمایا
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اَلصَّبْرُ عَلٰی مَا تَكْرَهُ خَیْرٌ كَثِیْرٌ جو چیز کہ تجکو بری معلوم ہوتی ہے اوسپر صبر کرنا
بہت خیر ہے عیسے علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس چیز کو تم محبوب جانتے ہو وہ تمکو جب ہی ملے گی جب اوس
چیز پر صبر کروگے جو بری جانتے ہو اور جان لو کہ صبر ایمان کی اصل ہے کیونکہ نیکیون مین سے عمدہ تقوی ہے

اور وہ صبر ہی سے حاصل ہوتا ہے جس طرح کہ بدون سر کے بدن نہین ہوتا اسی طرح جسکو صبر نہ ہو اوسکو
ایمان نہین ہوتا اور حبیب بن ابی حبیب جب اس آیت کو پڑھتے اِنَّا وَجَدْنَاہُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ
اِنَّہٗ اَوَّابٌ تو روتے اور کہتے کہ سبحان اللہ عنایت ہی کیا اور تعریف بھی کی یعنے خود ہی خداوند کریم نے
صبر عطا فرمایا اور آپ ہی تعریف فرماتا ہے جاننا چاہیئے کہ صبر خاصۂ انسان ہے ملائک اور بہائم مین نہین
ہوسکتا ملائکہ مین انکے کمال کی جہت سے اور بہائم مین انکے نقصان کے سبب سے حضرت علیہ السلام نے
فرمایا جن چیزون مین سے کہ تم کمتر دئے گئے ہو وہ یقین ہے اور قصد صبر ہے اور جب آدمی ہمیشہ تقوی کرتا
ہے اور انجام کی بہتری کا یقین ہوتا ہے تو صبر آسان ہو جاتا ہے بعض عارفین شاذ فرماتے ہین کہ بلا پر تو
ایماندار صبر کرتا ہے مگر عافیت پر صبر کرنا صرف صدیق کا کام ہے اور عافیت پر صبر کرنے کے یہ معنی
ہین کہ اوسکی طرف رغبت نکرے اور جانے کہ یہ چند روزہ ودیعت ہے جلد مجھسے جاتی رہے گی اور اوس سے
زیادہ خوش نہو اور لذت اور لہو ولعب مین ڈوبا نہ رہے بلکہ جو جو انعام اللہ کے اسمین ہین اونسے حقوق اللہ
تعالی کے ادا کرے مثلاً مال کو خدا کی راہ مین دینے سے اوسکا حق ادا کرے اور بدن سے دوسرون کو اعانت
کرے اور زبان سے سچ بولکر اسکا حق ادا کرے اوسا سطرح کا صبر شکر کے متصل ہے جب تک آدمی شکر پر
قائم نہو تب تک یہ صبر کامل نہوگا اللہ تعالی نے صبر کو عمل پر مقدم فرمایا اِنَّ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور جزا اوسکی یہ فرمائی اُولٰٓئِكَ لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ اجر کبیر سے مراد بہشت ہے اہل صبر اس سے
بڑھکر اور کیا چاہتے ہین اور طاعت کی دو قسمین ہین فرض اور نفل اور بندے کو دونون مین صبر کی
حاجت ہے اور اللہ تعالی نے اونکو اس آیت مین جمع فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی عدل کرنا فرض ہے اور احسان نفل ہے اور اقارب کو دینا مروت اور صلۂ رحم
ہے اور ہر ایک مین صبر کی حاجت ہے اور معصیت پر بھی صبر کرنا بڑی ضروری بات ہے اور اللہ تعالی نے جمیع
اقسام معاصی کو اس آیت مین جمع کر دیا ہے وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ اور صبر کے اقسام مین
زیادہ شدید اون معاصی پر صبر کرنا ہے جو عادت کے باعث مالوف ہوگئے ہون جیسے غیبت کرنی اسلئے
کہ عادت بھی دوسری طبیعت ہوتی ہے جب خواہش نفس پر عادت زیادہ ہو جاتی ہے تو گویا شیطان کے دو لشکر

اقول ہمایہ اروین کہ التقوی صبر الصبر
قولہ تعالی اعطی من یعطی صلے الصلات

آپس مین مل کر ایک دوسرے کی کمک کرتے ہین پہر اگر وہ گناہ اون افعال مین سے ہون جنکے کرنے مین کچہ دقت نہین ہوتی بآسانی ہوسکتے ہین تو اوس سے صبر کرنا نہایت دشوار ہے مثلاً زبان کی گناہون مثل غیبت او جہوٹہ اور خصومت اور اشارةً یا صراحةً اپنے نفس کی تعریف کرنی وغیرہ سے صبر کرنا مشکل ہی بلکہ لوگ اوکو بُرا نہین جانتے نہ دلون مین ان امور کی کچہ قباحت ہے کیونکہ اکثرون کا روزمرہ ہی ہوگیا ہے اور سب لوگون مین یہ بلا پہیلی ہوی ہے اگر کوئی مسلمان آدمی ریشم کا کپڑا پہنے تو لوگ نہایت بعید جانئین لاکن اگر تمام دن اپنی زبان سے لوگونکو برا کہے تو برا نمانے حالانکہ حدیث شریف مین ہے کہ غیبت زنا سے ہی سخت تر ہے اور جو شخص گفتگو مین اپنی زبان نہ روک سکے اور اوسکی معاصی سے صبر نکر سکے تو اوسپر تنہائی واجب ہے اور صبر کرنیکی تدبیر یہ ہے کہ یون خیال کرے کہ تقدیر کی سختی کیسکے واویلا کرنے سے کم و زیادہ اور پس و پیش نہین ہوسکتی پہر فریاد کرنے سے کیا فائدہ اور سب سے زیادہ بڑہکر علاج یہ ہی کہ خدا تعالی کے ثواب کو جو سختی کے مقابلہ مین وعدہ کیا ہے یاد کرے بعض صحابہ نے فرمایا ہے کہ ہم ایمان کو ایمان نہ جانتے ہتے جبتک کہ ایذا پر صبر نکرتے ہتے اور کلام مجید مین انبیا کی طرف سے مخالفین کے جواب مین ارشاد ہے وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَا اٰذَیْتُمُوْنَا وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکبار کچہ مال تقسیم فرمایا تو بعض مسلمان اعراب نے کہا کہ ایسی تقسیم نہین ہی جس سے خدا کی رضا منظور ہو یہ خبر سنکر آپکے رخسار مبارک سرخ ہوگئے پہر فرمایا کہ اللہ رحم کرے میرے بہائی موسی علیہ السلام پر کیا اونکو لوگون نے اس سے ہی زیادہ ستایا مگر اونہون نے صبر کیا اور حق تعالی نے فرمایا وَدَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ ۔ وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْیُنِنَا وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ یَضِیْقُ صَدْرُكَ بِمَا یَقُوْلُوْنَ ۔ وَاصْبِرْ کَمَا صَبَرَ اُولُو الْعَزْمِ ان سب آیتون مین ایذا پر صبر کرنے کا حکم ہے ابن عباس فرماتے ہین کہ صبر تین صورت پر ہے اول ادائے فرائض پر اوسکا ثواب تین سو درجے دوم صبر خدا کی حرام کی ہوئی چیزون سے اوسکے لئے چہہ سو درجے ہین تیسرا صبر مصیبت پر پہلے صدمہ کے وقت اوسکے لئے نوسو درجے ہین حدیث اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ صبر کے ساتہ کشادگی کا منتظر رہنا عبادت ہے حق تعالی کا یہ ارشاد ہوا کہ اے جبرئیل جسکی مین دونون آنکہین لیلون اوسکا بدلہ کیا ہے اونہون نے عرض کیا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ

ابن عباس ہرکس کہ صبر کرد بر مصیبت اوراثواب

لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ارشاد ہوا کہ اوسکا بدلہ یہ ہے کہ ہمیشہ میرے گہر مین رہے اور میرے دیدار سے مشرف ہو
عَزِیْزٌ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یَّاْخُذَ کَرِیْمَتَیْ مُؤْمِنٍ ثُمَّ یُدْخِلُہُ النَّارَ اللہ کو یہ بات پسند نہین آتی کہ مومن کی
آنکھین لے اور پہر اوسکو دوزخمین داخل کرے معلوم ہوا کہ جزا نابینا کی جنت ہے حدیث لَیْسَ الْاَعْمٰی
مَنْ عَمِیَ بَصَرُہٗ اِنَّمَا الْاَعْمٰی مَنْ عَمِیَتْ بَصِیْرَتُہٗ معلوم ہوا کہ اعتبار ظاہر صورت کا نہین ہے بلکہ باطن کی
سیرت کا ہے سہ دل چو بیناست چہ غم دیدہ اگر نابیناست ؛ خانہ آئینہ را روشنی از روزن نیست ؛ شیخ علم الدین
خلیفہ شیخ کامل علی متقی کی بصارت آخر عمر مین جاتی رہی دوست آشنا تعزیت کے لئے آئے کہا یہ مقام تہنیت
کا ہے نہ تعزیت کا اسلئے کہ جس خلوت کا مین تمام عمر آرزومند تھا آج غیب سے مجھکو حاصل ہو گئی ابن مسعود کی
حدیث مین ہے جس کی بینائی دنیا مین جاتی رہی اللہ اوسکے لئے قیامت کے دن نور دیگا اگر وہ صالح ہوگا ابن مسعود
نے کہا ہے جانا بینائی کا مغفرت ذنوب ہے بدن سے جس قدر گھٹتا ہے اوسیقدر گناہ بخشے جاتے ہین بعض
عارفین کی جیب مین ایک رقعہ تہا کہ ہر گھڑی اوسکو نکالکر دیکھ لیا کرتے اوسمین یہ لکھا تھا وَاصْبِرْ لِحُکْمِ
رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا اور تو ٹہرا رہ منتظر اپنے رب کے حکم کا کہ تو ہماری آنکھون کے سامنے ہے فتح موصلی
کی بی بی ایکبار پہسل پڑین اور اونکا ناخن ٹوٹ گیا وہ ہنس پڑین لوگون نے پوچہا کہ تم کو تکلیف نہین
معلوم ہوتی اونہون نے کہا کہ اوسکے ثواب کے مزے مین میرے دل سے تلخی درد کی جاتی رہی داؤد
علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن کے تقوے پر تین باتون سے استدلال کیا جاتا ہے اول جو چیز ہاتھ سے جاتی
رہے اوسپر اچہی طرح صبر کرنا اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مِنْ اِجْلَالِ اللّٰہِ وَمَعْرِفَۃِ حَقِّہٖ اَنْ لَّا
تَشْکُوْا وَجَعَکَ وَلَا تَذْکُرَ مُصِیْبَتَکَ یعنی خدا تعالی کی تعظیم اور اوسکے حق کی شناخت مین سے
ہے یہ بات کہ تو اپنے پروردگار کا شکوہ نکرے اور مصیبت کا مذکور نکرے صابرون کے درجے سے آدمی
جبہی خارج ہوتا ہے جب جزع فزع کرے منہ پیٹے اور گریبان پہاڑے اور شکایت بہت کرے اور رنج کو
ظاہر کرے اور بجز حکم خدا کے راضی ہو لینگے اور کچھ بیان نکرے رمیصا ام سلیم سے روایت ہے کہ وہ فرماتے
ہین کہ میرا لڑکا گذر گیا اور میرے شوہر ابو طلحہ موجود نہتے مین نے اوٹھکر گہر کے ایک گوشے مین کرکے اوسکو
کپڑا ڈال دیا بعد اوسکے ابو طلحہ تشریف لائے مین اوٹہی اور اونکا کہانا تیار کیا وہ کہانے لگے پہر پوچہا

صابرین کی حکایات اور انکا بیان

اون کی غالب ہوتے ہین ۱۲

کہ لڑکا کس طرح ہے مین نے کہا الحمد للہ اچھے حال مین ہے اور یہ اسلئے کہا کہ جب سے وہ بیمار ہوا تھا کسی رات ایسی چین نہ لی تھی جیسے اوس شب وفات کو تھی پھر مین نے اپنے آپکو اور روزون کی نسبت کر زیادہ سنوارا یہانتک کہ وہ مجھہ سے ہم بستر ہوئے پھر مین نے اون سے کہا کہ دیکھو ہمارے ہمسایہ کی بات کہ اوسکو ایک چیز مانگی ملی تھی جب مالک نے مانگی اور واپس لے لی تو غل مچانے لگا ابو طلحہ رضہ نے فرمایا کہ ہمسایہ نے بہت برا کیا اگر ایسا کیا پھر مین نے کہا کہ تمہارا فرزند خدا کی طرف سے عاریت تھا اللہ تعالی نے اوسکو لے لیا اونہون نے اللہ کا شکر کیا اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا پھر صبح کو آنحضرت علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہو کر حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ الٰہی اونکو اس رات کے مقابلے مین برکت دے راوی کہتے ہین کہ بعد اس دعا کے مسجد مین مینے اونکے ساتھہ لڑکے دیکھے کہ سب قاری قرآن تھے آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ خواب مین جنت کے اندر گیا اور ابو طلحہ کی بی بی کو جنت مین دیکھا صبر جمیل یہ ہے کہ مصیبت والا دوسرون سے پہچانا نہ جاوے اور مردے پر دل دکھنے سے اور آنسو بہانے سے صابرین کی حد سے نہین نکلتا جب حضرت ابراہیم لخت جگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو آپ کی آنکھون سے آنسو نکلتے تھے لوگون نے عرض کیا کہ آپ نے اس سے ہم کو منع فرمایا ہے آپ نے فرمایا کہ اِنَّ ھٰذِہٖ رَحْمَۃٌ وَاِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَاء یہ رحمت ہے اور اللہ اپنے بندون مین رحم کرنیوالون ہی پر رحم کیا کرتا ہے اور صبر کا کمال اوسمین ہے کہ مرض و افلاس اور تمام مصیبتون کو چھپاوے اور سب احوال مین صبر واجب ہے اسلئے کہ جو شخص سب شہوات سے تنہا عزلت نشین ہو وہ بھی صبر سے پروا نہ ہوگا ظاہر مین تو تنہائی پر صبر کرنا پڑیگا اور باطن مین وساوس شیطان سے جو دل کہ کسی عمدہ فکر دینے سے پر ہوگا وہ تو البتہ شیطان کی جولان سے خالی ہوگا ورنہ جو شخص ایک لمحہ بھی خدا سے غافل ہوگا اسکا جلیس سوا شیطان کے کچہ نہ ہوگا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ اور جو کوئی آنکھین چراوے رحمٰن کی یاد سے ہم اوسپر متعین کرین ایک شیطان پھر وہ رہے اوسکا ساتھی اور اگر سیر باطنی میسر نہو تو نجات کی صورت یہ ہے کہ بعد نماز پنجگانہ اوراد و وظائف ہر لحظہ مین برابر پڑھتا رہے مثلا تلاوت قرآن اور دلائل الخیرات حزب الاعظم

اور ذکر سے کوئی دم خالی نہ رہے اگر زبانی ذکر نہو سکے تو ذکر قلبی و پاس انفاس مین مشغول رہے جنید رضہ فرماتے
ہین کہ دنیا سے آخرت کی طرف چلنا سہل ہے مگر حقتعالی کے مقابل مین خلق کا چھوڑنا سخت ہے اور نفس سے
گریز کر کے اسکی طرف جانا اور بہی سخت ہے اور اسکے ساتھہ صبر کرنا سب سے زیادہ سخت ہے ٭ ایکہ صبرت
نیست بر نازِ حمیم ٭ صبر چون داری بر اللہ کریم ٭ حدیث مَنْ يُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْہُ جس کی اللہ
بہتری چاہتا ہے اوسکو مصیبت دیتا ہے اور حدیث قدسی مین ہے کہ جب مین اپنے بندے پر مصیبت بدنکی یا مال
کی یا اولاد کی بھیجتا ہون اور وہ اوسکو صبر جمیل کے ساتھہ سہتا ہے تو قیامت کے روز مجکو شرم آتی ہے کہ اوس
شخص کے لئے عمل کی ترازو کھڑی کرون یا دفتر اعمال کھولون ایک حکیم نے کہا ہے کہ بیشک بیماری مین
کئی نعمتین ہین جنکا دانا کو نجاننا زیبا نہین۔ گناہ کی بخشش صبر کا ثواب غفلت سے جگانا صحت کی
نعمت کو یاد دلانا نئے سر سے توبہ کرنا صدقہ پر ابہارنا۔ روایت ہے کہ ایک شخص نے آپ کی خدمت مین
عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا مال جاتا رہا اور جسم بیمار ہے آپنے فرمایا کہ جس بندے کا مال نہ جاوے اور جسم بیمار
نہو اوسمین کچہ بہتری نہین اللہ تعالی جب کسی بندے کو دوست رکہتا ہے تو اوسکو مبتلا کرتا ہے اور جب مبتلا
کرتا ہے تو صبر عنایت فرماتا ہے حدیث مین ہے کہ آدمی کے واسطے خدا تعالی کے نزدیک ایک درجہ ہوا کرتا
ہے جسپر کہ وہ عمل کے باعث نہین پہونچ سکتا اسلئے خدا تعالی اسکے جسم پر کوئی مصیبت بھیجتا ہے کہ اوسکے
باعث وہ درجہ اوسکو ملجاتا ہے اور جسکے بچے مرتے ہین تو وہ بچے آتش دوزخ سے اوسکے حق مین ٹٹیان ہو جاتے
ہین اور بچون کی موت پر صبر کرنیکے سبب حق تعالی جنت مین ایک محل تیار کرنیکا حکم فرماتا ہے نام اوسکا
بیت الحمد ہے حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگون مین کوئی ایسا مسلمان نہین جسکے تین لڑکے مرگئے ہون جو
جوانی کو نہین پہونچے مگر کہ خدا اوسکو بہشت مین پہلے داخل کریگا بسبب زیادتی رحمت اپنی کے لڑکون پر اور خباب
بن ارت سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہم حاضر ہوئے آپ اوسوقت اپنی چادر مبارک
کا تکیہ لگائے خانہ کعبہ کے سایہ مین تشریف رکھتے تھے ہم نے آپ سے شکایت کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپ خدا سے ہمارے لئے دعا نہین کرتے کہ وہ ہماری نصرۃ کرے آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور اوٹھ بیٹھے
اور فرمایا کہ تم سے پہلے لوگون مین بعض لوگ ایسے تھے کہ زمین کہود کر اون کو گاڑ دیتے تھے اور آرہ لاکر

سر پر رکھکر چیر ڈالتے تھے مگر باوجود اوسکے وہ لوگ اپنے دین سے نہین پھرتے تھے علی کرم اللہ وجہہ سے ہے کہ جس
شخص کو بادشاہ ظلم کی راہ سے قید کردے اور وہ مرجاوے تو شہید مریگا اور اگر اوسکو اتنا مارے کہ مرجاوے تب بھی
شہید ہوگا اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اللہ تعالی اوسکی عمر او دے جاتا
ہے اور وہ اپنی خطا پر مصر ہے تو جان لو کہ یہ امر اسکے لئے مہلت دینے کے لئے ہے بعد اسکے یہ آیت پڑھی فَلَمَّا
نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ الآیہ یعنے جب اونہون نے امر کے بموجب
کام کرنا چھوڑ دیا تو ہم نے اون پر ہر طرحکی بہتری کے دروازے کہولدئے یہانتک کہ جب وہ اوس بہتری سے
خوش ہوئے تو ایک دفعہ ہی اونکو ماخوذ کرلیا اور بعض علماء کا قول ہی کہ اللہ تعالی بندے پر مصیبت پر
مصیبت ڈالتا ہے یہانتک کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور ایک گناہ بھی اوسکے ذمہ نہین رہتا اور حاتم اصم سے
مروی ہی کہ اللہ تعالی خلق کے چار طرح کے لوگون پر قیامت کے دن چار چیزون مین حجت فرماوے گا
تونگرون پر حضرت سلیمان علیہ السلام سے اور فقیرون پر حضرت عیسے علیہ السلام سے اور غلامون پر حضرت
یوسف علیہ السلام سے اور مریضون پر حضرت ایوب علیہ السلام سے کہ لوگ ایسے کیون نہ ہوئے ابن مسعود
فرماتے ہین کہ جس شخصکو کوئی مصیبت آوے اور وہ اوسمین کپڑے پہاڑے یا چھاتی کوٹے تو اتیا ہے کہ نیزہ
لیکر خدا تعالی سے لڑنے کو تیار ہوا کہتے ہین کہ فرشتون نے کہا اے رب یحیی علیہ السلام تو بے گناہ ہے کبھی
گناہ کا ارادہ تک بھی نکیا تہا فرمایا لکنہ احبنی وانا افعل بمن یحبنی ھکذا حدیث شریف مین
ہے درد کرنا سر کا یا لگنا کانٹے کا یا پہونچنا کسی شے موذی کا مومن کو موجب رفع درجہ اور کفارہ گناہ کا
ہوتا ہے دن قیامت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَيَبْتَلِىْ عَبْدَهٗ بِالسَّقَمِ حتے یکفر عنہ
کل ذنبہ یعنے اللہ اپنے بندے کو بیمار کرتا ہے یہان تک کہ اوسکے ہر گناہ کا کفارہ کردیتا ہے حدیث من اصیب
بمصیبۃ بمالہ او فی نفسہ فکتمہا ولم یشکہا الی الناس کان حقا علی اللہ ان یغفر لہ
یعنے جو کوئی اپنی مصیبت کو مال مین ہو یا نفس مین پوشیدہ رکھتا ہے اور لوگون کے سامنے اوسکی شکایت
نہین کرتا تو اللہ پر حق ہی یہ کہ اوسکو بخشدے حدیث مین ہے۔ المصیبۃ تبیض وجہ صاحبہا یوم
تسود الوجوہ یعنے مصیبت روشن کرتی ہے موںھہ کو اپنے صاحب کے جسدن کہ سیاہ ہون موںھ

یعنی دن قیامت کے اور حدیث مین ہے ان اللہ اذا احب عبدا ابتلاہ لیسمع صوتہ یعنی جوقت دوست رکھتا ہے اللہ تعالی بندے کو تو بلا ڈالتا ہے اوسپر تاکہ سنے آواز اوسکی حدیث اذا کثرت ذنوب العبد ولم یکن لہ من العمل ما یکفرہا ابتلاہ اللہ بالحزن لیکفرہا بہا عنہ یعنی جب کسی بندہ کے گناہ بہت ہوجاتے ہین اور کوئی عمل اوسکا مکفر نہین ہوتا تو اللہ اوسکو اندوہ و غم مین گرفتار کر دیتا ہے تاکہ اوسکے گناہ مکفر ہو جاوین حدیث اذا مرض العبد وسافر کتب لہ مثل ما کان یعمل مقیما صحیحا یعنی حالت مرض اور سفر مین عمل مومن کا برابر حالت اقامت کے لکھا جاتا ہے حدیث اذا ابتلی اللہ عزوجل العبد المسلم ببلاء فی جسدہ قال اللہ عزوجل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ یعنی جب اللہ کسی بندہ مسلمان کو کسی بلائے جسد مین مبتلا کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتا ہے کہ اوسکے لئے وہ عمل صالح اوسکا لکھدو جو حالت صحت مین کرتا تھا پہر اگر اوسکو شفا ہوتی ہے تو وہ نہا دھوکر پاک ہوجاتا ہے اور اگر اوسکو قبض کرلیتا ہے تو مغفرت و رحمت کرتا ہے حدیث ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان اللہ تعالی اذا احب قوما ابتلاہم فمن رضی فلہ الرضا ومن سخط فلہ السخط یعنی بزرگی ثواب کی بقدر بزرگی بلا کی ہوتی ہے جتنی بلا زیادہ ہے اوتنا ہی ثواب بہی زیادہ ملیگا اللہ تعالی جب کسی قوم کو دوست رکھتا ہے اون کو مبتلاے بلا کرتا ہے پہر جو کوئی اوس حال پر اللہ سے راضی رہا شاکی نہوا تو اوسکے لئے رضا ہے اللہ بہی اوس سے خوش و راضی ہوتا ہے اور جو کوئی اوس بلا پر خفا رہتا ہے تو اوسکے لئے اسکی خفگی ہے حدیث قدسی مین ہے من لم یرض بقضائی ولم یصبر علی بلائی ولم یشکر علی نعمائی فلیلتمس ربا سوائی جو کوئی میرے قضا سے راضی نہ رہے اور میری بلا پر صبر نکرے اور میری نعمتون پر شکر نکرے پس چاہیے کہ وہ ڈہونڈہے اور کوئی رب میرے سوا اور نکلے میرے آسمان و زمین سے حدیث مین ہے سخت ترین بلا پہلے انبیا پر اوترتی ہے پہر اون پر جو افضل ہین بعد اونکے یعنی اولیا مین غرض جو دین مین مضبوط ہوتا ہے اوسکی بلا بہی سخت ہوتی ہے اور اگر اوسکے دین مین ضعف ہوتا ہے تو وہ بقدر دین اپنے مبتلا ہوتا ہے تسلیۃ المصاب مین ہے جب بندہ کسی مصیبت مین گرفتار ہوا اور وہ یہ کہے کہ مین کیا کرون یہ تو میری تقدیر مین لکھا تھا پہلے اسکے کہ مین پیدا ہون تو یہ کہنا اوسکا

بے ادبی ہے ساتھ اللہ کی کیونکہ اس کہنے مین رائحہ عدم اقامت محبت کا اپنے نفس پر ہے بلکہ بندہ پر یہ بات واجب ہے کہ اللہ تعالی کی طرف بھاگے اور اس سے اقالہ اپنی لغزش کا اور مغفرت اپنی ذلت کی چاہے جن لوگون نے یہ کہا تھا لوشاء اللہ ما عَبَدْنا مِنْ دُوْنِہ من شَیْئٍ اللہ نے اون کی مذمت فرمائی ہے جو کوئی مصیبت کے وقت کثرت سے استغفار کریگا اور اس حد تک پہونچیگا کہ اللہ کا غصہ بجھ جای جو کہ اوسکا معارض تھا تو مصیبت اسی وقت جاتی رہے گی امام شعرانی فرماتے ہین یہ قاعدہ بہت سے مجوسیون کو سکہایا وہ جلد قید سے رہا ہوگئے جاننا چاہیے جس کا مرتبہ عظیم ہوتا ہے اوسکا صغیرہ عظیم ٹہر جاتا ہے کبھی کوئی اہل اللہ ایکبار ایک شہوت مباح کا مبتاذل ہوتا ہے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور اونکا غیر بار با القدر نصاب چوری کرتا ہے مگر اوسکا ہاتھ نہین کاٹا جاتا۔ ایکبار صالحین سے کسینے مصحف کو بے وضو ہاتھ لگایا اوسکی عوض مین چوری کی تہمت آئی اور ہاتھ کٹ گیا یہہ اپنی خطا پر نادم ہوا علی ہذا القیاس اشرار زناکاری کرتے ہین دنیا مین بچ جاتے ہین ابرار سے کبھی نظر بد ہوتی ہے تو اونکو اوس سبب سے مصیبت پڑتی ہے اس سبب سے دنیا و آخرت مین پاک ہوجاتے ہین پر کمبخت مہلت دئے جانے سے فریب کہاتے ہین اور بعض اولیا کا شب کا وظیفہ ناغہ ہونے سے ملکوت مین ندا ہوگئی کہ فلانا مرگیا علی خواص فرماتے ہین بندے پر کمال نعمت سے ہے موجود ہونا دشمن کا اور حاسد کا تاکہ حاصل ہووے کمال اجر بسبب صبر کے علی عداوۃ الحساد ورمیہم لہ بالباطل والزور ولولا ذلک العدو والحاسد لفاتہ ذلک الاجر یعنے اوپر عداوت حاسدون کے اور اون کی افترا و بہتان کے اہل حق پر اسیطرح ہر نبی کے ساتھ ایک دشمن انس و جن سے مسلط رہتا ہے جعفر صادق رض نے فرمایا حَسْبُ المومن من اللہ نصرۃ ان یری عدوہ یعمل بمعاصی اللہ عز و جل یعنے بس ہے مومن کو مدد اللہ سے اسپر کہ دیکھے اپنے دشمن کو کہ مرتکب معاصی کا ہوتا ہے جب کسیطرح کی مصیبت پیش آئے اوسکو پاداش اپنے ہی کردار بد کی سمجھے اللہ پر اوسکا وزن نہ رکہے اسلئے کہ وہ ظلم سے پاک ہے ہم خود ظالم النفس ہین مبادا وہ ہم کو بقدر ہمارے ظلم و گناہ کے عذاب نہین دیتا بلکہ ہزارون قصور ہمارے معاف کرتا رہتا ہے وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ۔ جان اے عزیز کہ علماء دین پر غالباً بسبب حق گوئی و حق پرستی و اظہار حق و تبلیغ اوامر و نواہی کے آفات و بلیات آتے ہین

فساق و فجار ہمیشہ اعدا و صلحا رہتے ہین اور اہل دنیا اہل دین کو بنظر حقارت دیکھتے ہین۔ امام شعرانی نے
نام اون بزرگون کے جنہون نے خلق سے بہت تکلیف پائی ہے ذکر کئی ہو چنانچہ اہل عصر عبد اللہ بن عمر سے
ترشروئی کے ساتھہ پیش آتے تھے۔ ابن عباس کو سخت ایذا دیتے تھے اور کہتے تھے انہ لیفسل القران بغیر
علم اہل کوفہ نے سعد بن ابی وقاص کی شکایت عمر رضہ کے پاس یون لکھی انہ لا یحسن ان یصلی یعنے
وہ نماز اچھی طرح نہین پڑھتے ہین امام احمد اور امام اعظم رضے اللہ عنہما کو ساتھہ حبس کے مبتلا کیا بخاری کو
بخارا سے نکالا اور بایزید بسطامی کو بسطام سے اور ذی النون کو مصر سے بعد نسبت کرنے تضلیل و تکفیر کے او
ابو سعید خراز کے کفر پر فتوی دیئے اور کفر جنید و شبلی کا ظاہر کیا اور غزالی کے کفر پر فتوی دیا اور احیاء
علوم الدین کے جلا دینے کا حکم کیا او کتنے ایک نسخے جلا دئے اور ابو الحسن شاذلی کو ساتھہ تابعین اون کے
بلاد مغرب سے اخراج کیا اور قاضی عیاض صاحب شفا کو نسبت ساتھہ یہودیت کے کی اور حمام مین
قتل کیا۔ غرض اہل باطل جاہل اہل حق کو ہمیشہ یون ہی تکلیف دیتے ہین اور بہتان باندھتے ہین اور
جہالت کے سبب نسبت تکفیر و تضلیل کی کرتے ہین اور بے سبب بدگمان ہوتے ہین اور فاسقون کی
خبر جو واجب التوقف اور قابل تحقیق ہے یقین کرتے ہین اور غیبت تو اون کی خورش ہے غرض ان سب بالتوہیر
علما جو وارث انبیا ہین اونکو صبر چاہئے کہا محی العلوم والسنۃ نے قوت ایمان یہ ہے کہ اگر سر پر آسمان بلا کرے
تب بھی متزلزل نہو اللہ سے اوسکا رنج چاہئے یہ دلیل ہے معرفت خدا پر موسے علیہ السلام نے کہا تہا اے
رب زبان لوگون کی مجہسے روک دے فرمایا اگر مین ایسا کرتا تو اپنے ہی لئے کرتا جب کوئی نبی و ولی اس کلام
سے جو اوسکے حق مین کہا جاتا ہے دلتنگ ہو جاتا ہے تو ہاتف حق اسکو یہ ندا کرتے ہین امالک بی اسوۃ
فقد جعلوا الی زوجۃ وّ ولدا و نسبوا الی ما لا یلیق بجلالی و عظمتی وانا خلقتہم ورزقتہم
اوسوقت نبی یا ولی کو سوائے تاسی و اقتدائے الٰہی کے کچھ چارا نہین ہوتا اس جگہہ سے انبیا و اولیا نے اپنی
قوم کی بہتان و زور پر تحمل کیا غرض صابر کیلئے بڑے درجے ہین از انجملہ دو مرتبہ عمدہ ایک مرتبہ اللہ کی
معیت کا ان اللہ مع الصابرین دوسرا مرتبہ اسکی محبوبیت کا واللّٰہ یحب الصابرین چونکہ حدیث
مین آیا ہے الصبر نصف الایمان تو ایمان دو نصف ہین ایک نصف صبر ہے اور ایک شکر

دو عمدہ درجے ہین ۱۲

شکر کا مقام بہت اعلی ہی حق تعالی فرماتا ہے اور تہوڑے ہین میرے بندون مین حق ماننے والے وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ
الشَّكُورُ ابلیس نے خلق کو یہ طعن کیا وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شَاكِرِيْنَ ۔ اور نہ پاویگا تو اکثر اونمین شکر گذار
اور شکر کے ساتھہ زیادتی نعمت کو قطعًا ارشاد فرمایا لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ اگر حق مانوگے تو اور دونگا تمکو
روایت ہے کہ قیامت کے روز ندا ہوگی کہ بہت حمد کرنیوالے کہڑے ہون چنانچہ ایک گروہ کہڑے ہوگی پہر اون کے لئے
ایک نشان کہڑا کیا جائے گا اور اوسی صورت سے جنت مین داخل ہون گے لوگون نے عرض کیا کہ بہت حمد
کرنے والون سے کون لوگ مراد ہین آپنے فرمایا کہ جو ہر حال مین خدا تعالی کا شکر کرتے ہین لوگون کا یہ حال
ہو رہا ہے کہ شکر صرف مال ہی کا کرتے ہین جس پر کچہ اختصاص انکا ہو جاتا ہے اسکے سوا اور تمام نعمتون کو
بہول جاتے ہین کہ خدا تعالی نے بدن مین کیا کیا نعمتین دی ہین کہ بعض فقرا نے کسی اہل دل سے شکایت
اپنی مفلسی کی کی اور اوسکے باعث اپنا شدت سے غمگین رہنا بیان کیا اونہون نے فرمایا کہ تمہین یہ منظور
ہے کہ تم اندہے ہو جاؤ اور دس ہزار درم لو اوسنے انکار کیا پہر اونہون نے فرمایا کہ تم یہ چاہتے ہو کہ دس ہزار
درم لو اور گونگے ہو جاؤ اوسنے عرض کیا کہ نہین پہر فرمایا دس ہزار درم کے عوض مین تمکو لنجا اور لولا ہونا منظور
ہے اوسنے کہا کہ نہین اونہون نے فرمایا کہ دس ہزار درم کے بدلے تم دیوانہ بننا پسند کرتے ہو اوسنے کہا نہین اونہون
نے فرمایا کہ تمہین اپنے آقا کی شکایت کرتے شرم نہین آتی کہ باوجودیکہ پچاس ہزار درم کی مالیت اوسنے تمکو
دی پہر شکایت کرتے ہو اور حکایت ہے کہ کوئی قاری مفلسی کے باعث نہایت دلتنگ ہوا خواب مین دیکہا
کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ تم چاہو تو ہزار دینار لے لو ہم سورۂ انعام تم کو بہلا دینگے اوسنے کہا کہ یہ مجہے منظور
نہین پہر منادی غیب نے کہا سورۂ ہود کو بہلا دین اوسنے کہا نہین کہا سورہ یوسف کہا نہین اسیطرح
دس سورتون کے نام لئے اسنے سب پر انکار کیا تب اوسنے کہا کہ تیرے پاس ایک لاکھہ دینار کی چیز ہے اور تو شکایت
کرتا ہے صبح کو اوسکا افلاس جاتا رہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مَنْ لَمْ يَسْتَغْنِ بِآيَاتِ اللّٰهِ فَلَا
اَغْنَاهُ اللّٰهُ جو شخص خدا تعالی کی آیتون سے غنا نہ چاہئے اوسکو خدا تعالی غنا نہ نصیب کرے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا مین اپنے سے کمتر کو دیکہے اور دین کے باب مین اپنے آپ سے بہتر کو
تو خدا اوسکو صابر اور شاکر لکہتا ہے اور جو شخص دنیا کے باب مین اپنے آپ سے زیادہ کو دیکہے اور دین کے

(شکر کا بیان ہمین ۱۲)

باب مین اپنے سے کمتر کو تو اللہ تعالیٰ اوسکو نہ صابر لکھتا ہے نہ شاکر معلوم کرنا چاہئے کہ جتنے مصائب دنیا مین
ہین وہ بہی اہل مصیبت کے حال کے اعتبار سے نعمت ہو سکتے ہین مثلاً اکثر آدمی ایسے ہوتے ہین کہ فقر و مرض
ہی انکو محبوب ہوتا ہے تو یہ دونو چیزین اگرچہ مصیبت ہین مگر ان کے حق مین نعمت ہین اسوجہ سے کہ اگر مال
بہت ہوتا اور بدن درست رہتا تو اترا کر سرکشی اختیار کرتے وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی
الْاَرْضِ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ خدا تعالیٰ اپنے بندے ایماندار کو دنیا سے بچاتا
ہے باوجودیکہ وہ دنیا کو اچہا جانتا جیسے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے عمر بن خطاب فرماتے ہین کہ کوئی
مصیبت ایسی نہین آئی جس مین خدا تعالیٰ کے چار انعام مجہپر نہوئے ہون اول یہ کہ وہ مصیبت میرے
دین پر نہ تہی دوم اوس مقدار ہوسے زیادہ نہ ہوے سوم مجکو اوسپر راضی رہنے سے محروم نہ فرمایا چوتہے مجکو
اوسپر توقع ثواب کی ہوئی اور روایت ہے کہ کسی اہل دل کا کوئی دوست تہا اوسکو بادشاہ نے مقید کیا اوسنے
یہ خبر اون بزرگ کو کہلا بہیجی اور شکوہ اپنے قید ہونے کا لکہا اونہون نے جواب مین فرمایا کہ خدا کا شکر کرو
بادشاہ نے اوس شخص قیدی کو پٹوایا اوسنے پہر شکایت اون بزرگ کے پاس کہلا بہیجی اونہون نے پہر فرمایا کہ شکر
خدا کر اتنے مین ایک مجوسی قید ہوا جسکو دستون کی بیماری تہی سلطان کے حکم سے ایک ہی بیڑے مین دونو کو
رکہا اوسنے یہ ماجرا بہی کہلا بہیجا اونہون نے فرمایا کہ شکر خدا کر پہر وہ مجوسی پاخانے کے واسطے بہت دفعہ اوٹہتا
اور اوس شخص کو بہی اوسکے ساتہ اوٹہنا پڑتا اور وقت فراغت تک اسکے سر پر کہڑا رہنا پڑتا غرض اس
تکلیف کو بہی اوسنے اون بزرگ کی خدمت مین لکہا اونہون نے فرمایا کہ شکر خدا کر تب اوسنے دلتنگ ہوکر
لکہا کہ کہان تک شکر کئے جاؤن اس مصیبت سے بڑہکر کون سی مصیبت ہے اونہون نے جواب دیا کہ جو زنار
مجوسی کے کمر مین ہے اگر تیری کمر مین ڈالدیا جاتا تو کیا کرتا اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ آدمی ہمیشہ شکر
دین اسلام پر کرنا واجب ہے پر اسلام کی قدر و نعمت جاننے والے بہت کم ہین مین نے بیان صبر و شکر
احسن المواعظ کے باب جزاء الاوفی واز دیاد النعمة مین بخوبی لکہا ہے باقی رہی یہ بات کہ حق تعالیٰ نے
مومنین کی صفت مین فرمایا ثُمَّ کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ
پہر ہوا ایمان والون مین جو تقید کرتے ہین صبر کی اور تقید کرتے ہین رحم کہانے کی خلق پر معلوم ہوا کہ

رحمت و شفقت کے بیان مین

جس طرح آپ صبر کرے اسی طرح دوسرون کو بھی وصیت صبر و رحم کی کرے اون کے حق مین کہا ہے اولئک
اصحاب المیمنۃ یہ لوگ ہین بڑے نصیب والے یعنے وصیت کرتے ہین ایک دوسرکو مہربانی اور شفقت کی خلق اللہ
کیونکہ یہ خلق حضرت الوہیت کی اخلاق ہی ہے جسپر الرحمن الرحیم دلالت کرتا ہے اور عمدہ صفات سے حضرت نبوت کے
ہے کہ بالمومنین رؤف رحیم اون کے حق مین ارشاد ہوا ہے اور بہت سے اخلاق محمودہ اور عفو و کرم اور لطف
وحلم اسی خلق سے پیدا ہوتے ہین اسیواسطے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الراحمون یرحمھم الرحمن ارحموا
من فی الارض یرحمکم من فی السماء نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی اپنی رحمت کو نازل
نہین کرتا مگر رحیمون پر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ہر شخص ہم مین رحمت رکھتا ہے فرمایا کہ رحیم وہ نہین کہ
اپنی جان پر اور اپنے خویش واقربا پر رحمت کرے رحیم وہ ہے کہ سب مسلمانون پر مہربان ہو بڑے کو باپ برابر
بھائی چھوٹے کو بیٹا جانے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق جلشانہ فرماتا ہے ان کنتم تریدون
رحمتی فارحموا علی خلقی اگر تم میری رحمت چاہتے ہو تو میرے خلق پر رحمت کرو اور آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو چاہیے کہ شفقت اور دوستی اور حسن سلوک آپس مین کیا کرے اور مانند ایک تن
کے ہون کہ اگر ایک عضو بدن مین درد کرتا ہے تو تمام بدن اوسکی رفاقت مین بے چین رہتا ہے اور تپ مین گرفتار ہو جاتا
ہے ایک دن ایک عامل عاملون مین عمر رض سے ملاقات کو آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ لیٹے ہین اور غریبون کے بچے
اونکے پیٹ پر چڑھتے ہین اور کھیلتے ہین عرض کی کہ یہ حرکت خلافت کی شوکت کے لائق نہین ہے فرمایا کہ کیا
تو اپنی رعیت کے ساتھہ ایسا سلوک نہین کرتا اوسنے عرض کی کہ مین جسوقت دربار مین بیٹھتا ہون تو بڑے بڑے
گردن کش اسجگہہ میری ہیبت سے دم نہین مار سکتے ہین نہ یہ کہ فقیرون کے بچے میرے پیٹ پر کھیلین فرمایا تو
ہمارے کام کا نہین معزول ہو کہ ہم کو محبت و شفقت اپنے پیغمبر کی امت پر منظور ہے ریاست کی شوکت دکھلانا
منظور نہین اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بوڑھونکی عزت نکرے گا اور بچون پر رحم نکریگا
وہ میری امت مین نہین ہے اور حضرت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ حق تعالی کشادہ رو اور سہل گیر کو
دوست رکھتا ہے اور فرمایا کہ جس شخص نے کسی مسلمان کی حاجت روائی کی وہ ایسا ہے کہ گویا تمام عمر اوسنے
حق تعالی کی خدمت کی ہو اور فرمایا ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کسی غمگین کو راحت پہونچاے

یا کسی مظلوم کو ظلم سے چھڑانے حق تعالی اوس سے بہتر مغفرتین عنایت فرماوے گا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دن کو یا رات کو گھڑی بہر کے لئے مسلمان کے کام کے لئے جاتا ہے تو اوسکا کام نکلے خواہ نہ نکلے مگر اوس جانے والے کیواسطے وہ گہڑی بہر مسجد مین دو مہینے معتکف رہنے سے زیادہ افضل ہے تین گروہ یعنے جو بعد عزت کے ذلیل ہوا اور وہ تونگر جو فقیر ہووے اور وہ عالم جو جاہلون مین رہے جاہل اوسکے دشمن ہین اوسکی تعظیم نکرین یہ تینون قابل رحم وشفقت ہین چنانچہ حدیث مین وارد ہے **نظم** گفت پیغمبر کہ با این سہ گروہ ❊ رحم آرید ار ز سنگ و ار ز کوہ ❊ آنکہ او بعد از عزیزی خوار شد ❊ و آن تونگر ہم کہ بے دینار شد ❊ و آن سوم آن عالمے اندر جہان ❊ مبتلا گردد میان جاہلان ❊ زانکہ از عزت بخواری آمدن ❊ ہمچو قطع عضو باشد از بدن ❊ اور بعضی حدیثون مین مذکور ہے کہ میری امت کے ابدالون کو یہ منصب اعمالون کے زور سے حاصل نہین ہوتا بلکہ نفس کی سخاوت اور سینے کی صفائی اور مہربانی کرنے سے اللہ تعالی کی مخلوق پر اس مرتبہ کو پہونچے ہین اسی شفقت و رحمت کی بدولت موسے علیہ السلام خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے کہا فقیہ ابو اللیث نے کہ حکمت بیچ چرانے انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے بکریون کو پہلے آزمائش ہے بہائم پر تا آنکہ ظاہر ہووے شفقت اونکی اوپر خلق اللہ کے اور جب وے شفقت کرنے والے ہوتے ہین اوپر بہائم کے تو بناتا ہے اونکو انبیاء اور مسلط کرتا ہے بنی آدم پر اون کے دینی امور مین روایت ہے کہ موسے علیہ السلام نے حق تعالی سے پوچھا یا رب بای شیء اتخذتنی صفیا یعنے کس سبب سے مجکو برگزیدہ کیا فرمایا بسبب رحم کرنے تیرے ایک بکری پر جس وقت کہ چراتا تھا تو شعیب علیہ السلام کے بکریون کو اتفاق ایک بکری گلہ سے نکلی اور بہاگی تو بڑی محنت اور شفقت سے اوسکا پیچھا کیا اور اوسکو پکڑ کے اپنے گود سے لگا کر کہنے لگا کہ اے مسکین کیون مجکو ہلاکت مین ڈالا اور آپ بہی ہلاک ہوئی اور موسے علیہ السلام اسطرح کہنے لگے **نظم** کین رمیدن بہر چہ بود آخر ❊ وین دویدن ترا چہ سود آخر ❊ کوشش من کہ در قفاے تو بود ❊ نہ برای خود از براے تو بود ❊ گر ترا پا لود ا نگذاشتمے ❊ لطف خویش از تو باز داشتمے ❊ ہر گرگ و پلنگ خون آشام ❊ طعمہ چاشت بیشدے یا شام ❊ انگشت جا بگردن خود کردہ عزم رفتن بسوے مقصد کرد ❊ چون ندید ش ز رنج قوت تن ❊ ہا اگرفت برگردن ❊ بہ عتیت ز وقت ناخوشے و خوشی ❊ ہیچ کامے فزون ز بارکشی ❊ بارکش باش

تین گروہ قابل رحم و شفقت کے ہین ۱۲

حکایت شفقت موسیٰ علیہ السلام کی ایک بکری پر ۱۲

تا بروز شمار ؛ درسرای سرور یابی بار ؛ حق تعالی بخ درشبانی او ؛ دید آیین مهربانی او ؛ گفت با قدسیان کروبی ؛ کانکه خلقش بود بدین خوبی ؛ شاید ار قدر او بلند شود ؛ درجهان شاه ارجمند شود ؛ بر سر خلق سروریش دهند ؛ رہ بکوی پیمبریش دهند ؛ غرض حق تعالی نے فرمایا فلبرحمتك علی خلقی اصطفیك واکرمتك بالنبوة یعنے میری خلق پہ تیری شفقت کے سبب برگزیدہ کیا اور بزرگی دینی تجکو ساتہہ نبوت کے حدیث مین ہے ان اللہ یرحم عبدہ المومن برحمته العصفود یعنے اللہ تعالی رحم کرتا ہے بندہ مومن پر بسبب رحم کرنے اوسکے چڑیا پر **فائدہ** ہرچند کہ وصیت کا لفظ عرف مین خاص اوس چیز کے واسطے ہے کہ مرنیکے بعد فرماتے ہین لاکن قرآن کے عرف مین تاکیدی امر کو جابجا وصیت فرمایا چنانچہ ارشاد ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اور وصیت کی ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ سے نیکی کرنے کی پہلی وصیت سورہ انعام مین اسطرح ارشاد ہے اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا یعنے شریک نہ کرو اوسکے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنی اولاد مفلسی سے ہم رزق دیتے ہین تم کو اور انکو اور نزدیک نہ ہو بیحیائی کے کام کے جو کہلا ہوا وسمین اور جو چھپا اور مار نہ ڈالو جان جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ یہ بات نصیحت کرتا ہے تم کو ساتہ اوسکے تو کہ تم سمجھو ابن مسعود نے کہا جو کوئی یہ چاہے کہ حضرت کی وصیت دیکھے جسپر حضرت کی مہر لگی ہے تو وہ ان آیتوں کو پڑھے اور مت نزدیک جاؤ مال یتیم کے جسطرح بہتر ہو جبتک وہ پہونچے اپنی قوت کو اور پوری کرو ماپ اور تول انصاف سے ہم نہین تکلیف دیتے ہم کسی جی کو مگر موافق طاقت اوسکے اور جب بات کہو پس انصاف کرو اور اگرچہ ہو صاحب قرابت اور ساتہہ عہد اللہ کے وفا کرو ذٰلکم وصّکم بہ لعلکم تذکرون یہ بات نصیحت کرتا ہی تم کو ساتہہ اوسکے تو کہ تم نصیحت پکڑو اور یہ کہ یہ راہ میری سیدھی ہے یعنے متابعت پیغمبرون کی پس پیروی کرو اوسکی اور مت پیروی کرو اور راہون کی پس متفرق کر دینگے تم کو راہ اوسکی سے ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ یہ بات نصیحت کرتا ہے تم کو ساتہ اوسکے تو کہ تم پرہیزگاری کرو یہ خلاصہ ہے تمامی قرآن شریف کے مضامین کا جو اسپر عمل کریگا تو گویا قرآن کے تمامی احکام پر عمل کیا معالم التنزیل مین ہے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت محکمات سے ہے تمامی کتب مین کسی شئ نے اوسکو منسوخ نہین کیا اور یہ سب حرام ہین۔ النابر

اور یہ ام الکتب ہے من عمل بہن دخل الجنۃ جو اونپر عمل کرے جنت مین داخل ہووے ومن ترکہن دخل النار اور جس نے اونکو چھوڑ دیا داخل ہوگا دوزخ مین امام غزالی نے فرمایا کہ ایک بزرگ نے اپنے پیر سے کہا کہ مجکو کچھ وصیت فرمائے پیر نے کہا کہ اوصیک بوصیۃ اللہ رب العلمین لا ولین والاخرین یعنے مین تجکو وہ وصیت کرتا ہون جو حقتعالی نے سب اگلون پچھلون کو فرمائی ہے ولقد وصینا الذین اوتوا الکتاب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ یعنے ہم نے اِن لوگون کو وصیت کی ہے جو تم سے پہلے کتاب دئے گئے ہین اور تمکو بہی یہی وصیت ہے کہ تقوی کرو **ف** تقوے ایسی چیز ہے کہ کوئی مرتبہ مراتب سے دین کے اوسکو نہین پہونچتا ہے اور تمام حسنات اور صالحات اوسکے نیچے ہین وہ تعالی شانہ اپنے بندون کو وصیت فرماتا ہے۔ جو کوئی تقوی کرنا چاہے تو آنکہہ کی حفاظت نظر شہوت سے کان کی فحش اور غیبت سے زبان کی لغو و کذب و غیبت سے دل کی بُری نیتون اور طول امل اور حسد اور بدخواہی سے مسلمانون کے اور تکبر سے شکم کی حفاظت مال حرام اور شبہہ حرام شرمگاہ کی زنا و لواطت سے اور باقی اعضا کو سارے منہیات سے بچاوے تو اوسکو مراتب تقوی حاصل ہوتا ہے کسینے بعض صالحین کی موت کے وقت وصیت طلب کی اونہون نے کہا لازم کرو اس آیت کو ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون یعنے اللہ تعالی ایسے لوگون کے ساتہ ہے جو تقوی کرین اور اون لوگون کے ساتہہ ہے جو نیک کام کرین ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام نے اپنے فرزندون کو اپنے موت کے وقت توحید اور دین اسلام پر قائم رہنے کی وصیت کی تہی اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی ساتہ کتاب اللہ کے جیسا کہ دارمی و ابن ماجہ مین ہے اور تہی وصیت حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قریب وفات کے نماز کی اور عورت اور غلام باندی کے حق سے اور بزرگان دین کی وصیت اپنی اولاد اور گہروالون کو یہی تہی اَن اتقوا اللہ واصلحوا ذات بینکم واطیعوا اللہ ورسولہ ان کنتم مؤمنین یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ہم کو بہی ضرور ہے کہ موت کے وقت اپنی اولاد کو نماز کی حفاظت اور دین اسلام پر قائم رہنے اور خدا اور رسول کی فرمانبرداری کی وصیت کرین۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استوصوا بالنساء میری وصیت قبول کرو عورتون کے مقدمے مین یعنے اونپر شفقت کرین اور اون کی بجی

کبھی وبدمزاجی پر صبر کرے حکمت کی چال چلے نہ اون سے بالکل غافل ہوجاوے کہ ناہموار بنی نہ ہر بات
مین مواخذہ کرے کہ زندگی تلخ ہو اور آخر کو طلاق کی نوبت پہونچے شیخ بہاء الدین عاملی نے کہا کہ تین
آیتون مین غور و تامل کرنے کے لئے میرے والد نے وصیت کی پہلی آیت اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (۲)
تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُہَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَۃُ
لِلْمُتَّقِیْنَ (۳) اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَا یَتَذَکَّرُ فِیْہِ مَنْ تَذَکَّرَ وَجَاءَکُمُ النَّذِیْرُ حضرت علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا کہ نہین لائق ہے مسلمان مرد کو کہ اسپر تین راتین گذرین اِلَّا وَعِنْدَہٗ وَصِیَّۃٌ مگر
یہ وصیت اوسکی اوسکے پاس رہے جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسیکی امانت ہو اوسپر لازم ہے کہ اپنے پاس
اوسکی وصیت لکھ رکھے یہ واجب ہے ورنہ مستحب کسینے حضرت علیہ السلام سے وصیت طلب کی آپ نے فرمایا
عَلَیْکَ بِالْیَاسِ مِمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ تجھے چاہیے کہ لوگون کے مال سے ناامید ہو کہ اسی کا نام تونگری ہے
اور ایک شخص کو فرمایا جھوٹھ مت بولا کر معاذ بن جبل کو یہ وصیت کی کہ اپنے دین کو خالص اللہ کے واسطے
کر تجکو تھوڑا عمل کرنا کفایت کریگا اور جسوقت تجھسے گناہ صادر ہو تو اوسکے پیچھے نیکی کیا کر چھپی اور کھلی اور
دوسری حدیث مین ہے اور توبہ کر ظاہر گناہ کے لئے ظاہر مین اور باطن کے لئے باطن مین۔ پس کہا یا
رسول اللہ اور بھی زیادہ فرمائیے فرمایا اِسْتَحْیِ مِنَ اللّٰہِ کَمَا تَسْتَحْیِیْ مِنْ صَالِحِ جِیْرَانِکَ
شرم کر اللہ سے جیسا کہ شرم کرتا ہے اپنے ہمسایہ کے نیک بختون سے پھر کہا یا رسول اللہ زیادہ فرمایئے
فرمایا صَلِّ صَلٰوۃَ مُوَدِّعٍ کَاَنَّہَا اٰخِرُ صَلٰوتِکَ مِنَ الدُّنْیَا یعنے نماز پڑھ ایسی گویا کہ وہ آخر نماز
ہووے تیری دنیا سے (اگر کوئی اس نصیحت پر عمل کرے تو اوسکو بس ہے) پھر کہا زیادہ فرمایا عَلَیْکَ
بِکَثْرَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ وَقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ لازم کر اپنے اوپر ذکر الٰہی کو اور تلاوت قرآن کو پس وہ نور ہے
تجکو آسمان و زمین مین اور نظر کر طرف اوسکے جو تیرے سے کمتر ہے اور نہ نظر کر طرف اوس شخص کے جو تجھسے بڑھکر
اور دوست رکھ مساکین کو اور مل بیٹھ اون کے ساتھ اور صلۂ رحمی کیا کر برکت ہوگی تجکو تیرے مال اور
عمر مین وَقُلِ الْحَقَّ وَلَوْ کَانَ مُرًّا اور حق بات کہدے اگرچہ کڑوی لگے ابوذر کی حدیث مین ہے وَلَا تَخَفْ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ نہ ڈر بیچ اظہار دین خدا کے اور تائید اور تقویت اوسکی کے ملامت کرنیوالی

وصایائے سید المرسلین ۱۲

کہا ابوذر نے زیادہ فرمائیے۔ فرمایا ازرکھے تجکو لوگون کی عیبون سے وہ چیز کہ جانتا ہے تو اپنے نفس سے سے غافل
این خلق از خود بیخبرند لاجرم گویند عیب یکدگر ند اور یہ بھی آیا ہے کہ حکم کیا مجکو حضرت نے کہ نہ مانگون
کسی سے کچہ اور حکم کیا مجکو کہ بہت کہون لا حول ولا قوۃ الا باللہ روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام
نے فرمایا ہمیشہ وصیت کرتے رہے مجکو جبرئیل علیہ السلام حق ہمسایہ مین یہان تک کہ گمان کیا مین نے اوسکو
وارث کریگا اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو عورتون کے حق مین یہان تک کہ گمان کیا مین نے کہ حرام
ہوگی طلاق اونکی اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو غلامون کے حق مین یہانتک کہ گمان کیا مین نے کہ
ٹہراویگا اون کے لئے ایک وقت کہ آزاد ہو جاوینگے اوسمین اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو مسواک
کے یہانتک کہ گمان کیا مین نے کہ وہ فرض ہے اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو نماز کی جماعت مین یہانتک
گمان کیا مینے کہ قبول نہین کرتا اللہ تعالی نماز کو مگر جماعت مین اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو رات کے اوٹھنے
کی یہانتک گمان کیا مین نے کہ رات کو سونا نہین اور ہمیشہ وصیت کرتا رہا مجکو ذکر خدا کا یہان تک گمان
کیا مین نے کہ نہین فائدہ دیتی ہے کوئی بات مگر اسکے ساتہ ابراہیم ادہم سے کسینے وصیت چاہی فرمایا کہ آدمیون
سے علیحدہ رہا کر اور آدمیون کے ساتہ رہا کر یعنے کاملون کے ساتہ رہا کر اور ناقصون سے دور ہو لقمان
علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا کہ بیوقوف کے ساتہ مت بیٹھا اور نہ دورخی آدمی سے بول اور بدون تعجب
کے مت ہنس اور بدون حاجت کے مت پہر اور جس چیز سے کچہ فائدہ نہو اوسکا حال مت پوچہہ اے فرزند جو
رحم کرتا ہے اوسپر رحم ہوتا ہے اور جو خاموش رہتا ہے سلامت رہتا ہے اور جو اپنی زبان نہین روکتا وہ
ندامت اوٹھاتا ہے ایک شخص نے محمد بن کرام سے وصیت چاہی تو اونہون نے فرمایا کہ اپنے خالق کی رضا
مین اتنی کوشش کرنی چاہئیے جتنی اپنے نفس کی رضامندی مین کوشش کرتے ہو کسینے حسن بصری سے
وصیت طلب کی فرمایا ہر چیز مین اللہ کے کام کو غالب کر عزت دے تجکو اللہ ابراہیم ادہم نے کہا کہ میرے پاس
چند مہمان آئے گمان کیا مینے کہ وہ ابدال ہین پہر کہا مین نے وصیت کرو مجکو یہان تک کہ ڈرون مین اللہ
سے مانند ڈرنے تمہارے پس کہا وصیت کرتے ہین ہم سات چیز کی (۱) جس کی بات چیت بہت ہووے
پس نہ امید رکہ اوسمین بیداری دل کی (۲) جسکا کہانا زیادہ ہووے پس نہ امید رکہ اوسمین [illegible]

وصایا سے جبرئیل امین ۱۲

وصایا سے سلف صالحین و علما و مشائخین ۱۲

(۳) جس نے لوگون سے زیادہ اختلاط کی پس نہ امید ہے اسمین حلاوت عبادت کی (۴) جس نے دوست رکھا دنیا کو پس نہ امید ہے اسمین خاتمہ کی ایمان پر (۵) جو ہووے جاہل پس نہ امید رکھو حیات قلب کی (۶) جس نے اختیار کی صحبت ظالم کے پس نہ امید ہے ستقامت دین کی (۷) جس نے نطلب کی خوشنودی اللہ کی پس نہ امید ہے خوشنودی پروردگار کی اور بہی اونہون سے کسینے وصیت طلب کی کہا البتہ بکشای وکشادہ دربند اور بہی اونہون نے کہا ہے کہ بیت المقدس کی طرف سیر کرتا تہا سو ملاقات ہوئی سات شخصون کے سلام کیا مینے اونپر اور کہا نصیحت کرو مجکو تاکہ نفع دیوے اللہ تعالی اس سے اونہون نے کہا کہ جو چیز اللہ سے تجکو کاٹے تو اوسکو کاٹ دے کہا مین نے زیادہ کرو رحم کرے اللہ تمپر کہا کہ لا ترج غیر اللہ ولا تخف احدا سوی اللہ یعنے مت امید رکھہ سوائے اللہ کے اور نہ ڈر کسی سے سوائے اللہ کے کہا مین نے اور فرمائے رحمکم اللہ فرمایا جس چیز کو اللہ دوست رکھتا ہے تو بہی دوست رکھہ وکل ما یبغضہ اللہ تعالے فابغضہ اور جس چیز سے کہ بغض رکھتا ہے اللہ تعالی تو بہی دشمن رکھہ اوسکو کہا مینے اور زیادہ فرمائے فرمایا لازم ہے تجہپر دعا اور زاری اور رونا تنہائی مین اور تواضع اور خشوع اور رحم اور خیرخواہی مومنون کے لیئے پہر کہا مین نے زیادہ فرمائے رحمکم اللہ کہا اونہون نے یا اللہ حائل کر دے درمیان ہمارے اور اس شخص کے کیونکہ اسکے سبب ہم تیری یاد سے باز رہے پس گم کیا مین نے اونکو عمر بن العزیز نے میمون بن مہران کو تین باتون کی وصیت کی اول نماز مین قصور مت کر کہ بے نمازی کو دو جہان مین کچہ قدر نہین (۲) ظالم کے ساتہ کسی حال مین موافقت مت کر کیونکہ یاری ظالمون کی سوائے عقوبت کے کچہ نہین (۳) خدا تعالی کو اوسکے وعدہ مین استوار جان انہار المفاخر مین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے یہ وصیت ہے امش تحت ظل کتاب اللہ عزوجل وسنت رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنے چل نیچے سایہ کتاب اللہ کے اور سنت رسول اللہ کے اور بہی فرمایا اصحبوا العلماء المتقین یعنے ساتہ بیٹہو علماء پرہیزگارون کی پس صحبت اونکی برکت ہے تمہارے لئے اور مت بیٹہو صحبت مین اون عالمونکی جو نہین عمل کرتے ہین ساتہ علم اپنے کے پس صحبت اونکی تمہارے لیئے شومیت ہے وصیت میرزا مظہر جان جانان طالب حق در متابعت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لباس تقوی وطہارت بیارا و بر ملازمت عزیمت

اہل سنت و جماعت از ظلمت ہوا و بدعت بدر آ و ہمیشہ احوال خود را بر کتاب و سنت عرض نما اگر قبول افتد مقبول و اگر رد افتد مردود و بر حدیثے صحیح کہ از نظر گذر دیہا انکن بر مواظبت عمل آن بکوش حج الا ہر قدر کہ توانی بران عمل نمائی اگرچہ در تمام عمر یکبار باشد از نوران محروم نمانی و از لزوم خلوت صفائی وقت حاصل باید نمود و تا توانی نیک و بد را بچشم احتقار و انکار نہ نگر و اگرچہ سگ و گربہ باشد ۵ ازان بسر ملائک شرف داشتند کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند ؎ و بر طاعت و عبادت خود مغرور نباید بود۔ اور حضرت جانجاناں رح ہر روز در دو کلمہ استغفار ہزار ہزار بار پڑھنے کے لئے فرماتے تھے طالب حق کو چاہیے کہ اپنے نفس کے شر سے بے فکر نہ رہے سفیان بن عیینہ نے کہا ہے کہ آدمی کو اتنا ہی شر کافی ہے کہ اپنے نفس کا فساد دیکھے اور اوسکی صلاح نکرے ذی النون مصری نے کہا سب سے زیادہ اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا وہ شخص ہے جو اپنی زبان کو زیادہ روکے حدیث میں ہے کہ تکلیف کی چیز کو راستے سے ہٹا دینا ایمان کی شاخون سے ہے تو اہل طریقت کے پاس کوئی چیز بدتر نفس سے نہین ہے ۵ ہیچ اذی براہ خلق خدا ؎ نیست بدتر ز نفس بد فرماے ؎ منصف و متصف بہوش و خرد ؎ خلق را نیک دید و خود را آ لائق ہے مرید کو کہ ہر چیز مین اوسکی نیت اللہ تعالی کے واسطے ہو یہانتک کہ اوسکے کہانے اور پینے مین جب سب چیز اللہ کے واسطے ہونگی تب نفس نافرمانی نکریگا اور جو کچھ نفس سے اللہ تعالی کیواسطے معاملہ اور اخلاص چاہینگے سب قبول کریگا اور وقت کی رعایت کرے حسن بصری کہتے ہین جنے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ اپنی ساعات کو اس سے زیادہ سنبھالتے تھے اور محافظت کرتے تھے جیسے تم مین سے لعل و یاقوت کی محافظت کرتے ہین وصیت محی الدین بن عربی جس جگہ کہ بندہ سے گناہ صادر ہوا ہووے اوسجگہہ سجادہ تا آنکہ عبادت بہی اوسجگہہ کرے تاکہ وہ جگہہ جب اوسکے گناہ پر گواہی دیوے تو عبادت کی بہی گواہی دیگی حدیث مین ہے اتبع السیئۃ الحسنۃ تمحہا قولہ تعالی ان الحسنت یذھبن السیات ذلک ذکری للذاکرین ذکر خدا پوشیدہ اور علانیہ ظاہر مین اور باطن مین کرے اور بہترین ذکر لا الہ الا اللہ ہے اسی ذکر کی تعلیم موسے علیہ السلام کو ہوئی تہی میزان مین بہت بہاری ہوگی اور ما لوں مین کچھ عبادت کرے گو کہ پاؤ گہڑی ہو یا دو ہی رکعت ہو کہتے ہین کہ دنیا مین نشان نیک بخت کا یہ ہے کہ بندگی اوس

اور طاعت کی تکلیف اوسپر آسان ہو اور مخالفت اور گناہون کی راہ اوسپر بند۔ اور بدبخت کا نشان یہ ہے کہ عبادت بہت بھاری معلوم ہوتی ہے اور گناہون سے دل دردمند نہین ہوتا ہے جو کوئی اپنے نفس پر دروازہ ایک نیکی کا کہولتا ہے تو اللہ تعالی اوسپر ستر باب توفیق کے مفتوح کردیتا ہے اور جو شخص اپنی جان پر دروازہ ایک بدی کا کہولتا ہے تو اللہ تعالی ستر دروازے خذلان کے اوسپر کشادہ کردیتا ہے اور اوسکو خبر نہین ہوتی ہے۔ آپکو بار مظالم عباد سے سبکدوش کرے اور بوجہ اس گناہ کا سر پر نہ اوٹھاوے کیونکہ ظلم روز قیامت مین اندھیرا ہوگا بعض سلف نے کہا کن وصی نفسك ولا تجعل الناس اوصیاءك کیف تلومهم ان یضیعوا وصیتك وقد ضیعتها فی حیاتك یعنے ہو تو وصیت کرنے والا اپنے نفس کا اور نہ بنا لوگون کو وصیت کرنے والے آپکو کس لئے ملامت کرتا ہے اونپر جو تیری وصیت کو ضائع کرتے ہین حال یہ کہ ضائع کرتا ہے تو اپنی حیاتی مین سفیان ثوری جعفر بن محمد الصادق کے پاس گئے اور کہا علمنی یا ابن رسول اللہ مما علمك اللہ آپ نے فرمایا جبوقت کہ صادر ہو گناہ پس پر لازم کر استغفار کو اور جبوقت کہ حاصل ہووے نعمتین پس لازم کر شکر کو اور جبکہ مغموم ہووے پس کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ حدیث مین ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اکثر اوقات سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ پڑھتے تھے اسمین بڑی فضیلت ہے ہر ایک کو ضرور ہے اسکا ورد رکھے امیر المومنین علی نے سے کسینے نصیحت طلب کی آپ نے فرمایا لا تکن ممن یرجوا الآخرۃ بلا عمل یعنے مت ہو مانند اوس شخص کے کہ امید رکھتا ہے آخرت کی بلا عمل اور امید رکھتا ہے توبہ کی ساتھ طول امل کے دنیا مین ابدون کے قول کے مانند کہتا ہے اور عمل کرتا ہے اوسمین ساتھ قول رغبت کرنے والون کی دوستی رکھتا ہے صالحون کی اور نہین کرتا ہے اون کا عمل اور بغض رکھتا ہے گنہگارون سے حالانکہ وہ بھی گنہگارون سے ہے خوش ہوتا ہے اپنے نفس سے جبوقت کہ عافیت دی جاتی ہے اور بے آس ہوتا ہے جبوقت کہ بلا مین مبتلا ہوتا ہے حاتم اصم سے کسینے موعظت چاہی فرمایا اذا اردت ان تعصی مولاك فاعصه فی موضع لا یراك یعنے جس وقت کہ ارادہ کرے تو نافرمانی خدا تعالی کی تو نافرمانی کر ایسی جگہ مین جہان حق تعالی تجھکو نہ دیکھے یہ بات تو ممکن نہین پس ہرگز نافرمانی نکر۔ وصیت مولوی معنوی سے

جلال الدین رومی اوصیکم بتقوی اللہ فی السر والعلانیۃ وبقلۃ الطعام وقلۃ المنام وقلۃ الکلام
وھجران المعاصی والاثام ومواظبۃ الصیام ودوام القیام وترک الشھوات علی الدوام و
احتمال الجفاء من جمیع الانام وترک مجالسۃ السفھاء والعوام ومصاحبۃ الصالحین
الکرام وان خیر الناس من ینفع الناس وخیر الکلام ما قل ودل والحمد للہ وحدہ

بیان احسان یعنے تصوف ۱۲

جاننا چاہیے کہ مدار دین کا اور اوسکے کمال کا ایمان واسلام واحسان پر ہے ایمان واسلام کا بیان ہو چکا مجمل
بیان احسان ہی پر ضرور ہے احسان کے معنے حدیث جبرئیل جسکو ام الاحادیث اور ام الجوامع کہتے ہین اسمین یون
ارشاد ہے ان تعبد اللہ کانک تراہ یعنے بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو پس اگر نہین دیکھ سکتا
تو اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھکو حضرت نے احسان کے دو درجے فرمائے اعلے درجہ تو یہ ہے کہ عبادت مین
ایسا حضور ہو کہ گویا خدا کو دیکھتا ہے اسکو مشاہدہ کہتے ہین اور ادنی درجہ یہ ہے کہ یہ تصور کرے کہ خدا مجکو دیکھتا
ہے اسکو مراقبہ کہتے ہین اس تصور مین ہی کمال تعظیم اور نہایت ادب اور حیا اور شوق اور حضوری حاصل ہوگی
ممکن نہین کہ اس تصور مین آدمی ادب چھوڑے یا ادھر اودھر التفات کرے جیسے بادشاہ اگر کسیکو دیکھتا ہو تو
کیا ممکن ہے کہ وہ ہاتھ پانو ہلاوے یا نظر کو ادھر اٹھاوے معلوم ہوا کہ تصوف احسان کا نام ہے ظاہری اعمال
کو اسلام کہتے ہین اور دین اور شریعت اسلام اور ایمان اور احسان کے مجموعے کا نام ہے فقہ اور تصوف اور
عقائد لازم ایک دوسرے کے ہین اور فقہ بغیر تصوف کے تمام نہین ہوتی اسلئے کہ عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کے
تمام نہین ہوتا اور یہ دونون بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہین مانند روح وبدن کے کہ کوئی انمین سے بدون دوسرے کے
وجود نہین پکڑتا فرمایا ہے امام مالک نے کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہوا پس زندیق ہوا جیسے بڑا بدین اور جو فقیہ ہوا اور
صوفی نہ ہوا پس زاہد خشک ہوا اور جسنے دونو حاصل کئے پس محقق ہوا کمال ایمان یہی ہے باقی سب گمراہی اور جو
علم التصوف کا انکار کرے اسپر سوء خاتمہ کا خوف ہے لائق یہ ہے کہ اوسکی تصدیق کرے اور اوسکی اہل پر تسلیم کرے
عمدہ مطالب صوفیہ چند چیزین ہین ایک تصفیہ قلب تعلق سے ماسوی اللہ کے اور غرق ہونا ذکر مین اللہ کے یہانتک کہ ذکر اپنے
نفس کو بھی فراموش کرے اس حالت کو تصوف مین یادداشت اور دوام حضوری کہتے ہین اور زبان شرع مین
اس حالت کو ساتھ احسان کے تعبیر کرتے ہین تعبد اللہ کانک تراہ الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ متفق ۱۳۹

فسد الجسد کلہ الا وھی القلب وہ جو حدیث مین ہی کہ بندہ جب گناہ کرتا ہے ایک نقطہ سیاہ اوسکے دلپر رکھا جاتا ہے یہان تک کہ سیاہی اوسکے تمام قلب کو گھیر لیتی ہی ضد ہی صلاح دل کی ہی دوم تزکیۂ نفس اخلاق رذیلہ سے اور سنوارنا اسکا ساتھ اوصاف حمیدہ کے اسکو زبان تصوف مین ساتھ فنا اور بقاے نفس کے تعبیر کرتے ہین مالا بد منہ مین ہے خیال نکیا چاہئے کہ حقیقت خلاف شریعت ہے یہ بات جہل و کفر ہے بلکہ یہی شریعت اولیاء اللہ کی خدمت مین اور رنگ پیدا کرتی ہے جب نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے تو یہی شریعت اوسکے حق مین مغز ہو جاتی ہے اور اوسکی نماز خدا کے نزدیک اورون کی لاکھہ رکعت سے بہتر ہوتی ہے حدیث عن ابن مسعود رضہ ان الرجل من ھذہ الامۃ یبلغ عملہ یوما واحدا اثقل من سبع سموات وسبع ارضین فی الوزن سہل تستری فرماتے ہین ہماری اصول سات ہین تمسک بکتاب اللہ اقتدا بسنت رسول اللہ اکل حلال کف اذا اجتناب معاصی توبہ ادا حقوق اے عزیز یہ راہ بہت مشکل ہے مگر جسپر اللہ تعالی فضل کرے یہ راستہ بجز مجاہدہ کے طے ہو نہین سکتا جو مجاہدہ کریگا اس راستے کو پاویگا اسپر حق تعالے کا ارشاد ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہمارے کام مین تو ضرور راہ دکھلاتے ہین ہم اونہین اپنی راہین اور تحقیق کہ اللہ تعالی نیک کام کرنے والون کے ساتھہ ہے **فائدہ** جتنے کام دنیا کے ہوتے ہین آدمی اونکے لئے محنت کرتا ہے کبھی حاصل ہوتے ہین اور کبھی محنت بیکار جاتی ہے پھر بھی آدمی محنت کرنے مین نہین تھکتا ہے اور یہان جب اللہ تعالی نے کوشش کرنیکا حکم فرمایا اور اپنا راستہ بتلانے کا وعدہ کیا ہے وعدہ حق تعالی کا یقینا سچا ہے اسکو ضرور ہے کہ فرمانے کے موافق عمل کرے تاکہ وعدے کے موافق ثواب پاوے ہماری غفلت اور نادانی ہی کہ یقینی کو چھوڑین اور شک مین تمام عمر کھودین جبکہ بندہ ضعیف اپنے ذمہ کی چیز کو ادا کرتا ہے تو اسبات کا گمان ہی نہین ہو سکتا کہ پروردگار غنی اور رحیم اوسکو ضائع کر دیوے امام قشیری نے فرمایا کہ جو لوگ آراستہ کرتے ہین اپنا ظاہر مجاہدات سے آراستہ کر دیتے ہین ہم اونکا باطن مشاہدات سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اللہ یحب معالی الامور ویکرہ سفسافھا ابو بکر واسطی فرماتے ہین جو کوئی کوشش کرتا ہے میرے طلب مین تو مین اوسے اپنے پا جانے کی راہ بتاتا ہون ؎ اگر در جستجوی من شتابی ٭ مرا خود بر وجود ی باز یابی ٭ جان اے عزیز کہ سلوک کہتے ہین اللہ کی راہ چلنے کو سو سالک ایسی راہ چلے کہ اوس راہ کے چلنے سے ایسا حال ہو جاوے کہ اللہ تعالی ہر دم حاضر اور موجود اور پاس اور ساتھ معلوم ہو اسطور پر کہ گویا اوسکو دیکھتا ہے جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا حال تہا اور

معنی آیۃ والذین جاہدوا فینا

یہی مقام مشاہدہ کا ہے غرض اوسکی حضوری کے طلب کے طریقون کو دو ہی امر مین منحصر جانتے ہین یعنے ذکر اور تلاوت یقین
جب ذکر دائمی سے حضوری اللہ کی حاصل ہوتی ہی تو ہم صحبتے اور ہم نشینی کا حکم پیدا کرتا ہے اور اوس ذات پاک کی
صفتین بشریت کی صفتون پر غالب ہو جاتی ہین اور اوس خالق کے فعل بندے کے فعلون پر حاکم ہو جاتے ہین یہ مرتبہ نفل
عبادت کی کثرت سے ہوتا ہے اور جو کوئی اللہ جلشانہ کا تقرب ڈھونڈھتا ہے تو حق تعالی بہی اوسکے نزدیک ہوتا ہے حدیث
مَنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا اسپر دلیل ہی پس حق تعالی کی ذات پاک کا خاصہ ہی کہ اپنے یاد
کرنیوالے کی طرف خود نزول فرماتا ہے اور اوسکے نزدیک ہوتا ہے نظم تو خاصہ زما باش کہ زما بنز ترا ئیم ؛ وز بہر دو جہان مقصد
مقصود تو ما ئیم ؛ گر یک قدم از روی طلب سوی من آئی ؛ ما صد قدم از راہ کرم پیش تو آئیم ؛ غفلت کو راہ نہ دیو جب ہو سکے
بندے سے غافل نہو وی تو کس طرح بندہ مولی سے غافل ہووے وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ ؎ یک چشم زدن غافل ازان
ماہ نباشی ؛ شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی ؛ اللہ سے غفلت میں رہنا دخول نار سے بہی سخت ہی غفلت قلب حق سے اعظم
عیوب ہے اور اکبر ذنوب ولو کانت امارمن الامات او لمحۃ من اللمحات اگرچہ ایک لحظہ بہر ہو بعض عابدون سے ہے کہ مین
حق تعالی سے شرم کرتا ہون اسبات سے کہ وہ مجکو غفلت مین دیکھے اور وہ میری طرف متوجہ رہے رفع غفلت کے لئے
مریدون کا پہلا شغل پاس انفاس ہی وہ یہ کہ اپنے دمون پر واقف ہو جاوے پہر جب باہر نکلے تو اوسکے نکلنے کے ساتھہ
لَآ اِلٰهَ کہے گویا ہر چیز کی محبت کو سوائے خدا کے اپنے باطن سے نکالتا ہے اور جب اندر کی طرف اوسکے داخل ہونیکے ساتھہ
اِلَّا اللّٰه کہے گویا تو داخل کرتا ہے اور محبت آلہی کو ثابت کرتا ہے اپنے دل مین اور بعض بزرگون کے پاس یہ ہوسنے اور بعض
یا حی یا علیم یا حی یا قیوم سے پاس انفاس کرتے ہین یعنے لفظ مبارک ہو کو سانس کے اوپر کہینچے اور لفظ ہو سے ساتہ
سانس کو چہوڑ دے اس ذکر کے خیال اور دہیان سے ایسی کثرت اور مشق کرے کہ دم ذاکر اور مستغرق بذکر ہو جاوے نظم
اگر تو پاس داری پاس انفاس ؛ بسلطانی رسانندت ازین پاس ؛ ترا یک پند بس در ہر دو عالم ؛ نجانت بر نیاید بی خدا دم
عبادت اہل معرفت کی پاس انفاس ہی العزیز جب ایک دم غفلت مین گذرتا ہے تو پہر اوسکو قضا نہین ؎ وقت حیات
مشو غافل از انفاس عزیز ؛ نیست زانہا کہ پس از فوت قضا خواہی کرد ؛ جان کہ یہ انفاس تیرے لئے مانند خزانہ خالی
کے ہین تاکہ تو اس خزانہ مین نقد رکہے سو وہ نقد ذکر آلہی ہے جس سے بازار حشر مین اہل محشر کی آنکہہ روشن ہو وین اور
حور و غلمان جواہر ذکر سے زینت لیوین اگر آدمی بدبختی سے ان انفاس کو کہ فی الحقیقت گوہر بے بہا ہین ضائع کرکر

اسکی آنکھ اشک ندامت سے بھر آینگے اور بہت پچہتا ویگا **نظم** ہر نفس چون خزینہ الیست ہی ٭ تا نو نقدے دران خزینہ نہی ٭
گر بیاد خدا زگوہر و دُر ٭ سازی آن مخزن ہی راپُر ٭ چون ببازار حشر بکشا یند ٭ کہ دران ہر چہ ہست بنمایند ٭
بازار ازان شود گلشن ٭ چشم بازاریان ازان روشن ٭ حور و غلمان بر ندزان مایہ ٭ حسن خود را کنند پیرایہ ٭ ور ز قبح
خصال سو فعال ٭ نہی آنجا ز جہل سنگ و سفال ٭ در گذاری ز دست اقبالی ٭ ہمچنان آن خزینہ را خالی ٭ پر شود
چشم تو ز اشک ندم ٭ وانشست بر ز ندز سینہ علم ٭ کہ چرا قدر کم شناختمش ٭ گنج در و گہر نساختمش ٭ عارف کی ر اندہ درگاہ
ہونیکی ایک علامت یہ ہے کہ وہ اللہ کے ذکر سے منقطع ہوجاے ٭ حدیث مین ہے کل نفس اذا خرج بغیر ذکر اللہ
فہو میت یعنے ہر نفس جو وقت کہ نکلے بغیر ذکر الٰہی کے پس وہ میت ہے سفیان بن عیینہ نے کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
بمنزلہ پانی کے ہے دنیا مین جسکے پاس یہ نہین ہے وہ مردہ ہے اور جسکے پاس یہ ہے وہ زندہ ہے اللہ نے بندون پر کوئی
نعمت اس سے بڑھکر نہین کی کہ انکو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ سکہایا لا الہ الا اللہ کنز من کنوز الجنۃ.
لا الہ الا اللہ افضل الذکر ہے اور افضل الحسنات ہر مومن کو چاہیے کہ اس کلمہ طیب کی مداومت کرے اس
کلمہ کو تعبیر قلب مین ہر وصف فہیم راسخ فی الباطن سے بڑی تاثیر ہے قول لا الہ الا اللہ لا یترک ذنبا ولا
یشبہ عملا اس حدیث مین دلیل ہے اسبات پر کہ یہ کلمہ واسطے اپنے قائل کے کسی گناہ کو باقی نہین چھوڑتا ہے بلکہ بطفیل
اس کلمہ کے اللہ سارے گناہ قائل مخلص کے بخشدیتا ہے یہ کلمہ سارے اعمال پر فائق ہے کہ عمل مشابہ اوسکے نہین اور نہ اوسکے
درجہ تک پہونچتا ہے کوئی سا عمل ہی جان کہ مراتب ترقی روح انسانی پانچ ہین (۱) مومن (۲) عابد (۳) زاہد (۴) عارف
(۵) ولی جب تو پہلے درجہ ہی مین ناقص رہا تو ترقی درجات کی کہان پہونچا حالانکہ آخرت کے بڑے بڑے درجے ہین وللاٰخرۃ
اکبر درجات واکبر تفضیلا جان اے عزیز کہ انسان قابل جمیع صفات ہے جس طرف رغبت کرے اوسمین کمال کو
پہونچتا ہے جامی فرماتے ہین گر بخوی فرشتہ آری روے ٭ ور دگرد فرشتہ سیرت و خوی ٭ ور زند فعل دیوا زوے سر ٭ شود
از فعل بد دیو بتر ٭ بشر جب ترقی پاتا ہے تو ملک مقرب کو اسمین حیرت ہوتی ہے تعجب سے کہتے ہین خاکی در پاکی خود از کجا
تا بکجا شد غلغلہ ملکوت مین پڑ جاتا ہے اور وہ حق کے ساتہ قرار و آرام مین رہتا ہے یہ مرتبہ انسانکو اوسوقت حاصل ہو
کہ لذات فانی دنیا سے دل نہ لگاوی اور محنت مجاہدہ و مشقت عبادت پر صبر کرے اور خلاف نفس بد فرما کا کرے بیراستہ سلوک کا
سخت دشوار ہے اسمین پڑنا بڑی سعادت ہے اگر منزل پر نہ پہونچے راہ مین مرجاوے شہید اکبر ہوجاوے چونکہ مولف نے لفظ الصبر

سلک تقوی القلوب مین لکھی ہیں اسلئے یہان اوسکی گنجائش نہین طالب حق کو چاہئے کہ کسی عالم دیندار حق پرست جو بدعت سے دور ہے اور یاد حق مین مشغول جسکے دیکھنے سے اور احوال واقوال سے اوسکی خدا یاد آوی ایسے بیعت کرے اور اوسکی ہاتھ پر تمامی گناہون سی توبہ کرکے طریقۂ ذکر سیکھے اور روز بروز ذکر الٰہی مین ترقی کرے بڑی معرفت یہی ہے کہ درمیان تیرے اور معاصی کے دیوار آہنی اوٹھا وے صاحب مسلک الاتقیا شیخ عزیز الدین بن عبد السلام نقل کرتے ہین کہ عاقل کو اسبات مین شک نہین کہ علم بزرگ ہوتا ہے بسبب شرف معلوم کے اور ثمرات اوسکے کے پس علم ساتھہ اللہ کے اور صفات اوسکے اشرف ہے ہر طرحکے علم سے اس جہت سے کہ متعلق اوسکا اشرف معلومات اور ثمرہ اوسکا افضل ثمرات ہے پس معرفت احسن واشرف علوم ہے غرض جو کوئی اپنی ہمت کو بلند کرے اور سستی کو راہ ندیوے اور اس کتاب کو پڑھے اور اوسپر عمل کرے تو انشاء اللہ نور ایمان واعمال صالحہ وذکر دائمی سے دل اوسکا منور ہووے خوشخبری جنت کی ملے ثواب بحساب مغفرت اور اجر عظیم اور رزق کریم عنایت ہو قیامت کے دن غم نکہاوے اعمال اوسکے ضائع نہووین زندگی پاکیزہ پاوے جنت الفردوس کا وارث بنے اور بہت سی کرامات حاصل ہون انکا محبت دلومنین ایمان والون کے درجات عالیہ قدر دانی حق تعالی کے کیسا بڑا شرف ہے بدل جانا گناہونکا نیکیون سی مرادون کو پانا شامل ہونا نیک بختون مین قبول دعا داخل ہونا جنت الخلد مین سنوارنا حال کا بہترین خلائق ہونا بشارت موت کے وقت حسن خاتمہ آن فوائد مین کسیکو شک ہو تو عملوا الصالحات کی آیتون مین جو قریب ساتھہ کے مذکور ہین دیکھو اس سے زیادہ پاوگے۔ امیدہی نیک بخت مومن بہائیون اور بہنون سے اور میرے احباب اور اولاد سے کہ اس کتاب کے مضامین مین تامل فرماکے تا بمقدور گناہون سے دور رہین اور اعمال صالحہ بجا لائین اور ذکر دائمی اور محبت الٰہی وحضرت رسالت پناہی مع درود شریف کے لازم جانین اور مولف مسکین کے حق مین دعاء مغفرت کرین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد خاتم النبیین وشفیع المذنبین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین وعلی جمیع عباد اللہ الصالحین!

اللھم صل علی سیدنا محمد طب القلوب ودوائھا وعافیۃ الابدان وشفائھا ونور الابصار وضیائھا وعلی آلہ وصحبہ وسلم

جو کہ مطالب تیز براوج فلک دوستو اب اسکا اوج کرو	نزجمی سے آئی اوتر ارض تک خلق کو سمجھاؤ خود اسکو پڑہو

فہرست مطالب مطلع البدر تفسیر سورۃ العصر

صحت نامہ کتاب مطلع البدر تفسیر سورۃ العصر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۲	بمبعوث	بعثة	۳۳	۱۹	سفے من الاجل	یعنے نقص من الاجل
۳	۱	ہندو	ہندوون پر	۳۵	۱۹	ہٰذا ہٰذا	ما ہٰذا
"	۴	مدس	مدعی	۲۶	۵	علی تقدیس وبنیارکہ	علی تقدیس وبناک
۴	۱	گر	اگر	۲۷	۱۴	الخسران لیالیا	الخسران خسران لیالیا
"	۱۰	ذکراللہ	ذکرہ اللہ	۲۷	۲۰	یعنی	یعنی
"	[illegible]	قوت منکر	قوت منکر	۳۰	۱۵	غافل	غافل
"	۱۸	اور فعل سنت	اور وقوع فعل سنت	۳۳	۱	ماتعت کلام	مخالفت کلام
۱۶	۱۴	قوم علیہ السلام	قول علیہ السلام	"	۱۲	النسیت	النسبت
"	۱۱	گرم ہو	گرم ہوا	"	۱۹	مذہبہ	مذہبہ
۱۷	۱۸	صحبت	صحابہ	"	۲۰	مشغول نرہین	مشغول رہین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۳	۲۱	تضرع	تضرع مین رہے
۳۴	۱۵	چنیرے	چنیر سے
۳۶	۷	سوز نام	سوز نارم
″	۹	حضرت اپنی	حضرت کی
۳۷	۴	کونوا	وکونوا
″	۱۹	ہین	مین
۳۸	۱۱	نیار کہا	تیار کہا ہے
۴۱	۱۴	صندرلالاسلام	صندرۃ للاسلام
۴۲	۲۱	قوم کے ارشاد	قوم سے ارشاد ہی
۴۳	۱	ہوا اسکے	سوا اسکے
۴۵	۵	انشاءالله	الله عزوجل
″	۹	نباتے ہین	بتاتے ہین
″	۱۱	خسیس وینا دنیا	خسیس دنیا کو
″	۱۳	سعادت سریہ	سعادت سرمدیہ
۴۶	۱۰	سناتھ اونکے	ساتھہ اون کے
۴۷	۱۱	از اجلم	از اجل
۴۸	۱	ضالح	عمل صالح
″	۱۳	کثیر	کثیرا
۵۳	۲	مسلما	معلما
۵۵	۱۸	مین نے علم سے	یعنے علم سے
۵۶	۳	فازوالبسبہ	فازوا لبسبیہ
۵۷	۸	ہرکہ من شد	ہرکہ دراتباع من شد
۵۸	۱۶	آتش ماتہہ	آتش ماتہہ مین
۵۹	۱۷	بلونیفے والے	بلانے والے
۶۱	۴	سوحساب	سوءحساب
۶۳	۱۸	الوصالت	الوصالت
۶۵		کیچشہ	کچہرا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۶۷	۱۱	لان	لاانّ
۷۲	۱	ہرگرگان	بزرگان
″	۱۶	جسنے دیا	جسنے کچہہ صدقہ دیا
۷۶	۱۴	مسلمان کپڑا	مسلمان کو کپڑا
۷۹	۷	سبحان الله لااله	سبحان الله والحمدلله ولااله
۸۱	۱۳	یاانس من بات	یاانس من بات
۸۲	۱۶	من ذاالذی	من ذاالذی یقرض الله قرضا حسنا فیضاعفه له اضعافا کثیرة
۸۳	۷	ان نسلیم الناس	ان تسلم الناس
″	۲۱	تا بمقدو	تا بمقدور
۸۷	۹	ذوکرزند	ذوکر زہد
۸۸	۱۰	لعلی لا ابلغه	لعلی لا ابلغه
″	۱۴	ہرچیز کے سامنے	ہرخیر کے سامنے
″	۲۱	عاقل	غافل
۹۰	۴	وفد	وفدا
۹۱	۴	یا اونے	یارون نے
۹۳	۳	نبات	نیات
۹۵	۱۷	بےتاب داوہ	بےتاب دارد
۱۰۴	۱۵ ۱۶	انس کان	انس وعذناه
″	۱۸	نصرۃ دنیا	نصرۃ دنیا مین برابر ہوگا اسکے جسکو ہمنے فایدہ دیا ہو اسکو زندگانی دنیا کا
۱۰۸	۱۳	ولقوانی	وقعوا
″	۲۱	القوم الکفرین	القوم الفسقین
۱۱۱	۸	سیاہی شرک ہے مگر اپادہ آخرت کا	سیاہی شرک ہے سیاکارونکو منہ کے بل کھینچکر دوزخ مین

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۱۲	۷	وساعت	وساع
۱۱۳	۱۷	زنا وریا	زنا وربا
〃	۲۱	اول مہرسے	اقل مہرسے
۱۱۵	۲	مری مراد	میسرسے مراد
۱۱۶	۲	ماہی سے	ماہی کے
۱۱۸	۱۵	نالہ	نالخسہ
۱۲۰	۱۴	گناہ	گناہ سے
۱۲۲	۴	وہ غیبت	وہ عیب
۱۲۴	۳	بعد الذکرپے	بعد الذکرسے
۱۲۷	۴	اسیرم	سیرم
۱۳۱	۱	ہنکار میں	اہنکار میں
〃	۳	مردوراون	مزدوروں کو
	۹	جلاتا ہے	چلاتا ہے
	۱۷	تا ہے	کھاتا ہے
〃	۱۷	مانگتا ہے	بھانکتا ہے
۱۳۳	۴	نجات	سنجات
〃	۱۰	الا	الاالذین
〃	۲۰	اداکرنا	اداانہ کرنا
۱۳۵	۱۰	جو قبرن کی	جو قبروں کی
۱۳۶	۱۲	معصیت	نصیبت
۱۳۸	۱۴	انت الله تعالی	الله تعالے
〃	〃	یحق الحق	ویحق الله الحق
۱۳۹	۱۲	اصلاحیت	اصلاممعصیت

۸

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳۹	۱۲	عاصی ہیان کو	عاصی ایماندار کو
۱۴۱	۲۰	حنیفو ہوڈوبتی تھی	مضبوط ہولیکن ایک سوراخ سے ڈوبتی ہے
۱۴۳	۱۱	علیکم لایغرکم	علیکم انفسکم
〃	۱۵	جو کچھ نجات ہو	جو کچھ نجاستا ہو
۱۴۴	۱۵	من جل الله	من اجلال الله
۱۵۵	۱۳	بدون	بدون
۱۵۹	۹	اس کہتے ہیں	اس کہنے میں
〃	۵	محبوسیوں	مجبوسوں
۱۶۳	۹	برابر بھیاسی	برابر کو بھاسی
〃	۱۳	قات کو	ملاقات کو
۱۶۴	۱۵	تفاق	اتفاقاً
۱۷۶	۱۲	بھی تہی	بھی تہی
〃	۳	لاولین	للاولین
۱۶۷	۹	باالباس	بالباس
۱۶۹	۳	خوشنودی	خوشنودی خلق
		الله کی	الله کی
۱۷۴	۶	کہ زنانیز	کرمانیز